بات چھوٹی سی

رانا احتشام ربّانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابل صد احترام سب سے بڑی بہن

"طلعت آپا"

عقیدت اور احترام کے ساتھ

[illegible]

8.3.08

ایک چھوٹی سی بات

ایک چھوٹی سی بات

۱۔ چھوٹی سی بات کو آپ دوسرے تک پہنچا دیں' اس کے اثرات آپ پر ہی نہیں سب پر پڑیں گے۔
۲۔ ہر چھوٹی سی بات کسی منظر نامے سے جڑی ہوتی ہے' نظر انداز کرنے سے بڑی خرابی پیدا ہوگی۔
۳۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال ہی بڑی بڑی باتوں کا راستہ بناتا ہے۔
۴۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں آپ کو بڑا بناتی ہیں۔ چھوٹی بات کا خیال بڑا پن ہے۔
۵۔ جو بڑی بات سے گھبراتا ہے اسے چھوٹی بات کی طرف لایا جائے۔
۶۔ چھوٹی باطن در باطن وہی وسعت رکھتی ہے جو بڑی بات میں ہوتی ہے۔
۷۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا دھیان رکھنے والا بڑی بات کسی بھی صورت نظر انداز نہیں کرتا۔
۸۔ چھوٹی سی بات چاہے چھوٹے کے منہ سے ہی نکلے آپ اسے سن لیں۔
۹۔ چھوٹی بات کرنا بھی آسان' سیکھنا بھی آسان۔
۱۰۔ آیئے! یہ باتیں پھیلائیں۔ ایسی بات کہ جس میں پتے کی بات ہو۔ بات کریں گے تو بات بنے گی۔ بات سے ہی بات نکلتی ہے اور بات بن جاتی ہے۔ یہ چھوٹی سی بات جو آپ نے سنی آپ پر قرض تھی اور اب آپ پر فرض ہے کہ آپ اسے پھیلائیں۔

سعداللہ شاہ

ایک چھوٹی سی بات

037280

احتشام رانا

روش
ادبی تنظیم
Ravish
Welfare Trust, International
کمرہ نمبر 6 سیکنڈ فلور میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
Tel: 7247040   Mob. 0321-4212773

891439
RAB

Ehtisham Rabbani

دیدہ زیب اور
خوبصورت کتب کا
واحد مرکز

تزئین واہتمام
عمران شناور

روش
ادبی تنظیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت	دسمبر ۲۰۰۷ء
سرورق وکمپوزنگ	عمران شناور
قیمت	170 روپے

انتساب

اپنے والد محترم

رانا غلام صابر خاں مرحوم

کے نام

حرفِ تشکر

☆ میں عزیزہ کشور زبیر صاحبہ ایسوسی ایٹ پروڈیوسر رائل ٹی وی' کا ممنون و متشکر ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تحریر و تدوین میں خصوصی معاونت فرمائی اور وقتاً فوقتاً تحریر میں بہتری لانے کے لیے مجھ سے مشاورت کی۔

☆ میں جناب جاوید شیخ صاحب پروڈیوسر رائل ٹی وی' کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میری ان تحریروں کو کتابی شکل دینے کا مشورہ دیا اور خود ذاتی طور پر کتاب کی تشکیل و صورت مرتب کی۔ کتاب ''ایک چھوٹی سی بات'' میں مرتب الفاظ کتابی شکل اختیار کرنے سے پہلے پمفلٹ' خطوط اور اخبارات کی زینت بنے ہوئے تھے۔ جنہیں عوام میں بڑی پذیرائی ملی۔ ان بکھرے ہوئے الفاظ کو کتابی لباس پہنانے میں شیخ صاحب کی کاوش ناقابل فراموش ہے۔

☆ میں محترم دوست جناب سلیم رضا صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے حوصلہ افزائی فرمائی اور میرے بزرگ دوست جناب بشیر اے گل صاحب کی خصوصی رہنمائی بھی قابل تعریف ہے۔

☆ جناب شبیر حسین صاحب نے میری کتاب کے ان بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

فہرست

- ابتدائیہ..... جاوید شیخ ۱۷
- حمدِ باری تعالیٰ..... حفیظ تائب ۱۹
- نعت شریف..... سعد اللہ شاہ ۲۰

انسان

- درجہ ۲۳
- ایک انسان زمین کے سیارے پر ۲۳
- ذرا سوچیے! ۲۴
- خوش نصیبی۔ بد نصیبی ۲۴
- غصہ انسان کے لیے نقصان دہ ہے ۲۵
- صفائی نصف ایمان ہے ۲۵
- دُکھ سکھ ۲۵
- امیر اور غریب ۲۵
- انسانی زندگی اور توہمات' وہم ۲۶
- وہ خاموش رہتے ہیں..... کیوں؟ ۲۷
- مجھے آپ سے پوچھنا ہے؟ ۲۷
- باطل قوت ۲۷
- نیک نیتی ۲۸
- انسان کا ذہن اور رویہ ۲۸
- ہو سکے تو پیار ۲۸
- اللہ سب دیکھتا ہے ۲۸
- مذاہب' پیغمبر اور حکمران ۲۹
- تکبر کرنے والے کون ہو سکتے ہیں؟ ۲۹
- زخمی جسم! ۲۹
- انسان لٹ سکتے ہیں! ۳۰

- پردے کے پیچھے کچھ اور...... ۳۰
- ایمبولینس کی گاڑی اور ٹریفک ۳۰
- نئی نسل کے لیے ایک مشورہ......مثبت اور منفی راہ ۳۱
- انسانی دماغ کے خلیوں کا استعمال ۳۱
- نفرت اور حسد کا نقصان ۳۲
- فیصلہ اچھا یا برا ۳۲
- بہادر کی خوبی ۳۲
- جذبہ! ۳۳
- ترقی اور حیرت! ۳۳
- عاجزی، تکبر ۳۳
- شکر! ۳۳
- خوشی اور غم! ۳۳
- توبہ! ایک امتحان......کس کے لیے؟ ۳۴
- مسلمانوں کی دعا ۳۴
- میرے غریب بھائیو! کیا تم کھل کے ہنس سکتے ہو؟ ۳۵
- انصاف کی فروخت ۳۶
- نئے زمانے کی بت پرستی ۳۶
- امریکہ اپنے گھر کا بچہ تلاش کرے ۳۶
- چلتے پھرتے بت ۳۷
- ایک بچے کا اپنے غریب دوست کے بارے میں ایک خط ۳۷
- کہتے ہیں شیطان غالب آجاتا ہے ۳۸
- امیر لوگوں کو پریشانیاں دور کرنے کے لیے ایک مشورہ ۳۸
- عالم آن لائن کو ایک سوال ۳۹
- تیسری جنگ عظیم کا خدشہ...... ایک خیال ۳۹
- باڈی بلڈر ''اتھرا'' نوجوان اور امریکہ بہادر ۴۰
- ایک قصہ مسلمانوں کے بارے میں ۴۰
- مسلمانوں کی پیچھے رہنے کی ایک وجہ ۴۱
- مرنے کے بعد جنت کے حق دار کون ہوں گے؟ ۴۲
- قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ نیک اعمال کرنے کا ذکر...... ۴۴

- پاکستان ایک ملک بطور بیمار ملک ۴۵
- ایک انسان کا دوسرے انسان سے مکالمہ ۴۶
- قرآن میں انسانیت کی بھلائی کے اصول اور دنیا میں ترقی...... ۴۷
- انسانیت کی بھلائی کے لیے دنیا کو ہر قسم کے تعصب سے پاک...... ۴۹
- قیامت جلد آنے کی نشانیاں بتانے والے اس پر بھی غور کریں ۵۰
- اچھے معاشرے کے لیے ہر برائی کو روکنا اہم ہوتا ہے ۵۲
- دنیاوی تعلیم ۵۳
- سماجی تعلیم ۵۳
- موٹر سائیکل پر ون ویلنگ کا مظاہرہ کرنے والے نوجوانوں کی...... ۵۳
- مذہب اور انسان ۵۵
- دنیا میں غریب انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم...... ۵۶
- دنیا میں رائج انسانیت کے مختلف پیمانے اور اصل انسانیت ۵۸
- عوام کا اپنے مسائل کے حل کے لیے انتظار ۵۹
- جانور کی پہچان نسل سے...... انسان کی پہچان کردار سے ۶۰
- زمین سے چھ انچ اوپر رہنے والا انسان ۶۱
- کسی بھوکے کو کھانا کھلانا ۶۱
- محترم انسان کون ہیں؟ ۶۲
- زندگی کے لمحات سے فائدہ اٹھانا یا ضائع کرنا ۶۲
- خوشی حاصل کرنا ۶۳
- انصاف کا بلب (چراغ) ۶۳
- ضرورت نہیں رہے گی جنگی ہتھیار اور فوج کی ۶۳
- سوچ کے پجاری ۶۴

دنیا

- جس ملک میں شہری بھوکا سوتا ہو اس ملک کا حکمران کیسے......؟ ۶۷
- اللہ کے نائب کا خیال رکھیے ۶۷
- میں کیا ہوں؟ ۶۷
- اسی صورت میں اچھا ہے وہ! ۶۸
- فرق صرف یہ ہے ۶۸

- جھوٹ نہیں سچ! ۶۸
- فرق! ۶۹
- زندگی صرف ایک بار ۶۹
- عنقریب ۶۹
- نسل در نسل کوشش ۶۹
- رواداری ۷۰
- لٹیرے اور بھلائی ۷۰
- وہاں پر کوئی صاحب نہیں ہوتا ۷۰
- سچ پھیلنے سے نہیں رک سکتا ۷۱
- دوسروں کو لوٹنے والے..... لٹ گئے ۷۱
- ڈر کس بات کا ہے؟ ۷۲
- عوام کا مفاد اور حکمران ۷۲
- دنیا میں ایک ہی نظام نافذ ہے وہ..... ۷۲
- قرضوں کی واپسی' عوام کا خون ۷۳
- دنیا کے تمام رہنما ۷۳
- پروٹوکول ۷۴
- خدا کا شکر ہر حال میں کریں ۷۴
- دنیا میں انکل ڈیموکریٹ اور آنٹی جمہوریت ۷۴
- دنیا میں فٹ پاتھ کے رہائشی انسان ۷۵
- شانِ رسالتؐ میں گستاخی اور احتجاج ۷۶
- جنت کے لیے انٹری کارڈ ۷۶
- وقت کا فرعون ۷۷
- نفرت اور محبت دو الگ الگ اور متضاد چیزیں ہیں ۷۷
- بھوکا بچہ کیا کہتا ہے؟ ۷۸
- ملاوٹ' ناانصافی' عدم تحفظ اور نتیجہ ۷۸
- اللہ ایک ہے ۷۹
- خیال ہو تو کیسا؟ ۷۹
- ترقی یافتہ ترقی یافتہ ہی رہے ۷۹
- بڑے عہدے والا برطرف! ۸۰

- دنیا کے مستقبل کے لیے نئی نسل کے لیے ایک سوچ ۸۰
- دنیا کے مسلمانوں سے چند سوال؟ ۸۱
- بے بس حکمران! ۸۲
- اپنے گردو پیش دیکھئے! ۸۲
- قصور کس کا ہوگا؟ ۸۳
- خوراک کی قدر ۸۳
- دنیا کی تباہی یا ترقی ۸۳
- عقل و دانش ۸۳
- اپنے وطن میں رہنے والے بے وطن لوگ ۸۴
- کرپشن ۸۴
- بڑے بڑے گھر ۸۴
- جو محنت کرے گا وہی چمپئن! ۸۵
- شعور کی بلندی ۸۵
- روزی اور حقوق ۸۵
- نیکی بدی ۸۶
- گول چکر ۸۶
- پھر مانگنے چل پڑے ۸۶
- عنقریب چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی ۸۷
- دنیا کے خود ساختہ خدا ۸۷
- تعلیم یہی سکھاتی ہے کیا؟ ۸۸
- دنیا ایک سکول کی مانند ہے ۸۸
- اللہ کی عطا ۸۹
- دنیا کے چند مشہور انکل ۸۹
- دنیا میں بڑا آدمی ۹۰
- مستقبل میں ایسا ہوسکتا ہے ۹۰
- اچھی زندگی گزارنے کے لیے چند اصول ۹۱
- تیسری عالمی جنگ؟ ۹۱
- انسانی چمچہ گیری کا عالمی مقابلہ ۹۱
- نیک اعمال پھولوں کی طرح ہوتے ہیں ۹۲

- جرائم کا پھیلنا اوران کی سرپرستی ۹۲

عورت

- عورت ۹۵
- ماں ۹۵
- عورت کا حجاب اور پردہ ۹۵
- جوانمردی ۹۶
- مشاہدہ ۹۶
- بچیوں کی پیدائش کو اچھا نہ سمجھنے والوں کے لیے ۹۷
- مادرِ وطن ۹۹
- ترقی یافتہ ملکوں میں عورت کا احترام ۹۹
- جھوٹ ۱۰۰
- خاتون کی عزت ۱۰۰
- عورت کا احترام کیجئے ۱۰۰
- ایک سوال؟ ۱۰۱
- کردار ۱۰۱
- لڑکیوں کی تعلیم ۱۰۱
- معاشرہ ۱۰۲

ملک

- نظام ہاضمہ ۱۰۵
- برائی کو برائی نہ سمجھا جائے تو پھر......؟ ۱۰۵
- روزگار، انصاف اور صاف پانی مہیا کرنا کس کا کام؟ ۱۰۵
- ہمدردی ممکن ہے کیا؟ ۱۰۶
- گھگو بجتا ہی رہے گا ۱۰۶
- زمین پر جنت ۱۰۶
- غریبوں کی خوشیاں ۱۰۷
- ترقی پذیر......نابینا افراد کی شمولیت ۱۰۷
- ربڑ کی پیداوار ۱۰۷
- امیج ۱۰۸

- وہ کیا چیز ہے جس کو وہ کہتے ہیں' لٹ گئے ۱۰۸
- پیسے والے کو سلام ۱۰۹
- ورلڈ بینک' آئی ایم ایف اور دیگر ممالک ۱۰۹
- نو سے پندرہ سال مزید انتظار...... ۱۰۹
- وہ یہ کیوں نہیں کہتا ۱۱۰
- چپ چاپ ۱۱۰
- ایسا فرق کیوں؟ ۱۱۱
- سرکاری ملازم کی تنخواہ ۱۱۱
- جگ راضی تو رب راضی ۱۱۲
- کسی ملک کے بارے میں خواب ۱۱۲
- اچھے سکول...... اچھے ملک ۱۱۴

پاکستان

- 60 سال ۱۱۷
- چائے کا غیر ضروری استعمال اور اس کا نقصان ۱۱۷
- شیر نہیں چاہیے' خادم چاہیے ۱۱۸
- اصلی ہے یا جعلی ۱۱۸
- غبارے دیکھتے 60 سال گزر گئے! ۱۱۹
- اشارے کا دورانیہ ۱۱۹
- جلاوطنی ۱۱۹
- گلے میں ہار ۱۲۰
- سیاست اور الیکشن ۱۲۰
- وہ لٹ کے بھی چپ رہے! ۱۲۰
- شکرانے کا تحفہ ۱۲۰
- ویگن اور بس ڈرائیور کی خدمت میں ۱۲۱
- آنے والی نسل کو تحفہ ۱۲۱
- قانون کی لال بتی ۱۲۲
- استقبال ۱۲۲
- یہ تھے' وہ تھے تو پھر عقل مند کون؟ ۱۲۲

- اپنی شناخت اور بھروسہ ۱۲۳
- کہیں ایسا تو نہیں؟ ۱۲۳
- بہترین فیصلہ ۱۲۴
- آج نہیں تو کل ۱۲۴
- ایک فکر ۱۲۵
- پاگل پن ۱۲۵
- مارشل لاء اور جمہوریت ۱۲۶
- دنیا کے جنگی اخراجات اور امریکہ ۱۲۶
- قانون اور انصاف ۱۲۶
- بدمعاش اور فقیر ۱۲۷
- کیا آپ پسند نہیں کرتے؟ ۱۲۷
- خود بے عمل دوسروں کو عمل کی تلقین ۱۲۷
- آنکھیں سب کچھ دیکھتی ہیں ۱۲۸
- نظامِ کائنات ۱۲۸
- خالق کائنات ۱۲۸
- ہوا کی ہوا سے بات اور پاکستان کا نظام ۱۲۹
- پاکستان کے عوام کا انوکھا مقدمہ ۱۲۹
- محبِ وطن اور غدار کا ورلڈ کپ ۱۳۰

ملی جلی باتیں

- شیطان کو پتھر مارنے کا وقت بڑھا دیا جائے ۱۳۳
- نئی نسل کے لیے ایک مثال ۱۳۳
- 1947ء سے لے کر اب تک......! ۱۳۴
- عقل مند کون؟ ۱۳۴
- دوزخ یا جنت ۱۳۴
- دولت ۱۳۵
- عروج کے بعد زوال ۱۳۵
- امیر آدمی ۱۳۶
- کیا ملائشیا میں ایسا ہوتا ہے؟ ۱۳۶

- اللہ کے نام پر دیگ ۱۳۷
- دو نوجوانوں کی آپس میں بحث ۱۳۷
- مہمانِ خصوصی کے بعد پھر وہاں گندگی ۱۳۸
- اپنے علاقے میں اپنی حکومت ۱۳۸
- کمزور ترین مخلوق چیونٹی کی جدوجہد! ۱۳۸
- قرآن مجید کا حق ۱۳۹
- بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے فرمانِ الٰہی ۱۳۹
- سجدہ کی اہمیت...... عاجزی ۱۴۲
- پتنگ بازی سے انسان کی موت! ۱۴۳
- ایک سوال ۱۴۳
- آگ لگانا شروع کر دیں ۱۴۴
- کافر اور مسلمان میں فرق ۱۴۴
- گھر کا نظام ۱۴۴
- ان کو کیا کہا جائے گا؟ ۱۴۴
- دلال اور کنجر ۱۴۵
- بیٹا باپ سے کہنے لگا ۱۴۵
- تکبر نہیں، شکر خداوندی! ۱۴۵
- وہ کئی گناہ دیتا ہے ۱۴۵
- جہد اور نتیجہ ۱۴۶
- آپ بتایئے؟ ۱۴۶
- اکیسویں صدی کے عوام، استاد، شاگرد اور سزا کا تصور ۱۴۶
- جنت کا دوسرا نام ۱۴۷
- جو کسی پر جھوٹا الزام...... وہ خود بدکردار تو......؟ ۱۴۷
- کیا وہ ایک بت کی طرح نہیں؟ ۱۴۷
- ضد نہ کریں ۱۴۷
- ذہن کو ہمیشہ کشادہ رکھنا ۱۴۸
- لارا نہ لگائیں ۱۴۸
- رام جی سے سفارش ۱۴۸
- پیر اور نذرانہ ۱۴۸

- پلاٹ ۱۴۹
- روشنی ۱۴۹
- نئی نسل کیا فخر کرے گی؟ ۱۴۹
- مٹی کا ڈھیر ۱۴۹
- نفسانفسی کا نظام اور انسان ۱۵۰
- سگریٹ پینا اور کینسر کا لاحق ہونا ۱۵۰
- عزت کے چاہنے والے اور لعنت کے شوقین ۱۵۰
- مفت کا ثواب ۱۵۱
- فرقہ واریت ۱۵۱
- ایک سوال......اور قرآن کے مطابق عمل ۱۵۱
- جھگڑے کا سفر ۱۵۲
- بچے تو فرشتوں کی مانند ہیں ۱۵۲
- تعلیمات اور احکامات ۱۵۳
- لڑائی جھگڑے ۱۵۳
- عمل اور نتیجہ ۱۵۳
- اکثر ایسا ہوتا ہے ۱۵۴
- نیک انسان بننا ۱۵۴
- قیامت کب آئے گی؟ ۱۵۵
- بندے کا ڈھیٹ ہونا ۱۵۵
- کیا ایسا ممکن ہے؟ ۱۵۶
- بے چاری قوم! ۱۵۶
- انسان کا احترام کیجئے ۱۵۷
- مسلمان ۱۵۷
- انسان اور پھل ۱۵۷
- اللہ فرماتا ہے ۱۵۸
- سیاست میں جھوٹ اور سچ ۱۵۸
- کون سا عمل اچھا' اور کون سا برا؟ ۱۵۹
- مذاہب اور دنیا ۱۵۹

ابتدائیہ

دنیا میں اصل قوت الفاظ کی ہے۔ اس کائنات کی ابتدا ایک لفظ سے ہوئی۔ ایک مقدس لفظ' ایک امر' صاحبِ امر کا...... ''کُن'' کے لفظ میں ایک مکمل کائنات' ایک مکمل نظام' ایک مکمل داستان اور ایک مکمل رازِ حیات پنہاں تھا۔ یہ ایک ایسا لفظ تھا کہ جس کی اطاعت میں ازل سے لے کر ابد تک ہر شے عمل پیرا ہے۔ یہ لفظ کا عجب کرشمہ تھا کہ نہ ہونے سے ہونا ہو گیا۔

نہ تھا کچھ' تو خدا تھا' کچھ نہ ہوتا' تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے' نہ ہوتا میں' تو کیا ہوتا
(غالب)

عدم سے وجود کا سفر ''کن'' سے شروع ہوا اور وجود سے عدم تک کا سفر بھی اسی لفظ کی تاثیر کا حصہ ہے۔ الفاظ چھوٹے ہوں یا بڑے' باتیں چھوٹی ہوں یا بڑی' ان کی طاقت ان کی اہمیت ان کی افادیت قدم قدم پر عیاں ہوتی ہے۔ الفاظ ہی امید کے چراغ روشن کرتے ہیں۔ الفاظ ہی امید کے چراغ گل کرتے ہیں۔ باتیں چھوٹی نہیں ہوتیں۔ اگر ہمارے خیالات' عزائم اور ارادے بڑے ہوں تو چھوٹی باتیں بھی بڑی باتیں بن جاتی ہیں۔

لفظِ محبت ایک جذبہ ہے' ایک خواہش ہے' ایک چاہت ہے' ایک درد ہے' ایک تڑپ ہے' جذب و مستی کا سمندر ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خالقِ کائنات کا وہ

حسین و جمیل عمل ہے جس کے ذریعے اس نے اپنے محبوب محمد ﷺ کے لیے یہ کائنات تخلیق فرمائی۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
(اقبال)

محبت خاموش بھی ہو سکتی ہے لیکن الفاظ کی طاقت جو کہ ادا ہونے کے بعد باتوں کا روپ دھار لیتے ہیں۔ محبت کو کچھ اور ہی چاشنی اور رنگ عطا کر دیتے ہیں۔ محبت میں اتنی اپنائیت نہیں ہوتی جتنا اسے الفاظ بنا دیتے ہیں۔

پیارے قارئین! احتشام رانا کی زیرِ نظر کتاب ''ایک چھوٹی سی بات'' اپنے اندر درد اور محبت کے وہ خوبصورت الفاظ رکھتی ہے جو عوام الناس کے لیے امن و آشتی کا ذریعہ ہیں۔ امید ہے ان الفاظ کی خوبصورتی آپ کو روحانی اور باطنی خوشبو سے معطر کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو صحیح الفاظ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے استعمال کرنے کی اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جاوید شیخ
پروڈیوسر رائل ٹی وی
لاہور

حمدِ باری تعالیٰ

حمد کب آدمی کے بس میں ہے
ایک حسرت نفس نفس میں ہے

فکر کیا سوچ کر ہے بال کشا
جس کی پرواز ہی قفس میں ہے

دو جہاں جس کے تابعِ فرماں
کب کسی کی وہ دسترس میں ہے

ہے بقا اس کی ذات کو شایاں
جلوہ فرما وہ پیش و پس میں ہے

اس کی موجِ کرم سے ہی تائبؔ
زیست کی لہر خار و خس میں ہے

(حفیظ تائب)

نعت شریف

یقین کچھ بھی نہیں ہے گماں کچھ بھی نہیں
جو تو نہیں ہے تو سارا جہان کچھ بھی نہیں

ترے ہی نام سے پہچان ہے ہماری بھی
وگرنہ اپنا تو نام و نشان کچھ بھی نہیں

لبوں پہ نامِ محمدؐ ہے زمزمہ پیرا
ہمارے فکر کی ورنہ اڑان کچھ بھی نہیں

ترے ہی نام سے روشن ہیں اپنے شام وسحر
یہ مہر و مہ سے سجا آسمان کچھ بھی نہیں

ترے ہی دم سے منور ہیں بام و در دل کے
جو تو نہیں ہے مکیں تو مکان کچھ بھی نہیں

ملی ہے تجھ ہی سے تہذیب آدمیت کو
وگرنہ خاک ہے یہ خاکدان! کچھ بھی نہیں

یہ پیارا نام لہو میں اگر نہیں ہے رواں
یہ جسم کچھ بھی نہیں ہے یہ جان کچھ بھی نہیں

دل و زباں پہ رہے بس ہمیشہ صلِ علی
وگرنہ سعد یہ دل اور زبان کچھ بھی نہیں

(سعداللہ شاہ)

آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

(غالب)

انسان

میرے مالک نے مرے حق میں یہ احسان کیا
خاکِ ناچیز تھا میں، سو مجھے انسان کیا

(میر تقی میر)

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

(حالی)

درجہ

اللہ کے نزدیک سب انسان برابر ہیں، غریب کو بھی انسان کا درجہ دیں

☆......☆

ایک انسان زمین کے سیارے پر

میں ایک انسان ہوں
میرے لیے کوئی سرحد نہیں
دنیا میرے لیے ہے
میں دنیا کے لیے ہوں
اپنی ذات کے لیے نہیں
تمام مذہب اور عقائد...... میرے لیے اور میرے ہیں
تمام میری رہنمائی کے لیے ہیں
تمام نیکی کے لیے ہیں
میرے ذریعے نیکی پھیلتی ہے......اور برائی دفن ہوتی ہے
نیکی امن اور ہم آہنگی کا راستہ
برائی جنگ اور نااتفاقی کا راستہ
نیک، نیک ہی رہتا ہے

سچ ! انصاف' برداشت' عزت ...... میرٹ اور محبت کا پیغام دیتا ہے
شیطان ! نیک کا بہروپ بن کر ...... قتل و غارت اور تباہی لاتا ہے
غربت' بھوک' مایوسی ...... جھوٹ' تکبر' تعصب اور نفرت کے ذریعے پھیلاتا ہے
ایسا تمام مذاہب اور تمام عقائد میں ہے
انسانوں کو کوشش کرنا ہوگی امن اور ہم آہنگی کے لیے
انسانوں کے لیے لازم ہے کہ علم اور وسائل
سب کے درمیان تقسیم ہوں
عزت کے ساتھ برابری کے ساتھ
خوشحالی اور ترقی کے لیے ...... سب کی ایک ساتھ

☆......☆

ذرا سوچیے !

انسان کی عظمت دوسرے انسانوں کی خدمت میں ہے۔ انسانوں کو لوٹنے میں نہیں۔لوٹنے والے اسی دنیا میں کسی نہ کسی طرح لوگوں کے ذریعے یا اپنی اولاد ہی کے ذریعے ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔کوئی خیال کرے یا نہ کرے؟

☆......☆

خوش نصیبی ۔ بدنصیبی

انسان کو خوش نصیبی ملنے کے بعد اگر وہ اللہ کا شکر نہ ادا کرے' برائی بھلائی میں تمیز نہ رکھے' تکبر کرنے لگے تو اکثر اوقات خوش نصیبی' بدنصیبی میں بدل جایا کرتی ہے۔اللہ کا ہر حالت میں شکر ادا کیجئے۔

☆......☆

غصہ انسان کے لیے نقصان دہ ہے

انسان کا بے جا غصہ انسان کی خوبیوں پر گرد کی طرح چھا جاتا ہے۔ اور گرد آلود چیز کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ غصہ پر کنٹرول رکھنا انسان کے حق میں بہتر ہے۔

☆......☆

صفائی نصف ایمان ہے

انسان زندہ رہنے کے لیے اچھی سے اچھی خوراک کھاتا ہے اور اس کا جسم اس خوراک سے طاقت لے کر جسم کی صفائی کر کے گندگی باہر پھینک دیتا ہے لیکن انسان جو اس جسم کا مالک ہے دنیا میں گندگی پھیلاتا ہے۔ (شاپر، چھلکے، کاغذ، سگریٹ کے ٹکڑے اور دیگر استعمال شدہ چیزیں)۔ صفائی نصف ایمان ہے!

☆......☆

دُکھ سکھ

انسان اپنی اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ انسان اللہ کی تخلیق ہے۔ کیا انسان سے ناانصافی کرنے والا اور دکھ دینے والا سکھ میں رہ سکتا ہے؟ بے شک اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆ ☆

امیر اور غریب

انسان کو علم نہیں کہ وہ کتنی قابلیتوں کا مالک ہے۔ غربت اور امارت انسان کو عظیم نہیں بناتی۔ یہ دنیا میں رہنے کا ایک طریقہ ہے اور اللہ کا نظام ہے۔
کسی بھی مصیبت میں امداد یا خوراک لینے کے لیے دونوں ایک ہی لائن میں لگتے

ہیں۔غریب تو پہلے ہی لائن میں لگتا تھا' فرق امیر کو پڑتا ہے۔
دنیا میں فرق صرف نیک انسان اور برے انسان کا ہوتا ہے۔اگر غریب انسان نیک ہو اور امیر انسان برا تو کون بہتر انسان ہے؟

☆......☆

انسانی زندگی اور توہمات' وہم

انسان کی زندگی میں خوشیاں' پریشانیاں' تندرستی اور بیماریاں' مالی خوشحالی اور بدحالی' بچپن' جوانی اور بڑھاپا شامل ہے۔ برصغیر ہند میں اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے ہندوانہ رسم و رواج ہزاروں سالوں سے رائج تھے۔ انسانی زندگی میں توہمات اور وہم کا بڑی حد تک دخل ہے۔اسلام میں انسان کو سچے اور سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت اور رہنمائی کی گئی ہے۔اس میں زندگی میں انسانوں کے لیے آزمائشوں اور امتحانوں کا بھی بتایا گیا ہے اور زندگی میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے کا کہا گیا ہے۔وہی خالق ہے' وہی مالک ہے۔
مشاہدے میں آیا ہے کہ انسانی زندگی میں جب کوئی بیماری یا مشکل پیش آئے تو انسان وہم کرنے لگتا ہے کہ شاید کسی شریک یا دشمن نے کسی عامل سے یہ حرکت کروائی ہے اور پھر نام نہاد عاملوں کے پاس جا کر اپنی دولت اور بعض اوقات اپنی عزت تک گنوا آتے ہیں۔اس سلسلے میں صرف یہ عرض ہے کہ اگر یہ عامل لوگ اتنے ہی کامل ہیں تو ملکوں کو اپنے دفاع کے لیے اربوں روپے کا خرچہ کیوں کرنا پڑتا ہے؟ سیاسی پارٹیاں حکومت حاصل کرنے کے الیکشنوں پر اتنا خرچہ کیوں کرتی ہیں؟ کاروبار میں ترقی کے لیے محنت کیوں کی جاتی ہے؟ سپورٹس میں جیتنے کے لیے کھلاڑی اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ طالب علم امتحانوں میں پاس ہونے کے لیے

دن رات محنت کیوں کرتے ہیں؟ اس دنیا میں انسان کی زندگی میں خوشی اور پریشانی تندرستی اور بیماری' مالی کمزوری اور دولت مندی غرضیکہ پریشانی اور خوشی لازم و ملزوم ہے۔

قرآن مجید کا مطالعہ کیجئے۔ مقامی زبان میں ترجمہ پڑھیے اور اللہ سے رجوع کیجئے۔ انشاءاللہ ہر قسم کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

☆......☆

وہ خاموش رہتے ہیں...... کیوں؟

انسانی فطرت ہے کہ بچے کو خوراک یا کوئی چیز نہ ملے تو وہ روتا ہے۔ بڑے انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں خوراک' صاف پانی' اچھی صحت' روزگار نہ ملیں تو وہ خاموش رہتے ہیں...... کیوں؟ اللہ نے وسائل تو سب انسانوں کے لیے پیدا کیے ہیں۔

☆......☆

مجھے آپ سے پوچھنا ہے؟

اگر کوئی انسان بازار میں کھڑا ہو کر اپنے ہی سر میں مٹی ڈالتا ہے تو باقی انسان اس کو کیا کہیں گے؟ اسی طرح ہر ملک دنیا کے بازار میں کھڑا ہے اگر کسی ملک کے لوگ اپنے ہی ملک کو لوٹتے جائیں گے یا نظام کو خراب کریں گے تو باقی دنیا کے ملک اس کو کیا کہیں گے۔ شاباش' بیوقوف یا پاگل؟

☆......☆

باطل قوت

اگر کوئی انسان اللہ کے دیئے گئے احکامات کے مطابق زندگی گزارے اور اللہ کا

خوف دل میں رکھے' کیا وہ انسان دنیا میں کسی باطل قوت سے خوفزدہ ہوسکتا ہے؟

☆......☆

نیک نیتی

اگر انسان اللہ پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس کی مہربانیوں کا شکر ادا کرتے ہوئے نیک نیتی سے (لالچ میں نہیں) نیکیاں کرے تو انسان کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ اس کو اس دنیا میں ہی اللہ کی مہربانی سے کتنا فائدہ ہوگا۔

☆......☆

انسان کا ذہن اور رویہ

ہر انسان کا ذہن دماغ اپنی جگہ ایک دنیا ہے۔ وہ اس کا استعمال مثبت انداز میں کرتا ہے یا منفی انداز میں۔ یہ ہر انسان پر علیحدہ علیحدہ منحصر ہے۔ اللہ کے نزدیک وہی ہے جو مثبت انداز میں استعمال کرے۔

☆......☆

ہوسکے تو پیار

کسی انسان کا کسی دوسرے انسان کے لیے برا سوچنے سے اس کا اپنا نقصان ہوسکتا ہے۔ خیال کیجئے کہ کسی کا نقصان نہ ہو۔ بھلائی ہوسکتی ہے تو بھلائی کیجئے۔ اللہ دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال جانتا ہے۔

☆......☆

اللہ سب دیکھتا ہے

جو انسان ایک دفعہ کسی برائی کی حد پار کر جائے اور وہ کسی قانون کی گرفت میں نہ آئے

تو پھر اس کے لیے کوئی حد نہیں رہتی۔ اللہ کی پکڑ سخت ہے۔ اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆......☆

مذاہب' پیغمبر اور حکمران

تمام مذاہب انسان کی بھلائی کے لیے ہوتے ہیں۔ تمام پیغمبر انسان کی رہنمائی کے لیے ہوتے ہیں۔ تمام حکمران اپنے اپنے ملکوں کے انسانوں کی خدمت کے لیے ہوتے ہیں۔

☆......☆

تکبر کرنے والے کون ہو سکتے ہیں؟

غریب اور کمزور انسان کس بات پر تکبر کر سکتے ہیں؟ تکبر کرنے والے کون ہو سکتے ہیں؟ دولت والے؟ طاقت والے؟ اختیار والے؟...... دنیا کے بعض ملکوں میں غیر منصفانہ نظام کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی تکبریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں (تھوڑی سی دولت جمع ہونے کے بعد' تھوڑی سی طاقت حاصل ہونے کے بعد' تھوڑا سا اختیار ملنے کے بعد) دنیا کی زندگی بہت مختصر ہے یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے۔ آخرت میں سب کا حساب ہوگا۔

☆......☆

زخمی جسم

کیا زخمی جسم والا انسان کسی سے لڑ سکتا ہے؟ کیا اسی طرح ایسا ملک جس میں کرپشن' بیروزگاری' ناانصافی جیسی بیماریاں اس کو کھا رہی ہوں اور اندرونی طور پر کمزور ہو رہا ہو۔ کیا وہ دوسرے ملکوں کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ یہ اندرونی نظام ٹھیک کرنا اس کے

اپنے شہریوں کی ہی ذمہ داری ہے۔

☆......☆

انسان لٹ سکتے ہیں

انسانی جذبات اور انسانی عقل دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جذبات (جو وقتی لمحات ہوتے ہیں) میں آ کر انسان لٹ سکتے ہیں۔ (فنانس کو آپریٹو کمپنیاں' سیاست' کھوکھلے نعرے' جھوٹے وعدے) لیکن عقل سے کام لینے والے اپنے آپ کو لٹنے سے بچا لیتے ہیں۔

☆......☆

پردے کے پیچھے کچھ اور......

کرپٹ انسان کو لوگ جناب عالیٰ' جناب عالیٰ' صاحب' صاحب کہتے ہیں۔ کرپٹ سمجھتا ہے کہ اس کی عزت ہو رہی ہے۔ کیا اللہ کبھی چاہے گا کہ کسی کرپٹ کی عزت ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ان کو کہتے تو جناب عالی یا صاحب ہیں لیکن اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے؟

☆......☆

ایمبولینس کی گاڑی اور ٹریفک

تقریباً ہر انسان جانتا ہے ایمبولینس کی گاڑی میں جب لال بتی جل رہی ہو' سائرن بج رہا ہو تو وہ کسی مریض کی جان بچانے کے لیے ہسپتال کی طرف ایمرجنسی میں جا رہی ہوتی ہے۔ نامعلوم وجوہ کی بناء پر بعض لوگ ایمبولینس گاڑی کو راستہ نہیں دیتے۔ غالباً ان کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ ایسا وقت خود ان پر یا ان کے کسی قریبی عزیز

پر بھی آسکتا ہے۔

☆......☆

نئی نسل کے لیے ایک مشورہ......مثبت اور منفی راہ

ہر انسان عقل جیسی نعمت کا مالک ہے۔ بچے کی عقل کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لے یا وہ کسی کرسی کے پیچھے چھپ جائے تو سمجھتا ہے کہ وہ چھپ گیا ہے۔ حالانکہ وہ بڑوں کو سامنے نظر آرہا ہوتا ہے۔ وقت کے ساتھ بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے پھر اس کو معاشرے میں ہونے والی اچھائی‘ برائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انسان کے لیے زندگی گزارنے کا بہترین راستہ اس کا مثبت رویہ اپنانے کا ہے۔ ہمیشہ اچھائی کے لیے سوچے‘ اچھا عمل کرے‘ اچھا مشورہ دے‘ کسی کے لیے اچھا کر سکتا ہے تو کرے۔ برا مشورہ دینا یا برا راستہ اختیار کرنے سے خود انسان کی ذات کو اور مجموعی طور پر معاشرے کو نقصان پہنچتا ہے۔ برائی کرنے سے کوئی وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے لیکن بعد میں زندگی بھر پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ توبہ کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں۔

☆......☆

انسانی دماغ کے خلیوں کا استعمال

خدا نے ہر انسان کو دماغ جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے جس میں اربوں خلیے ہوتے ہیں‘ جن کو استعمال میں لا کر انسان اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ جب کوئی انسان ماضی کی بات کرتا ہے تو وہ اپنی یادداشت کے خلیوں کو استعمال کرتا ہے۔ جب کوئی انسان مستقبل کی بات کرتا ہے تو وہ دماغ کے تخلیقی خلیوں کو استعمال کرتا ہے۔ دنیا میں انسانوں نے انھی تخلیقی خلیوں کو استعمال کر کے ایجادات کی ہیں۔ جو نسل‘ قوم ایسے تخلیقی خلیوں کو

استعمال کرتی ہے وہ دنیا میں ترقی کر جاتی ہے' آگے بڑھ جاتی ہے اور جو قوم ایسا نہیں کر پاتی وہ آگے بڑھ جانے والوں سے حسد کرتی ہے یا ان کے مرہون منت ہو جاتی ہے۔ دنیا میں قوموں کے زوال کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

☆......☆

نفرت اور حسد کا نقصان

جس انسان سے نفرت کی جائے اور حسد کیا جائے اس کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ البتہ نفرت اور حسد کرنے والے کا اپنا خون ضرور جلتا ہے۔ اگر کوئی انسان کسی کا برا کرے گا تو اس کا حساب اللہ تعالیٰ لے گا۔ نفرت اور حسد کرنے سے پرہیز کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆......☆

فیصلہ اچھا یا برا

جو انسان ملک کے کسی بھی عہدے پر کام کرتا ہے اس کو شاید اس بات کا اندازہ یا خیال نہیں ہے کہ اس ملک کے عوام اس کی اولاد کی طرح ہیں۔ اس کا جو بھی فیصلہ ہوگا اس کا اچھا یا برا اثر اس کی اولاد پر پڑے گا اور اس کا حساب اللہ کو دینا پڑے گا۔

☆......☆

بہادر کی خوبی

بہادر کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ زندگی کے اصولوں اور وعدوں پر قائم رہتا ہے۔

☆......☆

جذبہ!

انسانوں میں بھائی چارہ (اخوت) اور مدد کا بھرپور جذبہ موجود ہے لیکن عملی طور پر وہ ہچکچاتے ہیں۔ جو انسان اس پر عمل کر جاتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک ہو جاتے ہیں۔

☆......☆

ترقی اور حیرت!

انسانوں پر سختی کر کے حکومت تو کی جا سکتی ہے لیکن ترقی نہیں۔ انصاف اور میرٹ کے بغیر ترقی صرف نمائشی ہوتی ہے۔ دیرپا نہیں۔

☆......☆

عاجزی' تکبر

عاجزی ایک خزانے کی مانند ہے جو چاہے اس سے فائدہ اٹھا لے۔ تکبر سانپ کی مانند ہے جو چاہے اس سے ڈسوا لے۔ فیصلہ انسان پر ہے۔

☆......☆

شکر!

اللہ کائنات کا خالق ہے۔ انسان کو سب سے پہلے تو اللہ کا یہی شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس کو اللہ نے انسان بنایا ہے۔

☆......☆

خوشی اور غم!

خوشی' ہنسنا...... غم' رونا' انسانی فطرت ہے۔ بہت زیادہ خوشی کرنے والے کو' بہت

زیادہ ہنسنے والے کو' بہت زیادہ غم کرنے والے کو' بہت زیادہ رونے والے کو' ناپسند کرنا بھی انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ خدا زندگی میں میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔

☆......☆

توبہ! ایک امتحان...... کس کے لیے؟

توبہ ایک امتحان ہے اس شخص کے لیے جو کوئی برا کام یا گناہ کرنے کا اہل ہو۔ وہ پچھلے گناہوں کی توبہ کرے اور آئندہ کوئی برا کام' گناہ نہ کرے۔ جو شخص ویسے ہی ریٹائر ہو گیا ہو اور کوئی برا کام' گناہ کرنے کا اہل نہ ہو تو وہ کیا توبہ کرے گا۔ وہ تو صرف معافی کا ہی طلب گار ہو سکتا ہے۔

☆......☆

مسلمانوں کی دعا

اللہ تعالیٰ کو کائنات کا خالق اور مالک جانتے ہوئے مسلمان اس سے ہمیشہ دعا مانگتے اور التجا کرتے ہیں کہ اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ پریشانیوں سے بچائے' مصیبتیں دور کرے' ظلم دور فرمائے' بیماروں کو شفا دے' بخش دے اور دنیا میں اسلام کا بول بالا فرمائے۔

کیا اس دعا میں یہ الفاظ بھی شامل ہو سکتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو توفیق اور ہدایت دے کہ ہم جھوٹ نہ بول سکیں' کھانے پینے کی اشیا اور ادویات میں ملاوٹ نہ کر سکیں' کسی کا حق نہ مار سکیں' کسی سے ناانصافی نہ کر سکیں' ہر سطح پر میرٹ کا خیال رکھ رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر زندگی گزار سکیں۔

☆......☆

میرے غریب بھائیو! کیا تم کھل کے ہنس سکتے ہو؟

یہ نظام اللہ کا ہے کسی روح کو امیر کے گھر بھیج دیا اور کسی روح کو غریب کے گھر۔ امیر گھر والوں کی ڈیوٹی اور امتحان ہے کہ وہ غریب کا خیال رکھیں۔ میرے غریب بھائیو! آپ کر کیا سکتے ہو؟ آپ جس حالت میں بھی ہو مجبور ہو لیکن ایک کام تو کر سکتے ہو جس میں کوئی خرچہ نہیں کوئی رولا نہیں۔ وہ یہ کہ تم بلند آواز سے ان امیروں کی حالت پر تو ہنس سکتے ہو۔ جو اس دنیا کی زندگی میں عیش کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کے اپنے اعمالوں کی وجہ سے یا غریبوں کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے اگلی دنیا میں یہ دوزخ میں چرغے کی طرح سولی پر گھوم رہے ہوں۔ آپ یہ خیال ذہن میں لا کر اتنا تو خوش ہو سکتے ہو۔

رہا آپ کا معاملہ! آپ سے فرشتہ کیا حساب لے گا؟ آپ کے پاس ہے کیا؟ نہ اچھے کپڑے' نہ اچھا رہنا سہنا' نہ کوئی کار' نہ بنگلہ' نہ دوائی' نہ خالص دودھ' نہ بچے نے عید پر نئے کپڑے پہنے' کیا فرشتہ یہ حساب لے گا؟ کہ چینی لینے کے انتظار میں کتنی دیر کھڑے رہے؟ کتنے دھکے کھائے؟ آپ کتنے روئے؟ کیا فرشتہ دھکے کھانے اور رونے کا حساب لے گا؟ نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ آپ اللہ کی مخلوق ہیں۔ اللہ کے ہاں انصاف ہوگا۔ اللہ کو غریبوں سے پیار ہے وہ اسکا اجر اگلے جہان میں دے گا۔

امیروں کے لیے پیغام ہے کہ کبھی آسمان کی طرف دیکھو کہ اللہ تمہیں واپس بلا رہا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ کتنے برس زندہ رہے گا۔ کب اور کہاں موت آئے گی۔ اللہ کے احکامات پر عمل کرو اور دنیا میں نیکیاں کرو اور اپنا بھٹہ نہ بٹھاؤ اور غریبوں کا خیال رکھو۔

(اللہ سب دیکھ رہا ہے)

☆......☆

انصاف کی فروخت

غربت کی وجہ سے انسان اپنا ایمان بیچنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔اگر کوئی جج اپنے آپ کو غریب سمجھے تو اس کے لیے انصاف بیچنا تو بہت چھوٹی چیز ہے۔

☆......☆

نئے زمانے کی بت پرستی

انسان پرانے زمانے میں مٹی کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتا تھا۔دنیا میں ترقی کے ساتھ ساتھ بت پرستی نے بھی ترقی کی ہے۔اب لوگ چلتے پھرتے کرنسی نوٹوں کو بت سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ایک طرف کوئی کاغذ گرا ہو جس پر اللہ کا نام لکھا ہو اور دوسری طرف ہزار روپے کا کرنسی نوٹ گرا ہو تو آج کل کے انسان کس کو اٹھائیں گے۔فیصلہ آپ پر ہے۔

اللہ کا نام	کرنسی نوٹ
ایمان	بت پرستی

☆......☆

امریکہ اپنے گھر کا بچہ تلاش کرے

1970ء کے عشرہ کے اوائل میں امریکہ میں ایک ایسا بچہ جو کہ ایک نوجوان غیر شادی شدہ جوڑے کے ملاپ سے پیدا ہوا ہے۔اس لڑکی نے ابارشن کروانے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اس کے خیال میں اس کے جسم میں ایک انسانی جان پرورش پا رہی ہے اور وہ ابارشن کروا کے کسی انسان جان کی قاتلہ نہیں بننا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے بچے کو جنم دیا جو کہ امریکی قانون کے مطابق سٹیٹ چائلڈ بن گیا (اگر کوئی

بچے کی پرورش نہ کرنا چاہے تو حکومت ایسے بچے کی پرورش کرتی ہے) اس بچے کی پرورش والدین کی محبت' احترام' بہن بھائیوں کی محبت اور جذبات جیسے انسانی قدروں کے بغیر ہوئی ہے۔ یہ بچہ بڑا ہو کر تعلیم حاصل کر کے کسی ایسی جگہ ملازمت کر رہا ہے جو کہ نیوکلیئر بم کنٹرول کرنے والی جگہ ہے۔ وہ اپنی کسی ذہنی تسکین کے لیے نیوکلیئر بم کا بٹن دبا دے تو وہ اس دنیا کی تباہی کا سبب ہوگا۔ امریکہ پہلے اپنے گھر کے اس بچے کا پتہ چلا لے کہیں گھر سے ہی نہ آگ اٹھ کھڑی ہو۔ امریکہ میں ہر بات کا کمپیوٹر ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ایسا پتہ کرنے میں کوئی جدوجہد بھی نہیں کرنے پڑے گی۔ اس کو فوری طور پر نیوکلیئر کنٹرول سے ہٹا دے ورنہ دنیا میں کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

☆......☆

چلتے پھرتے بت

ایسے انسان جن پر قوم کی طرف سے کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی قوم اور ملک کی خدمت کریں۔ انسانوں کا خیال رکھیں۔ اگر وہ ذمہ داری پوری ایمانداری سے ادا نہ کریں تو ان میں اور مٹی کے بنے ہوئے بت میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

☆......☆

ایک بچے کا اپنے غریب دوست کے بارے میں ایک خط

انکل! میرا ایک غریب دوست جس کے ابو دن کو محنت مزدوری کر کے پیسے لاتے ہیں تو ان کے گھر رات کا کھانا پکتا ہے۔ انکل! جس دن پورے پاکستان میں ہڑتال ہوئی تھی' میرے اس دوست کے ابو کوئی پیسہ کما کر نہ لا سکے اس وجہ سے رات کو ان کے گھر کھانا نہیں پک سکا تو وہ چھوٹے بہن بھائی بھوک سے روئے تھے اور

بھوکے ہی سو گئے تھے۔ انکل! ان کے بھوک سے رونے کی آواز کسی حکومت والے انکل! یا کسی اپوزیشن والے انکل! نے نہیں سنی۔ انکل! کیا اللہ بھوک سے رونے والے بچوں کی آواز سنتا ہے؟ انکل! یہ ہڑتالیں صرف غریبوں کو بھوکا رکھنے کے لیے کی جاتی ہیں؟

☆......☆

کہتے ہیں شیطان غالب آجاتا ہے

مسلمانوں میں ایک خیال پایا جاتا ہے کہ جب کبھی وہ گناہ کرتے' اس وقت ان پر شیطان غالب آجاتا ہے یہ صریحاً اسلام کے اصولوں سے انحراف کرنے کا ایک بہانہ اور فرار ہے۔ دنیا میں ہوش مند انسان اپنے فائدے کے لیے سب کام کرتا ہے جس کام میں اس کو فائدہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی عقل سے حاصل کیا ہے۔ اس وقت تو اس پر کوئی شیطان غالب نہیں آتا۔ دنیا میں بڑے بڑے انسان جب حکومت کرتے ہیں تو اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے عقل میں برتر سمجھتے ہیں۔ حکومت کرنے کے عمل کو خیال کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ان کو انعام ملا ہے۔ جب کبھی کوئی غلط کام کرتے ہیں تو ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرا دیتے ہیں۔ ایسے کمزور انسانوں کا دوسرے انسانوں پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں بنتا۔ معلوم نہیں دشمن سے مقابلے کے وقت ان پر شیطان غالب آجائے اور وہ ہتھیار ڈال دیں۔ ایسے لوگ اپنے ساتھ ہزاروں معصوموں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

☆......☆

امیر لوگوں کو پریشانیاں دور کرنے کے لیے ایک مشورہ

امیر اور دل والے لوگوں کے لیے ایک مشورہ ہے کہ وہ نمکین اور میٹھے چاولوں کی دس

بیس دیگیں کسی ٹرک پر رکھ کر کسی غریب بستی میں لے جائیں اور خود اپنی نگرانی میں تقسیم کرائیں۔شاید ان کو اللہ کے نور کی کوئی جھلک نظر آئے اور ان کی اور ان کے بچوں کی پریشانیاں دور ہونے کا سبب بنے۔وہ امیر لوگ جو کنجوس ہیں۔وہ ایسا کرنے کا خیال یا کوشش نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے ان کو کوئی تکلیف لاحق ہو سکتی ہے۔

☆......☆

عالم آن لائن کو ایک سوال

اگر کسی گھر کا سربراہ شراب پیتا ہو تو کیا اس کو شراب پلانے والے اس کے ملازم کسی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ وہ مالک کے لیے شراب کی بوتل لاتے ہیں۔ گلاس میں ڈالتے ہیں۔پیش کرتے ہیں اور گلاس صاف کرتے ہیں۔وہ کتنے قصور وار ہیں؟ کیا وہ اسلامی طور پر کسی سزا کے مستوجب ہوں گے۔

☆......☆

تیسری جنگ عظیم کا خدشہ......ایک خیال

دوسری جنگ عظیم **1939-45** کے شروع کرنے اور اس کے دوران ہولناک تباہیوں اور لاکھوں انسانوں کے ہلاک ہونے کا ذمہ دار ہٹلر کو ٹھہرایا جاتا ہے اور اسے پاگل بھی کہا جاتا ہے۔

پہلی جنگ عظیم **1914-18** میں بھی ہولناک تباہی ہوئی تھی اور اس میں بھی لاکھوں انسانوں کی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔اس جنگ کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جاتا ہے اور کس کو پاگل کہا جاتا ہے؟ کیا اس جنگ میں شریک ملکوں کے سربراہ سارے ہی پاگل تھے؟

کیا اکیسویں صدی میں بھی دنیا کے حالات کہیں ایسے ہی تو نہیں بن رہے۔آج

کس کو ہٹلر کہا جائے گا۔ ابھی تو وقت ہے کہ دنیا کے ملکوں کے سربراہ ممکنہ جنگ کے بارے میں خیال کریں۔ کیونکہ خدانخواستہ اگر کوئی جنگ ہوئی تو اس کے خاتمے کے بعد کسی کو کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔ ایٹمی ہتھیار اتنے تباہ کن ہیں۔

☆......☆

باڈی بلڈر ''اتھرا'' نوجوان اور امریکہ بہادر

اگر کسی نوجوان کو اپنے جسم کو خوبصورت بنانے کا شوق ہو تو وہ کسی جم میں جا کر ورزش کرتا ہے اور اپنے جسم کو مضبوط اور خوبصورت بناتا ہے۔ جب اس کا جسم خوبصورت بن جاتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اس کو دیکھیں اور ساتھ ساتھ ہی اگر اس میں طاقت بھی زیادہ آجاتی ہے تو پھر وہ راہ چلتے لوگوں سے چھیڑ خانی کرتا ہے اس کو پنجابی زبان میں کہتے ہیں کہ نوجوان ''اتھرا'' ہو گیا ہے۔ بزرگ اپنے تجربے کے مطابق کہتے ہیں کہ ایسا نوجوان کسی دوسرے سے چوٹ کھانے کے بعد ہی ٹھیک ہوتا ہے۔ بزرگ کبھی غلط نہیں کہتے۔

بالکل اسی طرح امریکہ بہادر اس وقت ایک اتھرے نوجوان کے روپ میں ہے۔ امریکہ نے کبھی جنگ نہیں دیکھی، طاقت ہی طاقت دیکھی ہے۔ بزرگوں کے مطابق وہ کسی سے چوٹ کھائے گا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ اللہ کا نظام ہے۔

☆......☆

ایک قصہ مسلمانوں کے بارے میں

کچھ صدیاں گزرنے کے بعد کچھ ایجادات کرنے کے بعد
کہا مسلمانوں نے غیر مسلمانوں سے کہ تم غور کرو قرآن میں......
اس میں نشانیاں ہیں قدرت کی

غور کرنے کے بعد نئی نئی ایجادات کرو
ایجادات اور علم حاصل کرنے کے بعد حاصل کرو تم برتری
اور پا جاؤ بالا دستی مسلمانوں پر...... اور کرو حکومت مسلمانوں پر
دنیا دی چند سہولتوں کی خاطر آخرت کو بھول کر
مسلمانوں میں کئی ایسے ہیں...... جو بک جاتے ہیں چھوٹے بڑے
آسانی ہے مسلمانوں کے بڑوں کو قابو کرنے میں بہ نسبت کئی چھوٹوں کے
بڑوں کو زیادہ اس لیے کہ چھوٹے ان کا حکم بلا چون و چرا مانتے ہیں
اور وہ ساتھ دیں گے غیر مسلمانوں کا اور پھر
غیر مسلم مسلمانوں کو ذلیل کریں گے حد تک
پھر شاید مسلمانوں کو آئے خیال
قرآن پر غور کرنے کا...... سوچنے کا...... سمجھنے کا...... عمل کرنے کا
پھر شاید خیال آئے مسلمانوں کو آپس میں نہ لڑنے کا...... نہ مارنے کا......
اور آپس میں اتفاق کرنے کا
پھر سائنس اور ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کرنے کے بعد
دنیا کے برابر ہونے کے بعد
رہ سکیں گے دنیا میں عزت کے ساتھ...... امن کے ساتھ
پھر پھیلے گا قرآن کا پیغام اہل جہاں میں
اسی بات سے تو ڈرتے ہیں تمام غیر مسلم

☆......☆

مسلمانوں کی پیچھے رہنے کی ایک وجہ

کہہ دیتے ہیں ہر نئی ایجاد کو کفر اور بدعت

لاوڈ سپیکر' ریل کا انجن' ہوائی جہاز' ٹی وی اور اب کمپیوٹر
نہیں شعور رکھتے ...... کہ اگر ان سے کام لیا جائے اچھا
انسان کی بھلائی کے لیے تو یہ اچھے ہیں
اگر برا کام لیا جائے تو کام لینے والا برا ہے
اسی طرح انسان بذاتِ خود اللہ کی تخلیق ہے
یہ نہ کفر ہے نہ بدعت
اگر کوئی نیک کام کرے گا تو ہے وہ انسان اچھا
اگر کوئی برا کام کرے گا تو ٹھہرایا جائے گا وہ برا
اگر کوئی کفر کرے گا تو وہ کافر
علم عطا کرنے والا ہے اللہ
عطا کرتا ہے مسلم کو بھی اور غیر مسلم کو بھی
نہ مقصود ہوتا اگر علم عطا کرنا ...... نہ اتارتا وہ صحیفے نبیوں پر
نہ اتارتا وہ قرآن محمد ﷺ پر
نئی ایجادات بھی ایجاد کرتا ہے انسان
چاہے وہ مسلم ہے یا غیر مسلم
انسان کا خالق ہے اللہ
اور کائنات کا خالق ہے اللہ

☆......☆

مرنے کے بعد جنت کے حق دار کون ہوں گے؟

قرآن مجید میں سورۃ البقرآیت نمبر ۸۲ میں فرمایا گیا ہے کہ "اور جو لوگ ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک عمل بھی وہ ہیں اہل جنت وہ اسی میں رہیں گے ہمیشہ"

قرآن مجید میں مختلف سورتوں میں تقریباً ۷۰ سے زائد مرتبہ اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال والے لوگ جنت کے حق دار ہوں گے۔
ایمان کا مطلب ذہنی و عقلی طور پر اللہ' اس کے فرشتوں' الہامی کتابوں' اس کے رسولوں اور آخرت کو تسلیم کرتا ہے۔ نیک اعمال کا مطلب قرآن میں بیان کیے گئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق دنیا میں زندگی گزارنا ہے۔ سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۴۶ ''جو کرے گا کوئی نیک عمل تو وہ اپنے لیے کرے گا اور جو بدی کرے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا''۔ سورۃ السجدہ آیت نمبر ۳ ''نہیں ہے تمہارا اس کے سوا کوئی حامی و مددگار اور نہ کوئی اس کے آگے سفارش کرنے والا۔ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں''

نیک اعمال

نماز' زکوٰۃ ادا کرنا' روزہ رکھنا' علم حاصل کرنا' وسائل ہوں تو حج کرنا' قربانی کرنا' اللہ کی راہ میں قرآن کے ساتھ جہاد کرنا' سچ بولنا' کسی کی حق تلفی نہ کرنا' انصاف کرنا' قرابت داروں' یتیموں' مسکینوں کی مدد کرنا' صدقہ خیرات کرنا' زنا' قتل اور چوری نہ کرنا' والدین سے حسن سلوک کرنا' ظلم نہ کرنا' سود نہ کھانا' عورت کا احترام کرنا' عورت کا حجاب کرنا' بدکاری نہ کرنا' بدعہدی نہ کرنا' لالچ نہ کرنا' امانت میں خیانت نہ کرنا' دنیا میں فساد و لڑائی جھگڑا نہ کرنا' ناپ تول کا پورا رکھنا' ہمسایہ کا خیال رکھنا' انسان کو برابری کا درجہ دینا' تکبر نہ کرنا' ملاوٹ نہ کرنا' جھوٹے وعدے نہ کرنا' جھوٹی گواہی نہ دینا' رشوت نہ لینا' شراب نہ پینا' جوا نہ کھیلنا' دوسروں کا مذاق نہ اڑانا' فحاشی اور بے حیائی نہ کرنا' کھانے پینے و دیگر کاموں میں فضول خرچی نہ کرنا' کنجوسی نہ کرنا' میانہ روی اختیار کرنا' دین میں تفرقہ نہ کرنا' مذاہب کا احترام کرنا' اختلافی باتوں میں برداشت رکھنا' بیٹی کی پیدائش کو برا نہ خیال کرنا' حلال کھانا' کسی بھوکے انسان کو کھانا کھلانا' منافقت نہ کرنا' تہمت نہ لگانا' صبر کرنا' نیکی کی تلقین کرنا'

دوسرے انسان کا مذاق نہ اڑانا اور ایسے کام نہ کرنا جس سے دوسرے انسان کو نقصان پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ ہر انسان اپنے اچھے برے کا فیصلہ خود کر سکتا ہے۔

☆......☆

قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ نیک اعمال کرنے کا ذکر درج ذیل سورتوں میں کیا گیا ہے۔

سورۃ	آیت نمبر	سورۃ	آیت نمبر
البقرہ	25, 62, 82, 112	آل عمران	57
النساء	13, 31, 57, 66, 124, 173	المائدہ	9, 12
الاعراف	22, 56, 157	التوبہ	71
یونس	26, 63	ھود	23
الرعد	22	ابراھیم	23
الحجر	45	النحل	32, 97
بنی اسرائیل	9, 71	الکھف	30, 88, 103, 104
مریم	60, 63	طٰہٰ	75, 112
الحج	14, 23, 56	العنکبوت	7, 58
الروم	15, 44, 45	لقمان	8
السجدہ	19	صباء	37
فاطر	7	یٰسین	53, 54

المومن	58	الشوریٰ	22, 23, 26
الزخرف	72	الجاثیہ	30
الاحقاف	13, 14, 16	الفتح	5
الطور	16, 17, 18	الانشقاق	25
التغابن	9	الطلاق	11
الانفطار	13	البروج	11
الفجر	23, 24	التین	6
البیّنۃ	7	العصر	2, 3

☆......☆

پاکستان ایک ملک بطور بیمار ملک

حکیم الامت نے تصور دیا' وکیل قائد نے قیادت کی' پاکستان قائم ہو گیا۔ قائد کو مہلت نہ ملی۔ پہلے حکیم کو شہید کر دیا گیا اور پاکستان بیمار ہو گیا۔ بعد ازاں بہت سے حکیم اور جراحوں نے بیمار پاکستان کا علاج کیا۔ نہ کوئی حکیم نہ جراح پاکستان کی بیماری کو سمجھ سکا ہے یہ اپنے کام میں ماہر نہ تھے یا جلد فارغ ہو گئے۔ بیمار پاکستان (عوام) کی حالت ہمیشہ نازک دور سے گزرتی رہی۔ گذشتہ 60 سال میں معجزہ تو نہیں ہوا البتہ ایک بازو ضرور الگ ہو گیا۔

علاج: بیمار پاکستان روزانہ صبح اٹھ کر سیر کرے' کھانا تھوڑا اور وقت پر کھائے' نیم حکیموں کے ٹوٹکوں سے بچے' کرپشن کی گولیاں کھانے سے پرہیز کرے' حکیم سے ایسی میٹھی گولیاں لینا ترک کر دے جو یہ کہہ کر دیتا ہے کہ تھوڑے عرصے میں بیمار پاکستان نزلہ' زکام' بخار' کھانسی سے نجات پالے گا۔ انصاف کا حکیم پہلے خود خیال کرے پھر انصاف کی خالص گولیاں بیمار پاکستان کو دے تو پھر شاید بیمار پاکستان

تندرست ہو جائے وگرنہ لاغر نحیف ہی رہے گا۔ سارے چھوٹے حکیم اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مطب میں کام کریں اور صرف اپنے مریضوں کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کے مطب میں جعلی دوائیاں بطور تحفہ بھجوانے سے گریز کریں۔ یہ بھی خیال کریں کہ اگر مطب کے ملازمین کی تنخواہیں گزارے کے مطابق نہیں ہوں گی تو دوائیاں نسخوں کے مطابق صحیح طور پر تیار نہیں ہو سکتیں۔

احتیاط: کسی بیرونی حکیم کے نسخے اور اس کی بھجوائی ہوئی فری دوائیاں کسی صورت بھی استعمال نہ کی جائیں۔

بہترین علاج: بیمار پاکستان کے ہر گھر میں نسخۂ کیمیا موجود ہے جس کی ہدایات پرہیزوں اور نصیحتوں پر عمل کر کے بیمار سے بیمار جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ دنیا کے جتنے ملکوں نے تندرستی حاصل کی ہے انہوں نے اسی نسخۂ کیمیا سے استفادہ کیا ہے لیکن اس کو تسلیم کرنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔

☆......☆

ایک انسان کا دوسرے انسان سے مکالمہ

ایک انسان دوسرے سے: آپ کون ہیں؟

دوسرا انسان: میں بھی آپ ہی کی طرح کا ایک انسان ہوں۔

پہلا انسان: آپ کسی انسان سے نفرت بھی کرتے اور حقیر بھی سمجھتے ہیں۔

دوسرا انسان: وہ کس لیے اور کیوں؟

پہلا انسان: مثال کے طور پر کوئی انسان آپ سے الگ کسی دوسرے مذہب سے‘ فرقے سے‘ ملک سے‘ علاقے سے‘ زبان سے‘ نسل سے‘ قبیلہ یا برادری یا پیشہ سے تعلق رکھتا ہو؟

دوسرا انسان: اس سے نفرت کا کیا تعلق ہے؟

پہلا انسان: دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک مذہب' فرقہ' ملک' علاقہ' قبیلہ' برادری' نسل' پیشہ یا دولت کی وجہ سے ایسے لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ دوسروں کو ناپسند کرتے ہیں' دوسروں کے وسائل چھینتے ہیں' دوسروں کو نوکری ترقی کے مواقع نہیں دیتے۔

دوسرا انسان: اور برتر سمجھنا ایک ذہنی تسکین کا عمل ہے دیکھنا یہ ہے کہ ایک مذہب کے ماننے والے اپنے ہی مذہب کے باقی سب لوگوں کو برابر سمجھتے ہیں' سب لوگوں کو میرٹ پہ نوکری اور ترقی دیتے ہیں۔ نفرت رکھنا ایک بیماری ہے اور بیماری انسان کے لیے اچھی نہیں ہوتی۔ جسمانی اور ذہنی بیماریوں کا انسان کی صحت پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ سب انسانوں کی عزت کرے' محبت کرے' چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب' ملک' ملت' علاقہ' قبیلہ' برادری یا پیشہ سے ہو۔

انسانیت کی فلاح و بقا انسانوں کی عزت' محبت اور ہمدردی میں ہے نفرت اور دشمنی میں نہیں۔

☆......☆

قرآن میں انسانیت کی بھلائی کے اصول اور دنیا میں ترقی یافتہ ممالک میں رائج نظام

علم: انسانی حقوق و فرائض سے واقفیت اور ترقی و ایجادات کے لیے ہر سطح پر معیاری تعلیم کا انتظام ہے۔

سچ: سچ بولنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے پر بڑی سطح پر بھی سزا ہو جاتی ہے۔

انصاف: بروقت مہیا ہوتا ہے' والدین اپنے ہی بچے کو ماریں یا شوہر بیوی کو

مارے تو فوراً پکڑ ہوتی ہے اور دیگر جرائم پر جلد سزا سنائی جاتی ہے۔
ملاوٹ: کھانے پینے کی اشیا اور دوائیوں میں ملاوٹ کا تصور نہیں ہے۔ قصوروار کو سخت سزا دی جاتی ہے۔
صفائی: عبادت گاہوں' کاروباری اور رہائشی علاقوں' دفتروں' تعلیمی اداروں غرضیکہ ہر جگہ صفائی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔
میرٹ: نوکری اور ترقی کے لیے میرٹ کے اصول پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔
کاروبار: جائز شرح منافع کے لیے سخت کنٹرول نافذ ہے۔ ذخیرہ اندوزی کرنے پر سخت سزا دی جاتی ہے۔
روزگار: بیروزگاری کی شرح بہت کم ہے۔ بیروزگاروں کی خوراک و علاج کا انتظام ہے۔
علاج: ہر انسان کے علاج کے لیے مناسب سہولتیں میسر ہیں۔
بزرگ: بزرگوں کا خیال ہر لحاظ سے کیا جاتا ہے مثلاً عزت' خوراک' رہائش' علاج وغیرہ۔
نظم وضبط: ٹریفک کا خصوصی طور پر اور باقی انسانی زندگی میں بھی نظم وضبط کا خیال رکھا جاتا ہے۔
خوراک: کھانے پینے کی اشیا کی سستی قیمتیں سالہا سال برقرار رکھی جاتی ہیں' گندے یا نہری یا جوہڑ کا پانی پینے کا تصور نہیں۔
خیرات: لوگوں کی اکثریت وصیت کرتی ہے کہ ان کی جائیداد رفاہی اداروں کو دی جائے اور وسیع پیمانے پر رفاہی اداروں کو چندہ دیا جاتا ہے۔
کائنات کے راز جاننا: انسان نے سیٹلائٹ' کمپیوٹر' ٹی وی' انٹرنیٹ' موبائل فون دیگر بے شمار ایجادات کر کے باقی ممالک پر بالادستی قائم کی ہوئی ہے۔

فحاشی بے حیائی اور شراب کے بارے میں ان کا عمل قرآنی ہدایات کے برعکس ہے۔ اس کے باوجود اوپر دیئے گئے اصولوں پر کامیابی سے عمل ہو رہا ہے۔ اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات ماننے والے اسلامی ممالک میں ان سب اصولوں کا کیسے خیال رکھا جاتا ہے؟ اس بات کا اندازہ اسلامی ملکوں کے حکمران' انتظامیہ' کاروباری افراد' میڈیا' نوکری پیشہ' مذہبی' سیاسی رہنما اور عام عوام بخوبی لگا سکتے ہیں۔

نوٹ: ترقی یافتہ ممالک میں مسلمان بھی رہتے ہیں مساجد بھی ہیں۔ مسلمانوں پر اپنے ممالک واپس جانے پر کوئی پابندی عائد نہیں۔

☆......☆

انسانیت کی بھلائی کے لیے دنیا کو ہر قسم کے تعصب سے پاک رکھا جانا ضروری ہے

سب انسان ایک جیسے ہیں لیکن ان کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

مذہب کی بنیاد پر: عیسائی' ہندو' مسلم' بدھ' یہودی' پارسی وغیرہ ایک ہی مذہب کے مختلف فرقے ہیں۔

ملک کی بنیاد پر: روسی' چینی' جرمن' جاپانی' امریکن' فرنچ' پاکستانی' ہندوستانی' برٹش وغیرہ ایک ملک مختلف علاقے' مختلف زبانیں (بولیاں)

رنگ کی بنیاد پر: گورا' کالا

قبیلہ' ذات' برادری: مختلف ملکوں میں مختلف قبیلے' ذات' برادری

دنیا میں ان سارے ناموں کی بنا پر انسانوں کے درمیان تعصب اور نفرت پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوروں پر ظلم ہوتا ہے' ناانصافی کی جاتی ہے' غریبوں کا حق مارا جاتا ہے۔ حق دار کو نوکری ملنے کی بجائے قبیلہ برادری میں بانٹ دیا جاتا ہے اور

دیگر ہر قسم کے ناجائز فائدے اٹھائے جاتے ہیں۔ دنیا کے امن وامان کو ہمیشہ خطرہ لاحق رہا۔ ماضی میں مختلف جنگوں میں کروڑوں انسان جان سے مارے گئے۔ ان سارے تعصّبات کی بنا پر نقصان انسانیت کا ہوتا ہے۔

آج کے دور میں میڈیا کی ترقی میں اضافہ کی وجہ سے سچ اور انصاف کی راہیں کھل رہی ہیں۔ انسانوں کے شعور میں بلندی ہو رہی ہے۔ دنیا میں نئ نسل نے الگ الگ مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ساری انسانیت کی فلاح و بہبود کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ مستقبل انسانیت کی سربلندی کا ہے' جس میں کسی بھی تعصب کے بغیر بلا تمیز سب انسان انصاف کے ساتھ دنیا میں زندگی گزار سکیں گے۔ اس کے لیے تمام انسانوں کو مل جل کر کوشش کرنا ہوگی تاکہ انسانیت کی بھلائی کے لیے دنیا کو ہر قسم کے تعصب سے جلد از جلد پاک کر دیا جائے۔ جس سے حالِ زمانہ کے انسان بھی عدل وانصاف کے مزے لے سکیں۔

نوٹ: جن ملکوں میں انسانوں کے درمیان ایسے تعصّبات کم ہوتے ہیں وہ زندگی زیادہ بہتر حالات میں گزار سکتے ہیں۔ ترقی پذیر ملکوں میں کم تعلیم کی وجہ سے لوگ جذباتی ہو کر تعصّبات میں الجھے رہتے ہیں اور مسائل سے دو چار ہوتے ہیں۔ انسانیت کی راہ پر چلنے سے ہی انسانوں کی بہتری ہے۔

☆......☆

قیامت جلد آنے کی نشانیاں بتانے والے اس پر بھی غور کریں

فرمان الٰہی:

پارہ **17** سورۃ الحج آیت نمبر **47** ''خدا کے نزدیک ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے''۔

خدا نے دین اسلام کی تکمیل تقریباً پندرہ سو سال قبل اپنے آخری پیغمبر نبی الزمان

حضرت محمد ﷺ کے ذریعے کی۔ قرآنی حساب سے خدا کے نزدیک یہ عرصہ ڈیڑھ دن بنتا ہے۔ کیا عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ دین کی تکمیل کے ڈیڑھ دن بعد قیامت آ جائے گی۔ کیا پوری انسانیت کو آزمائش کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ خدا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دین اسلام کی روشنی دنیا میں پھیلے گی۔ اس دنیا کی آبادی چھ ارب ستاون کروڑ ہے۔ جس میں صرف ایک ارب تیس کروڑ مسلمان ہیں۔ کیا اس لحاظ سے دنیا میں اسلام کی روشنی پھیل چکی ہے؟ اس وقت جو مسلمان ہیں وہ زیادہ پیدائشی مسلمان ہیں۔ وہ بھی اپنی غفلت اور نا اتفاقیوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

قرآن میں عقل و دلیل کی باتیں بیان کی گئی ہیں اور سنت نبویؐ میں عمل کر کے دکھا دیا گیا ہے۔ آج کل دنیا میں میڈیا کی ترقی کی وجہ سے دنیا کے انسانوں کے عقل و شعور میں تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں تعلیم یافتہ لوگ عقل و دلیل سے اسلام کے پیغام کو تسلیم کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے جائیں گے اور بھٹکے ہوئے پیدائشی مسلمانوں کو بھی غفلت سے نکال کر صحیح اور سیدھے راستے پر لائیں گے۔ اس آنے والے وقت کو کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی روشنی پھیل جائے گی۔ جلد قیامت آنے کی باتیں کرنے والے دنیا کے ان اکثریتی بے بس مجبور انسانوں کی طرف توجہ دیں جن کو قدم قدم پر قیامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پینے کو صاف پانی نہیں ملتا۔ علاج کے لیے دوائی نہیں ملتی۔ روزگار کے لیے نوکری نہیں ملتی۔ رہنے کے لیے چھت سے محروم ہیں۔ اگر ان محرومیوں میں اضافہ ہوتا گیا تو دنیا میں بڑی قیامت سے پہلے چھوٹی قیامت بھی آ سکتی ہے۔ دولت مند' امیر آدمی' ذمہ دار لوگ' علما کرام' حکمران' کاروباری لوگ' میڈیا والے زندگی کے اس پہلو کی طرف بھی توجہ دیں۔

نوٹ: قیامت کی نشانیوں کی باتیں ایسے لوگ کر سکتے ہیں جن کو زندگی کی تمام

سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ جب سے زمین قائم ہوئی ہے قدرت کا نظام ہے دنیا میں زلزلے اور طوفان ہمیشہ سے آتے رہے ہیں لیکن ایک دوسرے سے رابطہ ہونے کی وجہ سے دنیا کے دوسرے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا تھا۔

☆......☆

اچھے معاشرے کے لیے ہر برائی کو روکنا اہم ہوتا ہے

دنیا کے کئی ملکوں میں مذہبی حلقہ کے لوگوں کے بحث و مباحثہ میں یہ تاثر ملتا ہے کہ برائی کا محور صرف فحاشی' عریانی اور شراب نوشی ہے۔ ان برائیوں کے علاوہ انسانی زندگی کے نظام کے لیے دیگر دوسری برائیاں بھی اتنی ہی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں مثلاً سچ نہ بولنا' ناانصافی کرنا' قتل کرنا' انسان کو حقیر سمجھنا اور انسان کی عزت نہ کرنا' دودھ اور دوسری کھانے پینے والی اشیا میں ملاوٹ کرنا جن سے انسان بیمار' معذور اور بعض اوقات ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جعلی دوائیاں بنانا' کسی کا حق مارنا' ظلم کرنا' ناجائز منافع کرنا' ذخیرہ اندوزی کرنا' تعلیم نوکری اور ترقی میں میرٹ کا خیال نہ رکھنا' بددیانتی کرنا' عہد پورا نہ کرنا' ناپ تول میں کمی کرنا' دھوکہ دینا' سرکاری وغیر سرکاری ملازمین کی تنخواہیں گزارے کے مطابق نہ ہونا وغیرہ جن سے بے شمار برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

کوئی بھی برائی انسانی معاشرے پر برا اثر ڈالتی ہے لہٰذا انسانی زندگی کے لیے ہر برائی کو روکنا' اس کا سدباب کرنا' معاشرے کے تمام افراد کی برابر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

نوٹ: برائی روکنے پر مامور خصوصی ذمہ داران کی ذمہ داری سب سے اہم ہوتی ہے ان کی کوتاہی سے کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

☆......☆

دنیاوی تعلیم

سکول' کالج کی تعلیم: میٹرک (انگلش' اردو' ریاضی' اسلامیات' جنرل سائنس) اے لیول' اولیول' ایف اے' ایف ایس سی' بی اے' بی ایس سی' ایم اے' ایم ایس سی' پی ایچ ڈی وغیرہ۔

سماجی تعلیم

مندرجہ ذیل کام کرنے سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے۔

جعلی دوائی بنانا۔ دودھ و مشروبات یا کھانے پینے کی اشیا میں ملاوٹ کرنا

سیوریج' نالیاں' سڑکیں' بلڈنگ' پل وغیرہ میں ناقص میٹریل استعمال کرنا

انصاف میں ڈنڈی مارنا۔ دو نمبر مال بنانا۔ ناپ تول میں کمی کرنا

جھوٹ بولنا۔ لڑائی جھگڑا کرنا' جھوٹے پرچے کرانا۔ عورت پر ظلم کرنا

بچوں کو اغوا کرنا۔ قانون کی خلاف ورزی کرنا

بڑے بڑے سودوں اور ٹھیکوں میں کمیشن کھانا

☆......☆

موٹر سائیکل پر ون ویلنگ کا مظاہرہ کرنے والے نوجوانوں کی خدمت میں درخواست

انسانی زندگی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بچپن (1-18) جوانی' بڑھاپا۔ ایک سے اٹھارہ سال کے عرصہ میں انسانی جسم میں نشوونما کے دوران مختلف تبدیلیاں آتی ہیں مثلاً بچے کا رینگ کر چلنا' پھر بولنا اور بھاگنا شروع کرنا۔ رفتہ رفتہ مختلف کھیل کود میں حصہ لینا' دنیا میں انسانی جان کو محفوظ رکھنے کے لیے مختلف کھیلوں

میں قانون وضوابط بنائے گئے ہیں۔اس کے لیے ورلڈ لیول پر کھیلوں کی تنظیمیں قائم ہیں۔آج کل کچھ غریب ملکوں میں غالباً کم تعلیم اور ذہنی ناپختگی کی وجہ سے نوجوان موٹر سائیکل پر ون ویلنگ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔فزیکل سائنس کے مطابق نوجوانوں میں ہارمونز کی وجہ سے زیادہ جوش ہوتا ہے اس لیے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ایسا کام کریں جس سے دوسرے انسان ان کو دیکھیں اور داد دیں۔ایسا کرتے ہوئے بعض اوقات وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

انسانی جان خدا کا عطیہ ہے اس کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے بھیجا گیا ہے نہ کہ **16/18** سال کی عمر میں خطرناک مظاہرہ کرنے کے دوران اس دنیا سے واپس جانے کے لیے۔ایسا کرنے سے وہ خدا کی نفی کرتا ہے۔یہ صریحاً خودکشی کے مترادف ہے۔خودکشی حرام ہے اور حرام چیز کو خدا پسند نہیں کرتا۔کئی نوجوان ماں باپ کے اکلوتے بچے ہوتے ہیں اور کئی دیگر بھائی بہنوں کے اکلوتے بھائی ہوتے ہیں۔بجائے اس کے کہ وہ اپنے والدین کو کوئی خوشی دیں وہ زندگی ختم ہونے کا دکھ دے کر چلے جاتے ہیں۔اگر کوئی خوشی نہیں دے سکتے غم تو نہ دیں۔

ون ویلنگ چند لمحوں کی بات ہوتی ہے اور یہی چند لمحے اسے زندگی سے موت کی طرف لے جاتے ہیں۔نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اپنی زندگی کا استعمال اچھے طریقے سے کرتے ہوئے دنیا کے دوسرے شعبوں' کھیلوں میں اچھے پن کا مظاہرہ کریں جن سے خود آپ کو' والدین کو' عزیزوں' دوستوں کو اور معاشرہ کے باقی لوگوں کو فائدہ ہو اور خوشی ہو' بعض اوقات ون ویلنگ سے نوجوان ساری عمر کے لیے معذور اور دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔معذوری کو یقیناً کوئی پسند نہیں کرتا۔

''بجائے اس کے کہ شام کو بے جان خالی موٹر سائیکل واپس گھر آئے بغیر اپنے سوار کے''۔انسان کی زندگی ایک انمول شے ہے اس کی حفاظت کرنا انسانی فرائض میں

شامل ہے۔

نوٹ: ون ویلنگ سے مرنے والوں کے لیے مغفرت اوران کے بھائی' بہنوں' ماں باپ' دوستوں' کلاس فیلو' ہمسایہ اور دیگر رشتہ داروں سے ہمدردی۔ یہ تحریر اجر کے لیے شاید کوئی ون ویلنگ کرنے والا نوجوان خیال کرے اور اپنے ماں باپ کو ان کا بیٹا ہونے کی خوشی سے محروم نہ کرے۔ جن کو یہ تحریر اچھی نہ لگے ان سے معافی کا خواستگار ہوں۔

☆......☆

مذہب اور انسان

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیت میں مذہبی رہنماؤں نے انسانوں کو خدا کا ڈر ڈرسنا کر خوفزدہ حالت میں رکھا ہوا تھا۔ دنیا میں ان کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم تھی۔ اس کے برعکس مذہبی رہنماؤں اور جاگیرداروں کی زندگی سہولتیں سے مزین تھی۔ ایک وقت میں روم کا پاپائے اعظم پورے یورپ کا سب سے بڑا زمین کا مالک زمیندار تھا۔ 1500ء کے قریب یورپ کے عیسائی جو محرومیوں کے شکار تھے انہوں نے احتجاج شروع کر دیا جس سے بعد ازاں پروٹسٹینٹ (Protestant) فرقہ وجود میں آیا۔ انہوں نے پاپائیت کو روزمرہ زندگی سے الگ کر دیا۔ عام عیسائی لوگ بیجا ڈراوا دینے والے سے الگ ہو گئے اور خدا کی عطا کردہ عقل جیسی نعمت سے کام لیتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگی کے حالات بہتر کیے۔ بے شمار ایجادات کیں۔ وہ لوگ مذہبی فریضے بھی پوری طرح انجام دیتے ہیں' خدا کا ڈر بھی رکھتے ہیں' انسانیت سے محبت بھی رکھتے ہیں۔

مذہب کا اصل مطلب و مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان دنیا میں نیکی اور بدی کی تمیز رکھتے ہوئے زندگی گزارے۔ نیکی اچھائی کی طرف اور برائی دکھ تکلیفوں کی طرف لے

جاتی ہے۔ اسلام میں انسانی زندگی کے متعلق قرآن میں بہترین اصول بیان کیے گئے ہیں جن سے ہر سادہ سے سادہ لوح انسان بھی استفادہ کرسکتا ہے۔ اس کے لیے اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ اسلام میں پنڈت یا پادری کی طرح کسی کو فوقیت حاصل نہیں ہے۔ ہر مسلمان جو قرآن کے مطابق زندگی گزارتا ہے یا کوشش کرتا ہے وہ نماز کی امامت کرسکتا ہے۔ غالباً دوسرے مذاہب کو دیکھتے ہوئے اسلام میں بھی ایسی چیزیں داخل ہوگئی ہیں جن سے مذہب اور معاشرتی زندگی کو الگ الگ سمجھا جانے لگا ہے۔ اس کے مطابق زندگی گزارنے سے گریز و پرہیز کرتے ہیں۔ قرآن کو باترجمہ پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ میٹرک' ایف اے' بی اے' ایم اے' ایم ایس سی' پی ایچ ڈی وغیرہ کر کے بڑا فخر کرتے ہیں لیکن دنیا میں پوری انسانیت کی فلاح کے لیے نازل کی گئی کتاب نہیں پڑھتے۔

(روزانہ ایک رکوع باترجمہ پڑھنے کی عادت ڈال لی جائے تو زندگی کی حقیقت سمجھ میں آ سکتی ہے) کسی بھی مشین کو چلانے کے لیے ایک کتاب (مینوئل) ہوتی ہے۔ قرآن پوری انسانیت کی زندگی کے لیے ایک مینوئل ہے۔

☆......☆

دنیا میں غریب انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم رہتے ہیں؟

جب سے دنیا قائم ہوئی انسان کا رہنا سہنا شروع ہوا۔ انسانوں نے گروہوں کی شکل میں مختلف علاقوں میں رہنا شروع کیا۔ گروہوں کو قبیلوں کا نام دے دیا گیا۔ ایک قبیلہ اپنے وسائل کم ہونے کی صورت میں دوسرے قبیلے کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے حملہ کر دیتا تھا۔ اسی طرح دنیا میں جنگیں ہوئیں کوئی فاتح بنا اور کوئی

مفتوح۔ اسی طرح قبیلوں نے مل کر چھوٹے بڑے ملک بنائے اور پھر یہ ٹوٹتے اور بنتے رہے۔ اس ساری تاریخ میں قبیلوں یا ملکوں کے لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈرایا جاتا رہا کہ اگر دوسرے قبیلہ یا ملک نے ان پر قبضہ کرلیا تو وہ بھوک اور ننگ کا شکار ہو جائیں گے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اس ساری تاریخ میں ایک مخصوص طبقہ جو پہلے بادشاہ' درباری یا کارندے کہلاتے تھے زندگی کی تمام سہولتوں سے فیض یاب ہوتے رہے۔

بیسویں صدی میں جن ملکوں کے لوگوں نے تعلیم پر زور دیا انہوں نے ایجادات کیں وہ ترقی یافتہ کہلائے۔ وہاں کے غریب انسانوں کو زندگی کی تمام بنیادی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ صاف پانی' لباس' خوراک' علاج بروقت اور فوری سستا انصاف' اگر کوئی ظلم کرے تو فوری سدباب۔ اب عالم ہے کہ ان تعلیم یافتہ ملکوں کے غریب لوگ اپنے آپ کو غریب کہلانے میں بے عزتی محسوس کرتے ہیں اور کہتے ہیں **We are equal**' ہم سب برابر ہیں۔ دنیا کے تمام ترقی پذیر غریب ملکوں میں ابھی تک مخصوص طبقہ سہولتوں کے فائدے اٹھاتا ہے اور اپنے شہریوں کو دوسرے ملکوں کی طاقت سے ڈراتا رہتا ہے کہ دشمن ان پر قبضہ کرے گا اور ظلم کرے گا۔ ایک قبیلہ یا پارٹی کے لوگ اپنے لوگوں کو دوسری پارٹی یا قبیلے سے ڈراتے رہتے ہیں کہ وہ حکومت میں آجائیں گے اور ان کی تنگی کا باعث بنیں گے۔ اس عمل کے دوران ایک دوسرے کو ناجائز تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اس سارے کھیل میں غریب' زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم اور غریب ہی رہتا ہے۔ اس کو زندگی کی بنیادی سہولتیں اس وقت حاصل ہوسکتی ہیں جب وہ تعلیم حاصل کرے۔ حقیقت کی دنیا میں رہے اور جذباتی فیصلے نہ کرے اور حاضر وقت حکومت سے اپنی بنیادی سہولتوں کا مطالبہ کرے۔

غریب ملکوں کے کئی رہنما ایک دو بڑے ملکی کام کر کے ساری زندگی لوگوں کو وہی تصویر دکھا دکھا کر حکومت بناتے رہتے ہیں اور ہر قسم کی سہولتوں سے فیض اٹھاتے ہیں اور انتظار میں رہتے ہیں اور بیچارے معصوم غریب انسان انتظار میں ہی رہتے ہیں کہ کب مہنگائی پر کنٹرول ہوگا؟ کب صاف پانی' روزگار' پوری خوراک' مناسب علاج ملے گا۔ ایک خیال......ایک رائے

☆......☆

دنیا میں رائج انسانیت کے مختلف پیمانے اور اصل انسانیت

زمین پر انسانی زندگی گزارنے کے لیے انسانوں نے اپنی عصبیت کے لحاظ سے مختلف پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی مسئلہ پر ملازمت کے مسئلہ میں ترقی کے سلسلہ میں مالی فوائد کے معاملہ میں ہم مذہب کو' ہم وطن کو' ایک ہی قبیلہ سے تعلق رکھنے والے کو' ایک ہی برادری سے تعلق رکھنے والے کو انسان ترجیح دے دیتا ہے۔ خدا نے زمین پر انسان کی رہنمائی مختلف زمانوں میں پیغمبروں کے ذریعے کی۔ سب پیغمبروں نے حق سچ' عدل و انصاف' دیانت' امانت کے اصولوں کا پیغام دیا۔ اس میں کسی بھی قسم کے مفادات کا ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ خدائی اصول تمام انسانوں کی بھلائی اور فوائد کے لیے یکساں ہوتے ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے کسی کی حق تلفی کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اس سلسلہ مین عملی مثالیں کافی حد تک ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ وہاں پر ایسا سب کچھ ارتقائی طور پر معاشروں میں پیدا ہوا جس میں عام انسان کا تعلیم یافتہ ضروری سمجھا گیا۔ جب بھی کسی کی حق تلفی ہوئی وہاں فوری طور پر انصاف سے کام لیا گیا۔ اسی طرح میرٹ کا نظام قائم ہوا۔ کسی بھی قسم کی مذہب پروری' علاقہ پروری' برادری پروری کی حوصلہ شکنی کی گئی۔ قانون بنائے گئے اور ان پر پوری سچائی کے ساتھ عمل کروایا گیا۔

جن معاشروں میں انسانیت کے لیے خدائی اصولوں پر عمل کیا گیا یا کیا جا رہا ہے' وہ زمانے کی رفتار میں آگے نکل چکے ہیں۔ اور جو فرسودہ مفاداتی اصولوں پر عمل کر رہے ہیں وہ پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے نکل جانے والوں کے مرہون منت اور محتاج رہتے ہیں۔

کلچر کے نام پر سردار یا لیڈر ٹائپ لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ عام لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم رہتے ہیں۔ فیصلہ انسانوں کا اپنا ہوتا ہے کہ وہ کن اصولوں پر چلنا پسند کرتے ہیں جیسے فیصلے ویسے ہی ان کی حالت ہوگی۔ انسانیت کے اچھے اصول اچھی زندگی...... برے اصول دکھ تکلیفوں اور مسائل کا سامنا

☆......☆

عوام کا اپنے مسائل کے حل کے لیے انتظار

ایک انسان سمندر میں کشتی میں جا رہا تھا اور طوفان کی وجہ سے کشتی الٹ گئی اور وہ پانی کی لہروں کے بہاؤ پر تیرتا ہوا ایک جزیرے میں پہنچ گیا اور پتے کھا کر گزارا کرنے لگا۔ چند دنوں کے بعد اس کے قریب سے مسافروں سے بھرا ایک سمندری جہاز گزرا۔ وہ شخص اپنے پھٹے' پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک درخت پر چڑھ کر مدد کے لیے پکارتا رہا۔ لیکن جہاز نہ رکا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر وہی جہاز وہاں سے گزرا تو وہ غریب انسان پھر درخت پر چڑھ کر مدد کے لیے ہاتھ ہلانے لگا۔ جہاز کے ایک مسافر نے عملہ سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو عملے نے جواب دیا کہ جب بھی ہم یہاں سے گزرے ہیں تو یہ ہمیں دیکھ کر جوش میں آ جاتا ہے اور ہاتھ ہلا ہلا کر کوئی نعرے بلند کرتا ہے۔

بالکل اسی طرح سیاسی رہنماؤں کے جہاز' ہیلی کاپٹر' جیپ عوام کے قریب سے گزر جاتے ہیں اور عوام بے چارے اس جزیرے والے انسان کی طرح کسی کا انتظار

کرتے رہتے ہیں کہ کوئی ان کے دکھ درد اور مسائل حل کرے گا۔
(اللہ سب دیکھتا ہے)

☆......☆

جانور کی پہچان نسل سے...... انسان کی پہچان کردار سے

دنیا میں جانوروں کی مختلف نسلیں پائی جاتی ہیں۔ کچھ نسلیں اپنی خوبیوں کی بنا پر مشہور ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے خرید و فروخت کے وقت ان کی اچھی قیمت لگتی ہے۔ دودھ دینے والے، تیز بھاگنے والے، خوراک کے لیے زیادہ گوشت رکھنے والے بار برداری (ٹرانسپورٹ) کے لیے، رکھوالی کے لیے۔

اس کے برعکس انسان کی پہچان ان کے کردار کی بنا پر کی جاتی ہے۔ گورا، کالا، عربی، عجمی، چینی، جاپانی، افریقی، ہندی، امریکی، روسی، پاکستانی ہے۔ یہ سب رنگت کی وجہ سے یا علاقائی نام ہیں۔

اچھا کردار: سچ بولنے والا، فرض شناس، مخلص، بے لوث خدمت کرنے والا، چھوٹے بڑے کا خیال رکھنے والا، حق نہ مارنے والا وغیرہ۔

برا کردار: جھوٹا، فریبی، بد دیانت، لالچی، خود غرض، کسی کا حق مارنے والا، متعصب، غاصب، جھگڑالو، بدعہد، جعل سازی کرنے والا، چور ڈاکو، قاتل، ملاوٹ کرنے والا وغیرہ۔

جس معاشرے میں چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح تک اکثریت اچھے کردار والوں کی ہوگی تو اس معاشرے کی حالت اچھی ہوگی۔

فیصلہ کسی بھی معاشرے کے لوگوں کا ہوتا ہے کہ وہ اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے کیسا معاشرہ پسند کرتے ہیں۔

☆......☆

زمین سے چھ انچ اوپر رہنے والا انسان

۱۔ ایسے انسان جو دوسرے انسانوں کو بے عزت اور ذلیل کرتے ہیں بالخصوص غریب انسان کو انسان نہیں سمجھتے۔

۲۔ ایسے انسان جو اپنے ملک کے بنائے ہوئے قانون سے اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں۔

۳۔ ایسے انسان جو قانون کی خلاف ورزی کرنے کو اپنی شان سمجھتے ہیں۔

۴۔ کیا ایسے انسان یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ زمین سے چھ انچ اوپر رہتے ہیں۔

انسان کسی بھی وقت کسی کا محتاج ہوسکتا ہے۔ اللہ (عہدہ، طاقت، پیسہ) کسی بھی وجہ سے تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

شان صرف اللہ کی ہے۔ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆......☆

حیرت کی بات ہے!

اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا اور تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کو سجدہ کریں۔ ابلیس (شیطان) کو سجدہ نہ کرنے پر جہنم کی سزا ہوئی۔

حیرت ہے کہ وہ مٹی کا بنا ہوا انسان جس کی عزت کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا گیا۔ اپنے ہی خالق اور مالک اللہ کو سجدہ نہیں کرتا لیکن اس سے نعمتیں مانگتا رہتا ہے۔

☆......☆

کسی بھوکے کو کھانا کھلانا

جو انسان خود کھائے وہی کسی بھوکے مستحق انسان کو کھلائے۔ اگر بھوکے انسان کو

باسی، گلا سڑا کھانا دیں گے تو وہ بیمار ہو جائے گا اور اس کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کے لیے یہ اچھی بات نہیں ہے کہ ایسا کرنے سے وہ کسی انسان کے ہلاک ہونے کا ذمہ دار بن جائے۔

☆……☆

محترم انسان کون ہیں؟

کوئی انسان اپنے بڑے گھر، بڑی جائیداد، بڑے کاروبار، زیادہ دولت، زیادہ طاقت، بڑے عہدے کے لحاظ سے محترم نہیں ہو جاتا۔ جو انسان برائی سے پرہیز کرے، نیک عمل کرے اور دوسرے انسانوں کا خیال رکھے اور احترام کرے وہ انسان محترم سمجھا جائے گا۔

☆……☆

زندگی کے لمحات سے فائدہ اٹھانا یا ضائع کرنا

انسان کی زندگی میں مختلف قسم کے لمحات اور مواقع آتے ہیں۔ ان میں دو لمحات یا مواقع درج ذیل ہیں۔

۱۔ نیکی کرنے کا موقع ۲۔ برائی کی کشش

فیصلہ انسانوں پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے نیکی کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھائے یا ضائع کر دے۔ برائی کی کشش سے اپنے آپ کو بچا لے یا اس میں پھنس جائے۔

ایک لمحہ جب گزر جاتا ہے تو دوبارہ ویسی ہی صورت حال شاذ و نادر ہی پیدا ہوتی ہے۔ زندگی کا دورانیہ بہت مختصر ہوتا ہے۔ نیکی کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

☆……☆

خوشی حاصل کرنا

انسانی خوشی ...... ایک لمحاتی جذبہ ہوتا ہے لیکن اس کے حصول کے لیے انسان بہت جدوجہد اور تگ و دو کرتا ہے۔ یہ خوشی ایک لفظ میں' ایک میٹھے بول میں' ایک مسکراہٹ میں' ایک فقرے میں' ایک نظر میں بھی پوشیدہ ہوتی ہے۔ کسی بھوکے انسان کو خوراک کھلانے میں' کسی کی مدد کرنے سے انسانیت کی بھلائی کے کام کرنے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

جس طرح انسان چاہے......

نوٹ: دوسرے جانداروں کا خیال رکھ کر بھی خوشی حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆......☆

انصاف کا بلب (چراغ)

جس انسانی معاشرہ میں انصاف کے بلب سے روشنی پھیلتی ہو۔ وہ معاشرہ بڑھتا پھلتا پھولتا اور ترقی کرتا ہے۔ جس معاشرہ میں انصاف کا بلب کم روشنی دے تو اس معاشرے میں ظلم کا اندھیرا پھیل جاتا ہے۔

☆......☆

ضرورت نہیں رہے گی جنگی ہتھیار اور فوج کی

جب دنیا میں انسانوں کی عقل وشعور کی سطح اتنی بلند ہو جائے گی کہ یہ عملی طور پر تسلیم کیا جانے لگے گا کہ دنیا کے ہر شخص کو

۱۔ چاہے وہ دنیا میں کسی بھی جگہ رہتا ہو۔

۲۔ چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔

۳۔ چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو۔
۴۔ چاہے وہ کسی بھی پیشہ سے تعلق رکھتا ہو۔
۵۔ چاہے وہ کسی بھی قبیلہ، برادری سے تعلق رکھتا ہو۔
۶۔ چاہے وہ کسی بھی مذہب یا عقیدے پر یقین نہ رکھتا ہو۔

سب کو کھانے کو پوری خوراک، پینے کا صاف پانی، صحت کا مناسب خیال، رہنے کو چھت میسر ہو تو پھر دنیا میں جنگی ہتھیاروں کی اور ملکوں کو فوج کی ضرورت نہیں رہے گی۔

☆.....☆

سوچ کے پجاری

دنیا میں انسانوں میں سے ضدی انسان بھی ہوتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ جو انہوں نے سوچ لیا ہے یا جو انہوں نے خیال کر رکھا ہے وہی صحیح ہے۔ لوگوں کی اکثریت کی جو مثبت رائے ہے وہ غلط ہے۔ ایسے ضدی لوگ مجبور و بے بس لوگوں کے سامنے تو اپنی ضد پوری کر لیتے ہیں لیکن جب کوئی طاقتور سامنے آجائے۔

تو فوراً اپنا خیال چھوڑ دیتے ہیں یا پھر نقصان اٹھاتے ہیں

ایسے ضدی لوگوں کی وجہ سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے۔

☆.....☆

اے اللہ! ہمیں تمام انسانوں سے محبت و الفت کے لمحات بانٹنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

دنیا کو سمجھ کر بیٹھے ہیں اب دنیا دنیا کون کرے
(معین احسن جذبی)

دنیا

دنیا سے پاس جانے کو جی چاہتا نہیں
واللہ کیا کشش ہے اِس اجڑے دیار میں

(یاس یگانہ چنگیزی)

دنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کر دیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

(فیض احمد فیض)

جس ملک میں شہری بھوکا سوتا ہو اس ملک کا حکمران کیسے......؟

دنیا کے جس ملک میں کوئی شہری خوراک سے محروم بھوکا ہوتا ہے۔ اس ملک کا حکمران کیسے آرام سے سو جاتا ہے؟ حکمران کو اس کے ملک میں سب سے زیادہ عزت ملتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی ذمہ داری بھی اتنی ہی بڑی ہو جاتی ہے۔
(اللہ سب دیکھتا ہے)

☆......☆

اللہ کے نائب کا خیال رکھیے

دنیا میں انسان اللہ کا نائب ہے۔ ایک نائب امیر ہے اور دوسرا نائب غریب ہے۔ امیر نائب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے ہی جیسے اللہ کے غریب نائب کا بھی خیال رکھے۔ پاکستان میں زلزلہ کے بعد انسانوں کے اندر قدرتی طور پر مصیبت زدہ زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے بھرپور جذبہ پیدا ہوا۔ یہی جذبہ اگر آپ نارمل زندگی میں بھی رکھیں تو سب پاکستانی اچھی طرح زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆......☆

میں کیا ہوں؟

دنیا کے سب انسان صاحبِ علم ہیں اور میں سب سے کم علم ہوں۔ سب انسان مجھ

سے طاقت ور ہیں اور میں سب سے کمزور انسان ہوں۔ میں کسی انسان کے پاؤں کے نیچے کی مٹی کا ایک ذرہ ہوں۔ انسان مٹی سے بنایا گیا ہے۔
(اللہ سب کا خالق و مالک ہے)

☆......☆

اسی صورت میں اچھا ہے وہ!

دنیا میں انسان اکیلا ہے وہ اسی صورت میں اچھا ہے
اگر وہ بطور ماں، باپ اچھا ہے۔ اگر وہ بطور بیٹا، بیٹی اچھا ہے۔
اگر وہ بطور بہن، بھائی اچھا ہے۔ اگر وہ بطور میاں، بیوی اچھا ہے۔
اگر وہ بطور ہمسایہ اچھا ہے۔ اگر وہ بطور شہری اچھا ہے۔

☆......☆

فرق صرف یہ ہے

دنیا میں ہر انسان بہادر ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی لڑائی کو پسند نہیں کرتا لیکن جب اس پر ظلم ہو یا آزادی کا سوال ہو تو پھر ویت نام، عراق، کشمیر، فلسطین، چیچنیا کی مثالیں اسی زمانے کی ہیں۔

☆......☆

جھوٹ نہیں سچ

دنیا میں انسان جھوٹ بول کر ذرا سی کامیابی حاصل کر کے خوش ہوتا ہے کہ اس نے دوسروں کو بیوقوف بنایا۔ جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی رحمت ہو گی یا لعنت؟

☆......☆

فرق

دنیا میں انصاف نہ کرنے والا انسان اور گونگے بہرے انسان میں کیا فرق ہے؟

☆......☆

زندگی صرف ایک بار

اللہ دنیا میں انسان کو زندگی ایک ہی دفعہ عطا کرتا ہے اور اسی زندگی میں نیکی اور برائی کرنے کا حساب ہوگا۔ نیکی کرنے میں دیر نہ کیجئے زندگی گزرتی جارہی ہے۔ اللہ سب کو نیکی کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

☆......☆

عنقریب

عنقریب دنیا میں ایک وقت آئے گا کہ انسان نیکی کرنے کے لیے ایک دوسرے سے پہل کیا کریں گے۔

☆......☆

نسل در نسل کوشش

دنیا کے جو ملک ترقی یافتہ کہلاتے ہیں ان کی ترقی کا راز ان کی نسل در نسل کوشش، محنت اور مسلسل عمل کی وجہ سے ہے۔

ترقی پذیر ملکوں کی عوام کسی غیبی امداد کے انتظار میں رہتی ہے یا ان کو انتظار میں رکھا جاتا ہے۔ یہ ترقی پذیر ملک ترقی یافتہ ملکوں سے امداد کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اللہ نے تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو عقل عطا کی ہے اور یہی انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ اس کو کس طرح استعمال میں لاتے ہیں۔

رواداری

دنیا میں ہر ملک یہی کہتا ہے کہ اس کے شہری کی جان بہت قیمتی ہے۔ بظاہر اپنے شہری کو محفوظ رکھنے کے لیے وہ دوسرے ملک کے شہریوں کو مار دینا جائز سمجھتا ہے۔ کیا ایسا کرنا دنیا کے کسی مذہب یا کسی اخلاقیات میں جائز ہے۔

نوٹ: دنیا میں انٹرنیٹ سیٹلائٹ کے ذریعے انسانوں کا ایک دوسرے سے رابطہ ہونے کی وجہ سے انسان کی آپس میں عزت و محبت' بھائی چارہ اور رواداری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیا اب یہ وقت نہیں آ گیا کہ سب انسان چاہے وہ یورپی ہو' ایشیائی ہو' افریقی ہو' گورا ہو یا کالا ہو یا دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھتا ہو' سب برابر سمجھے جائیں۔

سب کی جان قیمتی ہے۔ سب کی عزت کیجئے...... سب سے ایک جیسا سلوک کیجئے۔

☆......☆

لٹیرے اور بھلائی

دنیا میں بعض اوقات انسانوں کی زندگی کا سفر بڑا عجیب ہوتا ہے جن کو وہ اپنی منزل (رہنما) سمجھتے ہیں وہ دراصل لٹیرے ہوتے ہیں۔ انسان پھر بھی ان سے بھلائی کی امید رکھتا ہے۔ لٹیرے اور بھلائی؟ اللہ سب کو ہدایت دے۔

☆......☆

وہاں پر کوئی صاحب نہیں ہوتا

دنیا کے تمام ملکوں میں جو شخص ملک کے قومی خزانہ سے تنخواہ لیتا ہے وہ قوم کا خادم ہوتا ہے۔ چاہے وہ صدر' وزیر اعظم' وزیر' رکن اسمبلی' جج' افسر یا عام سرکاری ملازم

ہو۔ وہاں پر کوئی صاحب نہیں ہوتا۔ صرف مسٹر کہہ کر پکارتے ہیں۔ برصغیر میں شاید انگریزوں کے حکومت کرنے کی وجہ سے لفظ صاحب شامل ہو گیا ہے۔

☆......☆

سچ پھیلنے سے نہیں رک سکتا

دنیا میں سچ پھیلنے سے نہیں رک سکتا۔ بیشک سچ کے آگے جتنی رکاوٹیں بھی کھڑی کر دیں۔ بالآخر فتح سچ کی ہی ہوگی۔ قرآن سب سے بڑا سچ ہے۔

☆......☆

دوسروں کو لوٹنے والے......لٹ گئے

دنیا میں جہاں جہاں ماسوائے چند ملکوں کے اقوام متحدہ کی امن فوج جاتی ہے۔ کیا اس ملک کی معدنی دولت (تیل اور ہیرے وغیرہ) کوئی بڑا ملک اپنے ملک میں تو نہیں لے جاتا اور اس دولت میں سے اس کے پانچ فیصد حصے سے اقوام متحدہ اور امن فوج کا خرچہ ادا کرتا ہے۔ جب سے اقوام متحدہ قیام میں آئی ہے۔

ماسوائے چند ملکوں کے باقی تمام ملکوں کے اعداد وشمار جمع کیے جائیں تو اندازہ ہوسکتا ہے کہ دنیا کی دولت کدھر جا رہی ہے اور ایک ملک دوسروں کی دولت کے بل بوتے پر امیر ہو رہا ہے اور وہ دوسرے ملک بیچارے غریب سے غریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہے گا تو آئندہ مستقبل میں بھی ایسے ملک غریب ہی رہیں گے۔ ان ملکوں کے مختلف گروہوں کو آپس میں لڑایا جاتا ہے۔ دونوں کو اسلحہ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے مفاد کے لیے لڑتے رہتے ہیں اور امن فوج ان میں برائے نام امن قائم کرتی ہے۔ ان کی دولت کوئی اور لے جاتا ہے۔ یہ بات اس ملک کے شہریوں کے لیے باعث شرم ہے کہ ان کے حکمران مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے دوسرے

ملکوں سے دولت لے جا کر خود اچھی زندگی گزار رہے ہیں اور دوسرے ملک غریب اور محتاج ہو جاتے ہیں۔ پھر چند ڈالر دے کر اپنے آپ کو مخیّر اور امداد دینے والا ملک کہلاتا ہے۔

دنیا کے امیر ملکوں کے حکمرانوں اور شہریوں کو یہ خیال ہونا چاہیے کہ دوسرے ملکوں میں ان کو امیر کہا جائے گا یا لٹیرا کہا جائے گا۔

☆......☆

ڈر کس بات کا ہے؟

دنیا کے تقریباً 800 ارب ڈالر جنگی اخراجات کے طور پر خرچ کرتے ہیں۔ کیا ایک ملک دوسرے ملک سے ڈرتا ہے؟

یہ ڈر کس بات کا ہے؟ کہ ایک ملک دوسرے ملک کے وسائل پر قبضہ نہ کر لے۔ دنیا کی 6 ارب آبادی میں سے 4 ارب آبادی پوری خوراک سے محروم ہے۔

☆......☆

عوام کا مفاد اور حکمران

دنیا میں ہر حکمران اپنے ملک کے عوام کو یہ ہی کہتا ہے کہ وہ ہر کام ملک اور عوام کے مفاد میں کرتا ہے لیکن ملک کی زیادہ آبادی پوری خوراک اور بنیادی سہولتوں سے محروم رہتی ہے۔ کیا یہ ہی ان ملکوں کے عوام کا ''مفاد'' ہے۔

☆......☆

دنیا میں ایک ہی نظام نافذ ہے وہ......

دنیا میں ایک ہی نظام نافذ ہے اور اس کا نام ''نظام حکومت'' ہے۔ جس کا مطلب

حکومت کرنا ہوتا ہے۔ اس میں اچھے برے کام دونوں کیے جاتے ہیں۔ عوام کو جس زبان میں وہ سمجھیں زبردستی یا آرام سے سمجھایا جاتا ہے۔ نعرہ وہ لگایا جاتا ہے جو عوام کو پسند ہو۔ مقصد وہ بتایا جاتا ہے جسے عوام پسند کرتے ہوں۔
کسی جگہ جمہوریت چلے۔ کسی جگہ ڈکٹیٹر شپ چلے۔ کسی جگہ بادشاہت چلے۔ کسی جگہ آدھی جمہوریت آدھی ڈکٹیٹر شپ۔ کسی جگہ آدھی بادشاہت آدھی جمہوریت

☆......☆

قرضوں کی واپسی' عوام کا خون

دنیا کے کئی ملکوں میں بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کے سودوں سے کمیشن سودا کرنے والوں کی جیب میں جاتا ہے اور اس ملک کے قرضوں کی واپسی بمعہ سود اس ملک کے عوام کے خون سے کی جاتی ہے۔

☆......☆

دنیا کے تمام رہنما

دنیا کے تمام رہنما انسانوں کی اچھائی بھلائی پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ کسی بھی رہنما کے عوام سے مخلص ہونے کا اندازہ اس کے اردگرد ساتھیوں کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کتنے نیک' قابل' دیانت دار' ایمان دار اور انصاف پسند لوگ ہیں۔ اگر ایک رہنما خود نیک ہو لیکن اس کے ساتھی اچھے لوگ نہ ہوں تو وہ معصوم اور بیوقوف ہے یا پھر وہ دوسرے انسانوں کو معصوم سمجھتا اور بیوقوف بناتا ہے۔

☆......☆

پروٹوکول

دنیا میں رہتے ہوئے انسانوں کو شاید یہ خیال ہوتا ہے کہ دنیا کا نظام بادشاہ صدر یا وزیراعظم چلاتے ہیں۔ یہ تو ڈیوٹی پر معمور انسان ہیں۔ ان کے اعمالوں کا بھی حساب کتاب ہوگا کہ بھائی جان! اتنی عزت ملی تھی' انسانوں کی کیا خدمت کی؟ یحییٰ خان کی طرح پروٹوکول ہی لیتے رہے یا شاہ ایران کی طرح مال ہی بناتے رہے؟ آج ان لوگوں کو ان کی کس خوبی سے یاد کیا جاتا ہے۔

☆......☆

خدا کا شکر ہر حال میں کریں

دنیا میں نظام چلانے کے لیے اللہ انسانوں میں سے ہی انسانوں کی ڈیوٹی لگاتا ہے ملک کے تمام شعبوں کے دفتروں میں انسان ہی کام کرتے ہیں اور انہیں اس کام کا معاوضہ بھی ملتا ہے۔ یہ انسانی خدمت بھی ہے اور عبادت بھی۔ دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے اور ایک دیہاڑی دار مزدور کے کام کرنے میں فرق تو ہوتا ہے۔ اللہ کا ہر حالت میں شکر ادا کریں اور اپنے کام کو ایمانداری' دیانتداری سے عبادت سمجھ کر سر انجام دیں۔ آپ کی کارکردگی محکمہ دیکھے نہ دیکھے اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ جس نے آپ کو یہ نوکری دی ہے۔

☆......☆

دنیا میں انکل ڈیموکریٹ اور آنٹی جمہوریت

دنیا میں ایک ہی انکل ڈیموکریٹ ہے جو دنیا میں آنٹی جمہوریت کا خیال رکھتا ہے۔ عراق کے کھنڈرات میں آنٹی جمہوریت کے گھر کو بسانے کے لیے انکل ڈیموکریٹ

اپنے عوام کے خزانہ سے بے تحاشا ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ وہاں اس کے اپنے حقیقی بچوں اور دوسروں کے بچوں کا قتل عام ہو رہا ہے لیکن آنٹی جمہوریت کا گھر بسنے کو نہیں آتا۔ دنیا میں دوسری جگہ اگر کوئی آنٹی جمہوریت بیمار ہو جاتی ہے تو اس سے کوئی زیادتی بھی کر جاتا ہے تو انکل ڈیموکریٹ آنکھ بند کیے رکھتا ہے اور اس بیماری کو کسی نیم حکیم کے ذریعے ٹھیک کرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ دنیا کے کئی ملک عراق کے حشر کو دیکھ کر اپنے ملک کی آنٹی جمہوریت کو جیسے بھی ہے کے اصول پر چلانے کے کوشش کر رہے ہیں۔

نوٹ: امریکہ جان ہاپکن یونیورسٹی کی رپورٹ کے مطابق مارچ 2003ء سے مارچ 2006ء تک چھ لاکھ پچپن ہزار بے گناہ شہری' عورتیں اور بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ (بیچارے بے بس عراقی شہری)۔

اللہ سے دعا ہے کہ جہاں انکل ڈیموکریٹ کو اتنی دنیاوی دولت وقوت دی ہے وہاں اتنی اخلاقی دولت بھی دے کہ وہ دنیا میں آنٹی جمہوریت کو اپنے حال پر چھوڑ دے تاکہ مزید انسان قتل ہونے سے بچ جائیں۔

☆......☆

دنیا میں فٹ پاتھ کے رہائشی انسان

دنیا کے بعض ممالک میں انسان فٹ پاتھ پر رہتے ہیں۔ ان کی وہیں پیدائش ہوتی ہے۔ وہیں بچپن جوانی اور بڑھاپے کی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ایسے ممالک کی کل دولت کتنی ہے؟ اور کتنی دولت فٹ پاتھ پر رہنے والوں کے لیے چھت مہیا کرنے پر خرچ ہو سکتی ہے۔

نوٹ: شاید اس ملک کی حکومت ان فٹ پاتھ کے رہائشیوں پر اپنا یہ احسان سمجھتی ہے کہ وہ ان کو وہاں سے بے دخل نہیں کرتی۔

شانِ رسالتؐ میں گستاخی اور احتجاج

دنیا میں کوئی بھی مسلمان شانِ رسالت میں گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسی حرکت سے ہر مسلمان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ اس سلسلے میں احتجاج کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال کیا جائے کہ جس شہر میں ہڑتال ہوتی ہے' وہاں ایسے بے شمار خاندان بھی رہتے ہیں جن کا گزارا دن کی کمائی پر ہوتا ہے۔ (پھیری والے' چھابڑی والے' ریڑھی والے اور دیہاڑی دار مزدور)۔ ان کے گھر میں روٹی پکنا مشکل ہو جاتی ہے اور ان کے بچے روٹی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی انسان اور مسلمان ہیں۔ ہڑتال کی اپیل کرنے والوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہنگائی کے اس دور میں ان کا بھی خیال کیا جائے۔ نیز اپنے ہی ملک کی املاک کو توڑنا پھوڑنا اور تباہ کرنا اپنا ہی نقصان ہے جو آپ جیب سے بنے ہوئے قومی خزانے سے پورا کیا جاتا ہے۔ روزمرہ زندگی کے استعمال کی ہر چیز کی قیمت میں سیلز ٹیکس بھی شامل ہوتا ہے جو آپ خریدتے وقت ادا کرتے ہیں۔ مثلاً کتاب' کپڑا' گھی' برتن وغیرہ حتیٰ کہ ماچس بھی جس سے آپ آگ لگاتے ہیں۔

ماضی میں ہنگاموں کی وجہ اس وطن عزیز میں تین قیمتی تعلیمی سال ضائع ہو چکے ہیں۔ دشمنانِ اسلام کو تو ان باتوں سے فائدہ ہوتا ہے کہ مسلمان کسی بھی طریقے سے کمزور ہوں۔

☆.....☆

جنت کے لیے انٹری کارڈ

دنیا میں کوئی بھی کارڈ بنوانا ہو' شناختی کارڈ' کسی دفتر کا کارڈ تو انسان کو پہلے اس کی شرائط پوری کرنا پڑتی ہیں۔ کاغذات' فوٹو وغیرہ۔ اسی طرح جنت کا انٹری کارڈ

بنوانے کے لیے آپ کو اس زندگی میں کاغذات پورے کرنا ہوں گے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنے پر زور دیا ہے۔ حقوق اللہ کا تعلق اللہ اور انسان کی ذات سے ہے اور حقوق العباد کا تعلق انسان کا انسانوں کی ذات سے ہے۔ قرآن مجید میں حقوق العباد پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس طریقہ سے زندگی میں جنت کے لیے انٹری کارڈ کے کاغذات مکمل کیجئے۔

نوٹ: دوزخ کی انٹری فری ہے' اللہ کے احکامات پر نہ عمل کر کے آپ دوزخ میں بالکل فری جا سکتے ہیں۔

☆......☆

وقت کا فرعون

دنیا میں ہر وقت کوئی نہ کوئی فرعون ہمیشہ رہا ہے۔ اس زمانے کا فرعون ''بش'' ہے اور اس کے ساتھی ''ٹونی''، ''ٹونی'' ہیں۔ فلسطین' عراق' کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے دنیا دیکھ رہی ہے۔ ان فرعونوں کا انجام زیادہ دور نہیں۔ دنیا جلد ہی دیکھ لے گی۔
(اللہ قادر مطلق ہے)

☆......☆

نفرت اور محبت دو الگ الگ اور متضاد چیزیں ہیں

دنیا میں دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ یا ملک ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں' وقت نے انہیں اکٹھا کر دیا۔ اس سلسلے میں یورپ کی ایک مثال ہے جہاں پچھلی صدی میں دنیا کی دو بڑی جنگیں ہوئیں لیکن اب ان لوگوں کو یہ احساس ہوا کہ ایک دوسرے کی نفرت میں رہنے کی وجہ سے ان کو نقصان ہوا ہے۔ اب ان ملکوں کے درمیان بارڈر کی لکیریں رسمی طور موجود ہیں لیکن ان ملکوں کے شہریوں کی آمد و رفت

بغیر کسی ویزہ' پاسپورٹ کے ایک ملک سے دوسرے ملک کے درمیان ہو رہی ہے۔ نفرت کرنے سے انسان نقصان میں رہتا ہے۔ چاہے وہ نسلی ہو' علاقائی ہو' قبیلہ برادری ہو یا مذہبی سیاسی جماعتیں ہوں۔ انسانیت سے محبت میں فائدے ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ انسانیت سے محبت میں عظمت ہے۔

☆......☆

بھوکا بچہ کیا کہتا ہے

دنیا کے کسی بھی ملک میں زندگی کی بنیادی سہولتوں (صاف پانی' پوری خوراک' پورا لباس' چھت سے محروم' علاج معالجے سے محروم' عدم تحفظ کا شکار' ناانصافی کا شکار) سے محروم ایک بھوکا بچہ اپنے ہمسائے کے بھوکے بچے سے اس طرح مخاطب ہو سکتا ہے۔

نہ یہ تیرا ملک ہے
نہ یہ میرا ملک ہے

☆......☆

ملاوٹ' ناانصافی' عدم تحفظ اور نتیجہ

جب دنیا کے کسی بھی ملک کے معاشرے میں جھوٹ عام ہو جائے تو معاشرتی بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔

جب کھانے پینے کی اشیا میں ملاوٹ ہوتی ہو تو جسمانی بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔

جب ناانصافی ہو رہی ہو اور انصاف کی جلد فراہمی نہ ہو سکے تو مختلف قسم کے جرائم پھیل اور بڑھ جاتے ہیں۔

جب انسان عدم تحفظ کا شکار ہونا شروع ہو جائیں تو بے یقینی نا اعتمادی کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

اور جب معاشرے میں نوجوانوں کو روزگار میسر نہ ہو تو......

☆......☆

اللہ ایک ہے

اللہ ایک ہے۔ خالق کائنات ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔
دنیا کے **175** ملکوں میں دنیاوی خدا ہیں جو ایک دوسرے سے ڈرتے ہوئے جنگی اخراجات پر تقریباً **800** ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں اور ان ملکوں کے انسانوں کی اکثریت بنیادی سہولتوں اور پوری خوراک سے محروم رہتی ہے۔ اور خود ان کے رہنے سہنے کے طریقے؟
(اللہ سب دیکھتا ہے)

☆......☆

خیال ہو تو کیسا؟

جب تک دنیا میں طاقت کے ذریعے حکومت کرنے کا خیال حکمرانوں کے دماغ میں رہے گا۔ دنیا میں جنگ' افلاس اور بھوک رہے گی۔ تاوقتیکہ انسانوں میں عقل اور دلیل کے ساتھ انسانوں کی بھلائی کے لیے حکومت کرنے کا خیال پیدا ہو جائے۔
پھر دنیا میں افلاس' غربت اور بھوک کا خاتمہ ممکن ہو گا۔
عقل' دلیل اور انسانی بھلائی کا سب سے بہترین نظام نظامِ اسلام ہے۔

☆......☆

ترقی یافتہ ترقی یافتہ ہی رہے

دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا میں ترقی یافتہ ملک ترقی یافتہ ہی رہے اور ترقی پذیر

ملک ترقی پذیر ہی رہے۔

کیا ترقی پذیر ملکوں میں وسائل کی کوئی کمی ہے یا ان میں ذہین لوگ نہیں رہتے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ان کو عالمی مالیاتی اداروں کے ذریعے مختلف طریقوں سے ترقی پذیر ہی رکھا جاتا ہو اور مختلف ہتھکنڈوں سے ان ملکوں میں کرپشن کو فروغ دیا جاتا ہو۔

☆......☆

بڑے عہدے والا برطرف!

کچھ عرصہ پہلے دنیا کے ایک قرضہ دینے والے ادارے نے جو غریب ملکوں کو قرضہ دیتا ہے اپنے ایک بڑے عہدے دار کو برطرف کر دیا کہ وہ ایک غریب ملک کو صرف 100 میں سے 70 فیصد ڈالر قرضہ دے سکا۔ اس کا جرم یہ تھا کہ باقی 30 فیصد ڈالر کیوں بچ گئے۔ یہ اسی طرح ملکوں کو اپنے چنگل میں پھنساتے ہیں تاکہ وہ ملک اپنے قدموں پر کھڑے نہ ہو سکیں۔ اس سارے کھیل میں غریب ملکوں کے بڑے بڑے افسر بھی ملوث ہو سکتے ہیں۔

☆......☆

دنیا کے مستقبل کے لیے نئی نسل کے لیے ایک سوچ

یہ دنیا سب انسانوں کا وطن ہے۔ قدیم زمانے میں انسانوں نے اپنے قبیلے' گروہ کے ساتھ خوراک کے ذرائع پر قبضہ کرتے ہوئے اپنے اپنے ملک بنا لیے۔ دنیا میں بے شمار جنگیں ہوئیں' لاکھوں کروڑوں انسان ان کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اب اس دنیا کا عالم یہ ہے کہ ایک طرف نوٹریلین ڈالر آگ (میزائل' بم) اور دھات (جہاز' ٹینک) پر خرچ کیے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی پینے

کے صاف پانی اور پوری خوراک سے محروم ہے۔ اگر نو ٹریلین ڈالر میں سے صرف ایک ٹریلین ہی دنیا کے انسانوں کے لیے بنیادی سہولتوں کو مہیا کرنے پر خرچ کیا جائے تو اس دنیا کے تمام شہری آرام کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ اب انٹرنیٹ کا دور ہے ایک ملک کی نئ نسل کا کسی دوسرے ملک کی نئ نسل سے رابطہ ہے۔ کیا نئ نسل کے لوگ ایسی مہم چلا سکتے ہیں کہ یہ زمین سب انسانوں کی ہے اور اس زمین کے تمام وسائل سب انسانوں کے لیے ہیں۔ اس کا انتظام کرنے والے نااہل ہیں یا کرنا نہیں چاہتے۔ دنیا میں ایسا طریقہ وضع کرنے کی ضرورت ہے جس سے تمام انسانوں کو صاف پانی ملے، پوری خوراک ملے، سب کی صحت کا خیال رکھا جائے۔ سب کو روزگار ملے اور سب کو تحفظ اور انصاف ملے۔

☆......☆

دنیا کے مسلمانوں سے چند سوال؟

۱۔ کیا آج کل دنیا کے مسلمان ممالک دنیا کے غیر مسلم ممالک سے جنگ لڑنے کے اہل ہیں؟

۲۔ کیا آج کل کے کمزور مسلمان ممالک دنیا کے طاقتور غیر مسلم ممالک سے نہیں ڈرتے؟ اور زندگی کی مختلف ضروریات پوری کرنے کے لیے ان کے مرہونِ منت نہیں ہیں؟

۳۔ کیا تمام مسلمان اپنے بنیادی فرائض کی ادائیگی کرتے ہیں۔ (نماز، زکوٰۃ وغیرہ)

۴۔ کیا اسلام ایک مذہب، ایک دین پوری انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے نہیں ہے؟

۵۔ کیا اسلام کی تعلیمات میں بم دھماکوں سے بے گناہ انسانوں کے قتل کی کوئی گنجائش ہے؟

۶۔ کیا مسلمان اپنے مذہب سے عملی طور پر دور ہونے کی وجہ سے دنیا میں ہر جگہ ذلت کی زندگی گزار رہے ہیں؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ صرف نعرہ لگانے سے' دعا کرنے سے یا کہنے سے سب کچھ ان کی مرضی کے مطابق ٹھیک ہو جائے گا۔

۷۔ کیا مسلمان خود اسلام میں بیان کیے گئے دنیا میں زندگی کے اصولوں کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں؟ اگر مسلمان اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزاریں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں اتنی اہلیت حاصل کر لیں اور آپس میں اتفاق کر لیں تو غیر مسلم طاقتوں میں یہ سوچ بھی پیدا نہیں ہو سکتی کہ کسی مسلمان کو بری نگاہ سے بھی دیکھ سکے۔

☆......☆

بے بس حکمران!

کیا دنیا کے ترقی پذیر ملکوں کے صدر و زیر اعظم عالمی مالیاتی اداروں کے سامنے بے بس ہوتے ہیں؟

کیا ان کی اجازت کے بغیر اپنے ملکوں کی آزادانہ پالیسیاں بنا سکتے ہیں؟

☆......☆

اپنے گرد و پیش دیکھئے!

کیا اس دنیا میں آج بھی ایسے علاقے موجود ہیں جہاں انسانوں کو سزا کے طور پر زنجیروں کے ساتھ کتوں کے برابر باندھا جاتا ہے۔ اگر کوئی غریب انسان اپنا دکھ یا مسئلہ لے کر آتا ہے اسے کہا جاتا ہے کہ ''بھونک اوئے''۔ اپنے گرد و پیش دیکھئے کہیں ایسے لوگ تو نہیں رہتے جو انسانوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہیں۔ دنیا میں سب انسان برابر ہیں۔ غریب یا امیر' کمزور یا طاقتور۔

اللہ سب دیکھتا ہے اور قیامت کے روز سب کے ساتھ انصاف کا وعدہ ہے۔

☆......☆

قصور کس کا ہوگا؟

اگر دنیا کے کسی ملک میں اعلیٰ ترین عدالت پر حملہ کرنے کے الزام میں سزا یافتہ شخص کو اچھا عہدہ دیا جائے اور ٹی وی پر پروگرام دیا جائے تو قصور کس کا ہوگا؟

عہدہ دینے والے کا' عہدہ قبول کرنے والے کا' یا عوام بالخصوص نئی نسل کا

☆......☆

خوراک کی قدر

اپنی خوراک کی جس کو ہم کھا کر زندہ رہتے ہیں' قدر کیجئے

☆......☆

دنیا کی تباہی یا ترقی

کیا دنیا میں تباہی یا ترقی کے لیے کسی دوسرے بش کی بھی ضرورت ہے یا ایک ہی کافی ہے؟

☆......☆

عقل و دانش

دنیا کے بعض ملکوں میں بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عقل و دانش بندوق کی نالی میں پائی جاتی ہے۔

کیا یہ درست ہے؟

☆......☆

اپنے وطن میں رہنے والے بے وطن لوگ

دنیا کے کئی حصوں میں اپنے وطن میں رہنے والے جن لوگوں کو پینے کا صاف پانی نہ ملتا ہو' پوری خوراک نہ ملتی ہو' صحت کے علاج کے لیے مناسب انتظام نہ ہوتا ہو' روزگار نہ ملتا ہو' تحفظ نہ ملتا ہو' بروقت انصاف نہ ملتا ہو۔ ایسے لوگوں کے لیے کوئی صدر آئے' وزیراعظم آئے' کوئی حکومت آئے اور جائے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ وہ محروم ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ زمین کے صرف ایک ٹکڑے پر ہی رہتے ہیں۔ کہنے کے لیے ان کے پاس شناختی کارڈ بھی ہوتا ہے۔

کیا ایسے لوگ اپنے وطن میں رہتے ہوئے بھی بے وطن لوگ نہیں کہلائیں گے؟

☆......☆

کرپشن

دنیا میں دہشت گردی اور اس کی بنیادی وجہ دور کرنے کے لیے اربوں ڈالر کا خرچہ کیا جا رہا ہے۔ کیا ترقی پذیر ملکوں میں کرپشن کی بنیادی وجوہات دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مثلاً سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق ہو' اس پر تو تھوڑے پیسے خرچ ہوں گے۔

☆......☆

بڑے بڑے گھر

دنیا کے امیر امیر لوگ صرف اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ان کے اربوں کھربوں کے کاروبار ہیں' بڑے بڑے گھر ہیں' جہاز ہیں' کاریں ہیں۔

وہ اپنی صرف اتنی خوشی کے لیے دنیا کے چار ارب انسانوں کو پوری خوراک سے

محروم اور بھوکا رکھتے ہیں۔

☆......☆

جو محنت کرے گا وہی چمپئن!

اللہ نے کسی بھی رنگ و نسل، قوم کو دنیا میں کسی بھی قسم کی اجارہ داری کی اجازت نہیں دی۔ مثال کے طور پر کھیل کے میدان میں، کرکٹ میں سری لنکا بھی ورلڈ چمپئن رہا ہے۔ اولمپکس میں مختلف کھیلوں میں کوئی ایک قوم ہمیشہ چمپئن نہیں رہی۔

اللہ نے ہر انسان کو صلاحیتوں سے نوازا ہے جو محنت کرے گا وہ چمپئن ہو جائے گا لیکن اللہ کی اجازت سے۔ یہ اس کا نظام ہے۔

☆......☆

شعور کی بلندی

جب دنیا میں انسانی شعور کی بلندی اتنی ہو جائے گی کہ انسان خود عقل اور دلیل سے نظام اسلام کو تسلیم کر کے نافذ کرے گا۔ کیونکہ صرف نظام اسلام ہی انسانی بھلائی کا بہترین نظام ہے۔ کوئی چاہے یا نہ چاہے۔ کافر ہو یا مسلمان حکمران، دنیا میں یہی نظام نافذ کرنا پڑے گا اور اسلامی نظام میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اللہ قادر مطلق ہے۔

☆......☆

روزی اور حقوق

دنیا کی کسی مذہبی کتاب یا درسی کتاب میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ غریب انسان روزی اور حقوق کی خاطر در بدر مارا مارا پھرے انسان تو اللہ کی سب سے عظیم تخلیق ہے اور زمین پر اس کا نائب ہے۔ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

نیکی بدی

دنیا میں انسانوں نے خالق کائنات اللہ کو مختلف الفاظ کے دائرے کے اندر محدود کر رکھا ہے۔ اس بات پر ہی بحث کرتے رہتے ہیں۔ God' برہمن' کرشنا' بدھا' آگ' سورج دیوتا اور اس بات پر زور نہیں دیتے کہ زندگی میں ایک طرف اچھائی اور نیکی ہے اور دوسری طرف برائی اور بدی ہے۔

☆......☆

گول چکر

دنیا میں انسانی زندگی بہتر طریقے سے گزارنے کے لیے سب سے سیدھا راستہ قرآن میں بتایا گیا ہے۔ اگر اس راستے پر نہ چلا جائے تو دوسرا شیطانی راستہ شروع ہو جاتا ہے اور شیطانی راستہ ''گول چکر'' ہے چکر ہی چکر ہیں۔ پریشانیاں ہی پریشانیاں۔

یہ فیصلہ انسان پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ کس راستے کا انتخاب کرتا ہے؟

☆......☆

پھر مانگنے چل پڑے

دنیا کے تمام مذاہب میں سچ کو سچ کہا گیا ہے۔ نیکی کو نیکی اور برائی کو برائی سمجھا جاتا ہے۔ گلی' محلّہ...... گاؤں (گوٹھ' جھوک)' شہر...... ادارہ' تنظیم...... انتظامیہ' اسمبلیاں......رہنما' سربراہ

اگر تمام رہنما اور سربراہ سیدھے رستے پر چلتے ہیں تو دنیا میں انسانوں کو امن و امان کی زندگی اور کم سے کم بنیادی سہولتیں خوراک' صاف پانی' تحفظ' روزگار' مناسب

علاج' انصاف وغیرہ میسر آنا چاہیے۔

کیا دنیا میں ایسا ہی ہے؟

۱۔ کیا تمام رہنما سربراہ سب مذاہب میں بتائے گئے راستے پر چلتے ہیں۔

۲۔ سیدھے رستے پر نہیں چلتے

۳۔ خلوص کے ساتھ کوشش نہیں کرتے

۴۔ ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں

۵۔ اتنے اہل نہیں ہیں جتنی ذمہ داری ہوتی ہے

۶۔ تھوڑی سہولیات دے کر اپنا ممنون رکھتے ہیں تاکہ مستقبل میں پھر مانگنے کے لیے ان کے پاس آئیں۔

☆......☆

عنقریب چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی

دنیا میں عنقریب عوام کے شعور میں اتنی بیداری ہو جائے گی کہ عوام کا مال لوٹنے والوں کو دنیا میں چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔

☆......☆

دنیا کے خودساختہ خدا

دنیا کے خودساختہ خدا پہلے اپنے مقاصد کے لیے دنیا کے کسی کھیل میں انسانوں کو استعمال کرتے ہیں پھر ان سے ڈرتے ہیں۔ وہ اگر ہمیشہ انسانوں کی بھلائی کا خیال کیا کریں تو ان کا ڈر ہٹ جائے گا۔

☆......☆

تعلیم یہی سکھاتی ہے کیا؟

دنیا میں اخلاقی قدروں (ہم جنسوں کی شادی وغیرہ) کے لحاظ سے آج کل کے ماڈرن، تعلیم یافتہ زمانے اور پرانے ان پڑھ جاہل زمانے (زمانۂ جاہلیہ) میں کیا فرق ہے؟

کیا تعلیم یہی سکھاتی ہے۔ اس کو ہی ترقی یافتہ کہتے ہیں؟

انہی قوموں پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ (اللہ سب دیکھتا ہے)

☆......☆

دنیا ایک سکول کی مانند ہے

کسی بھی سکول میں بچوں کے لیے پہلی کلاس سے لے کر دسویں تک کلاسیں ہوتی ہیں۔ ایک بچہ پہلی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ ایک سال کے بعد دوسری کلاس میں چلا جاتا ہے۔ اس طرح سال بہ سال دسویں سال کا امتحان دے کر سکول سے فارغ ہو جاتا ہے۔ سکول میں ہر ایک کلاس کے بچے دوسری کلاس میں چلے جاتے ہیں اور ان کی پہلے والی جگہ یعنی پہلے والی کلاس میں نئے بچے آ جاتے ہیں۔ اسی طرح اس کرہ ارض پر اپنی طبعی عمر پوری کر کے چلا جاتا ہے۔ اس کی جگہ ایک نیا انسان وجود میں آ جاتا ہے۔ آج کے بچے کل کے ماں باپ ہیں۔

دنیا کے سکول میں زندگی گزارنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہدایات احکامات دیئے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے کائنات کی سب سے روشن کتاب قرآن شریف میں زندگی گزارنے کے لیے سب کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ کے ہاں اس دنیا میں زندگی گزارنے کا امتحان ہوگا۔ ہر انسان کے اعمالوں پر فیصلہ ہوگا اور اس میں فیل ہونے کا مطلب کسی پچھلی کلاس میں رہ جانا

نہیں بلکہ ہمیشہ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں رہنا پڑے گا۔
نوٹ: اس امتحان میں کوئی نقل، سفارش، رشوت نہیں چلے گی۔ دنیا میں ایسا کام کرنے والے تو خود لائن میں بے بس کھڑے ہوں گے۔

☆......☆

اللہ کی عطا

دنیا میں عقل و دانش وراثت میں نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جس کو چاہے عنایت کر دے۔ اس میں غریب امیر کی بھی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔
(اللہ تعالیٰ قادر مطلق)

☆......☆

دنیا کے چند مشہور انکل

انکل فرعون، انکل چنگیز خان، انکل سٹالن، انکل ہٹلر، انکل ٹرومین (ایسے انکل جن کے فیصلوں یا عمل کی وجہ سے دنیا میں بے شمار، بے گناہ، معصوم (بچے، بچیاں، خواتین، مرد، بیمار اور بوڑھے انسان) لوگ جان سے مارے گئے۔ یہ سب ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔
ایسے خاندان کے کسی مرحوم انکل کا نام رہ گیا ہو تو اس کی روح سے معذرت خواہی۔
نوٹ: حالیہ دور میں اب تک عراق میں دس لاکھ سے زائد بے گناہ معصوم انسان جان سے مارے جا چکے ہیں۔
دنیا میں آج کا مشہور انکل کون......؟

☆......☆

دنیا میں بڑا آدمی

دنیا میں بڑا آدمی وہ ہے جو انسانیت کا خیال رکھے۔ غریب بھی بڑا آدمی ہو سکتا ہے۔

نوٹ: دنیا میں بڑے عہدے والا جب بڑے عہدے سے ہٹ جائے اور بڑی دولت' جائیداد نہ رہے تو کیا پھر بھی وہ بڑا آدمی رہے گا؟

☆......☆

مستقبل میں ایسا ہو سکتا ہے

جیسے جیسے دنیا کی تیز رفتار ترقی' لوگوں کا باہمی رابطہ' ٹیلی کمیونیکیشن' کمپیوٹر' انٹرنیٹ اور تعلیم حاصل کرنے کا عام ہونا جس سے انسانوں کے عقل وشعور کی پختگی ہو رہی ہے اور آئندہ آنے والا عقل ودلیل کا دور ہو گا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ:

۱۔ مستقبل میں دنیا میں طالب علموں کے لیے ایک ہی طرز کا تعلیمی نظام ہو گا۔

۲۔ دنیا میں ایک ہی زبان بولی جائے گی۔

۳۔ دنیا میں جتنے بھی وسائل دستیاب ہیں۔ دنیا کہ تمام انسان بلاتفریق ان سے استفادہ حاصل کریں گے۔

۴۔ دنیا میں انسان بڑے بڑے گھر نہیں بنائے گا اور اپنے پاس ضرورت سے زیادہ چیزیں نہیں رکھے گا۔

۵۔ دنیا میں غریب' امیر' طاقتور کمزور' کالے گورے' انسانوں میں کوئی تمیز اور فرق نہیں ہو گا۔

۶۔ دنیا کے معاشی نظام کی بنیاد اسلامی نظام زکوٰۃ پر ہو گی۔

۷۔ دنیا میں ملکوں کی سرحدیں نہیں ہوں گی۔

۸۔ دنیا میں تیل کا متبادل سستا ایندھن ایجاد ہو جائے گا۔

☆......☆

اچھی زندگی گزارنے کے لیے چند اصول

دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کے لیے درج ذیل اصول بھی اپنائے جا سکتے ہیں۔
علم کا حاصل کرنا۔
اچھے کردار کا مالک ہونا۔
انصاف اپنے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ بھی کرنا۔

☆......☆

تیسری عالمی جنگ؟

تیسری عالمی جنگ کی باتیں کرنے والے شاید دوسری عالمی جنگ شروع کرنے والے کا انجام بھول چکے ہیں۔ ہٹلر نے خودکشی کی تھی۔ شاید اب کسی بڑی طاقت کا خودکشی کرنے کا ارادہ ہے؟

☆......☆

انسانی چمچہ گیری کا عالمی مقابلہ

اگر دنیا میں انسانی چمچہ گیری کا عالمی مقابلہ کروایا جائے تو کس ملک کے لوگوں کا بڑھ چڑھ کر زیادہ حصہ لینے کا امکان ہو سکتا ہے اور انسانی چمچہ گیری کا عالمی چمپئن ہونے کا اعزاز کس کو حاصل ہو سکتا ہے؟
عالمی رائے عامہ کے لیے

☆......☆

نیک اعمال پھولوں کی طرح ہوتے ہیں

محبت ایک پاکیزہ اور لازوال انسانی جذبہ ہے۔ دنیا میں انسانوں کے درمیان محبت کے اظہار میں ایک دوسرے کو پھول بھیجے جاتے ہیں۔ سب سے بہترین محبت کا عمل خالق کائنات ہے۔ اس کا اظہار نیک اعمال کرنے سے ہوتا ہے۔ انسان کے نیک اعمال پھولوں کی طرح ہوتے ہیں جو ہر لمحہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو بھیج سکتے ہیں۔

ان پھولوں کی خوشبو خود اس کو اور ساتھ دوسرے انسانوں کو بھی محسوس ہوتی ہے جس سے پورا معاشرہ خوشبودار ہو جاتا ہے۔

☆......☆

جرائم کا پھیلنا اور ان کی سرپرستی

دنیا میں مجرموں کی سرپرستی کے بغیر جرائم نہیں پھیل سکتے۔ سرپرستی کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اور بہت سے لیول ہوتے ہیں۔

جرائم کی سرپرستی کون کون سے لوگ کر سکتے ہیں؟؟؟

☆......☆

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ عالمِ اسلام میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کر دے اور دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے مسلمان بہنوں بھائیوں کو احکامِ خداوندی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

(اقبال)

عورت

یہ عورت ہاں یہ عورت مظہرِ شانِ حقیقت ہے
اسی کے نازنیں قدموں کے نیچے تیری جنت ہے

(نامعلوم)

اگر بزمِ انساں میں عورت نہ ہوتی
خیالوں کی رنگین دنیا نہ ہوتی

(ساغرصدیقی)

عورت

عورت کی عزت کیجئے...... عورت ماں ہے...... اللہ خالقِ کائنات ہے۔

☆......☆

ماں

میں نے اپنی ماں کی اصل قدر کو تب جانا جب میں نے دیکھا کہ میرے بچے کو اس کی ماں کیسے پالتی ہے؟ جب وہ روتا ہے گھنٹوں لے کر کھڑی ہوتی ہے۔ وقت بے وقت اس کی صفائی کرتی ہے۔ اس کی ہر تکلیف پر کس طرح بے چین ہوتی ہے۔ اس کو کتنی محنت مشقت کرنا پڑتی ہے۔ وہ کتنی تکلیف اٹھاتی ہے بچے کی تکلیف پر کتنی تڑپتی ہے۔ یہ کوئی غیر نہیں کر سکتا' صرف ماں ہی کر سکتی ہے۔ باپ کا کردار اپنے بچے کو شفقت دینا اور بچے کی ہر تکلیف پر اس کی ماں کو سہارا دینا ہوتا ہے اور ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اپنے والدین کی قدر کیجئے۔ عزت و احترام کیجئے کیونکہ اسی میں انسان کے لیے دنیا و آخرت میں بہتری ہے

☆......☆

عورت کا حجاب اور پردہ

ماضی میں مغربی ممالک میں عورت نے مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے

مختصر لباس پہننا شروع کر دیا۔ جس کو ماڈرن ازم کا نام دیا گیا۔ ماڈرن زمانہ میں پوری دنیا میں ماسوائے چند معاشروں کے عورتیں مختصر لباس پہننا پسند کرتی ہیں۔ مغربی تہذیب میں بعض اوقات بہت ہی زیادہ مختصر لباس کو فیشن سمجھا جاتا ہے۔ اب یہ فیشن تقریباً عام ہو چکا ہے جس کی وجہ سے مرد حضرات عورت کو بے لباس دیکھ کر اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ عنقریب وہ وقت آئے گا کہ عورت خود بخود حجاب کے اندر چلی جائے گی۔ اس کو تب اسلام میں دیئے گئے احکام کی سمجھ آئے گی اور وہ حجاب اور پردے کی پابندی کرے گی۔ واللہ اعلم بالصواب

☆......☆

جوانمردی

اللہ نے مرد یا عورت کو اتنی طاقت دی ہے کہ اگر وہ ایک دفعہ کسی ظلم کے آگے کھڑا ہو جائے تو وہ کٹ سکتا ہے مر سکتا ہے لیکن پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اللہ خالق کائنات ہے۔

☆......☆

مشاہدہ

سچی اور مخلص عورتیں ہمیشہ اپنے شرم وحیا کے آنچل کو کیچڑ کی نظر نہیں ہونے دیتیں۔ ایسی خواتین نہ صرف ازدواجی زندگی سے پہلے عصمت و آبرو کی چادر اوڑھے رکھتی ہیں بلکہ شادی کے بعد وہ اپنی اسی نیک نیتی کی بنا پر اپنے خاوند سے بے حد مخلص ہوتی ہیں اور ہمیشہ وفا کے آنچل میں اپنے خاوند کے لیے پھولوں کی پتیاں سجائے استقبال کے لیے کھڑی ہوتی ہیں۔ اگر بھولے سے کبھی ناراضگی یا غم و غصے کا اظہار ہو بھی جائے تو یوں لگتا ہے کہ یہ غصہ یا ناراضگی نہیں بلکہ یہ تو محبت و الفت اور خیر و برکت کی بادِ نسیم ہے جو صبح سویرے پھولوں، کلیوں، پودوں، انسانوں اور دیگر کو تر و

تازہ کرتی چلی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ بادِ نسیم ہمیشہ یہ پیغام لے کر آتی ہے کہ اے مرجھائے ہوئے پھول' اے اکڑے ہوئے انسان' اے ٹھنڈی چھاؤں دینے والے درخت اپنے آپ کو وفا کے آنچل کی چادر میں لپیٹ لے تاکہ نفرت وعداوت کی طوفانی آندھی تیرے ارمانوں کو' خوابوں کو' خواہشوں کو اور خوشیوں کو توڑنے کی ہمت و جرأت نہ کر سکے۔

☆......☆

بچیوں کی پیدائش کو اچھا نہ سمجھنے والوں کے لیے

دنیا کے کئی مسلم معاشروں میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ جب گھر میں بیٹی پیدا ہو تو اس کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ساس جو خود عورت ہوتی ہے بہو کو طعنے دیتی ہے۔ شوہر جو خود عورت سے جن لیتا ہے' بیوی پر ظلم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ نندیں جو خود عورت ہیں بھابھی سے لڑنا شروع کر دیتی ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پورا گھرانہ اس عورت سے نفرت کرنا شروع کر دیتا ہے جو بچی کو جنم دیتی ہے۔ سائنسی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ عورت کے جسم میں ایک انڈہ بنتا ہے اور مرد کے مادہ میں دو قسم کے جرثومے ہوتے ہیں ایک کو ایکس (X) اور ایک کو وائی (Y) کہتے ہیں۔ ایکس جرثومہ زیادہ متحرک ہوگا تو عورت کے جسم میں موجود انڈے سے ملے گا تو لڑکی پیدا ہوگی اور وائی جرثومہ متحرک ہوگا اور انڈے سے ملے گا تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اس عمل میں عورت کچھ نہیں کر سکتی اور نہ اس کا کوئی قصور ہوتا ہے۔ وہ تو اپنے جسم میں ایک انسانی جان کو تقریباً 9 ماہ پرورش کر کے جنم دیتی ہے۔ یہ خدا کا قائم کردہ نظام ہے۔

سورۃ الواقعہ آیت نمبر 58 ''دیکھو تو جس نطفے کو تم (عورتوں کے رحم) میں ڈالتے ہو''۔

آیت نمبر 59 ''کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟''۔

سورۃ النجم آیت نمبر 45 ''اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم پیدا کرتا ہے''۔
آیت نمبر 46 ''یعنی نطفے سے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے''۔
سورۃ الشوریٰ آیت نمبر 49 ''تمام بادشاہت خدا کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے۔ جسے چاہے بیٹے عطا کر دے''۔
آیت نمبر 50 ''یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے وہ تو جاننے والا اور قدرت والا ہے''۔
قرآن میں سورۃ النحل آیت نمبر 72 ''اور خدا ہی نے تم میں سے تمہارے لیے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں تو کیا بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے اور خدا کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں''۔
آیت نمبر 78 ''اور خدا ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل بخشے تا کہ تم شکر کرو۔
سورۃ الزمر آیت نمبر 7 ''اگر ناشکری کرو گے تو خدا تم سے بے پرواہ ہے وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے پسند کرے گا''۔

عورت (بچی) خدا کی نعمت ہے اور خدا کی نعمت کو ٹھکرانے والا خدا کا ناشکرا کہلاتا ہے۔ شاید وہ ایسا' خدا پر اپنے کمزور یقین کی وجہ سے کرتا ہے۔
پیغمبر اسلام آخری نبی الزمان حضرت محمد ﷺ کو خدا نے اولاد کے سلسلے میں بچیوں سے ہی نوازا تھا۔ (بیٹا تو کم سنی میں ہی رحلت فرما گیا تھا)۔
کیا بچیوں سے نفرت کرنے والا خدا کا نافرمان نہیں سمجھا جائے گا اور نافرمان دنیا

میں ہمیشہ بے سکون رہتا ہے۔

☆......☆

مادر وطن

جہاں انسان پیدا ہوتا ہے وہ جگہ اس کا وطن کہلاتا ہے۔ دنیا میں اس کو مادرِ وطن' دھرتی ماتا' Mother Land جیسے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ہر ایسے وطن میں رہنے والوں نے اپنی زندگی گزارنے کے لیے مل جل کر قانون بنائے ہوتے ہیں۔ جو اپنے وطن کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اپنے وطن کی دولت لوٹتے ہیں اور اپنے وطن کے ساتھ زیادتی نہیں کرتے؟

ایسی زیادتی کرنے والوں کو دنیا میں کیا نام دیا جاسکتا ہے؟

☆......☆

ترقی یافتہ ملکوں میں عورت کا احترام

ترقی یافتہ ملکوں میں عورت کی مرضی کے خلاف کوئی شخص اس کو ہاتھ سے چھو بھی نہیں سکتا۔ اگر کوئی ایسی حرکت کرے چاہے اس کا شوہر ہی ہو تو وہ قابلِ گرفت قانون ہے۔ اور وہاں قانون فوری حرکت میں آجاتا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں عورت کو سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جاتا ہے۔ چاقو اور چھریوں سے جسم پر نشان لگائے جاتے ہیں۔ ناک کاٹ دی جاتی ہے۔ مارا پیٹا جاتا ہے۔ چہروں کو بگاڑنے کے لیے تیزاب پھینکا جاتا ہے اور دیگر بھیانک قسم کے ظلم کیے جاتے ہیں۔ کیا عورت ان ممالک میں یہ خیال کرتی ہے کہ قانونی نظام میں پیچیدگی کی وجہ سے اس کو انصاف نہیں ملے گا؟ لہٰذا ظلم سہتی رہتی ہے۔

اسلام میں عورت کو سب سے زیادہ عزت اور احترام کا درجہ دیا گیا ہے لیکن آج

بعض اسلامی معاشروں میں عورت کا کیا مقام ہے؟

☆......☆

جھوٹ

پارہ نمبر 30 سورۃ النباء آیت نمبر 28 اللہ تعالیٰ کا فرما ہے ''اور جو ہماری آیات کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے''۔

کافر لوگ' ذہنی اور زبانی طور پر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مسلمان Rud Character سے (ناانصافی' ناجائز دولت' عورت کے ساتھ ظلم' حق تلفی' قتل اور جھوٹ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔ ان کی سزا بھی وہی ہے جو کافروں کے لیے ہے۔ دوزخ

☆......☆

خاتون کی عزت

کوئی بھی عورت یا خاتون کسی کی بیٹی ہوتی ہے۔ کسی کی بہن ہوتی ہے۔ کسی کی بیوی ہوتی ہے۔ کسی کی ماں ہوتی ہے۔ عورت کو بری نگاہ سے دیکھنے والے مرد کو شاید یہ خیال نہیں رہتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا اس کی بیٹی' بہن' بیوی' ماں کو بری نگاہ سے دیکھتا ہو۔

ہر خاتون کو عزت کی نگاہ سے دیکھئے۔

☆......☆

عورت کا احترام کیجئے

عورت تخلیق کار بھی ہے' رہنمائی بھی ہے' مددگار بھی ہے' سکون بھی ہے اور شفقت

بھی ہے۔عورت کو حقیر نہ جانیے۔عورت پر ظلم نہ کیجئے۔عورت کی عزت کیجئے۔
جو مرد عورت پر ظلم کرتا ہے وہ ایک ناشکرا انسان ہے۔شاید اس کو خیال نہیں ہوتا کہ وہ عورت کے خیال رکھنے سے ہی بڑا ہوا ہے۔

☆......☆

ایک سوال؟

خدا کی کائنات میں بے شمار بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں' سورج' چاند' ستارے' سیارے' دریا' سمندر۔
ایک سوال: کیا انسانی ایجادات بھی خدا کی نشانیوں میں شامل کی جا سکتی ہیں۔کیونکہ عقل تو خدا ہی دیتا ہے۔

☆......☆

کردار

عورت کسی بھی ملک یا معاشرے کی ترقی کے لیے اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔اگر اس کو زندگی کی تمام وہ سہولیات میسر ہوں جو مرد کو ہوتی ہیں۔آج کل کے اس ترقی یافتہ دور میں معاشرے یا ملک کی ترقی کے لیے خواتین کا اہم کردار ہے۔

☆......☆

لڑکیوں کی تعلیم

بعض (Backward) پسماندہ علاقوں میں لڑکیوں کی تعلیم کو غیر ضروری سمجھا جاتا ہے۔جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں یہ Concept درست نہیں ہے۔کیونکہ ایک پڑھی لکھی لڑکی کل کو ممتا کا آنچل اپنے سر پر سجانا ہے۔

معاشرہ

دیہاتی علاقوں میں اکثر یہ سننے میں آتا ہے کہ لڑکیوں کے لیے صرف قرآن شریف کی تعلیم ہی کافی ہے۔ دنیاوی تعلیم کی کیا ضرورت؟ ذرا غور کریں آج کے اس Progressive دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کیے بغیر کسی چیز یا معاملے تک رسائی ممکن ہے؟ اگر ہم ان چیزوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو صرف اس شکل میں ممکن ہے کہ ہم اپنی لڑکیوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے سنہری مواقع بھی فراہم کریں گے۔

☆......☆

اللہ رب العزت ہم سب کو ہماری ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کو عزت و آبرو کی نگاہ سے دیکھنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

(اقبال)

ملک

منیرؔ اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے یا کیا ہے
کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ

(منیر نیازی)

ہے چاند آنکھ کا اور بخت کا ستارا ہے
ہمارا ملک ہمیں جان سے بھی پیارا ہے

(سعداللہ شاہ)

نظام ہاضمہ

کسی بھی ملک میں نفسانفسی کے آغاز کی ایک وجہ وہاں کے شہریوں میں نظام ہاضمہ/ معدے میں خرابی یا ملکی قانون نافذ ہونے میں کمزوری ہوسکتی ہے۔

☆......☆

برائی کو برائی نہ سمجھا جائے تو پھر......؟

کسی بھی ملک کے معاشرے میں کسی برائی کو برائی نہ سمجھا جائے یا اس کا سدباب نہ کیا جائے تو وہ معاشرے کا حصہ بن جاتی ہے

☆......☆

روزگار' انصاف اور صاف پانی مہیا کرنا کس کا کام؟

کسی بھی ملک میں مہنگائی کا کنٹرول کرنا' بیروزگاروں کو روزگار مہیا کرنا' انسانوں کو صاف پانی مہیا کرنا' جلد انصاف مہیا کرنا' کس کا کام ہے؟

۱۔ گھریلو خواتین کا؟

۲۔ ایسے ووٹر جو ووٹ نہیں ڈالتے؟

۳۔ ایسے ووٹر جو لمبی لمبی لائنوں میں لگ کر ووٹ ڈالتے ہیں؟

۴۔ حکومتی اداروں کا؟

۵۔ عوام کے نمائندوں (وزیروں) کا؟
۶۔ یا فرشتوں کا؟

☆......☆

ہمدردی ممکن ہے کیا؟

کیا کسی ملک کے ذاتی مفاد اٹھانے والے بیوروکریٹس، دانش ور، وکلاء، سیاسی رہنما و غیر سیاسی رہنما، مذہبی رہنما، لوگوں کی رہنمائی کا کردار ادا کر سکتے ہیں؟
پر ایسا ممکن نہیں کیونکہ......؟
کسی بھی ملک کے عوام کی حالت دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی رہنمائی مثبت سمت میں جا رہی ہے یا نہیں؟

☆......☆

گھگو بجتا ہی رہے گا

کسی ملک کی حکومت میں بہت سے نظام ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک پروٹوکول ہوتا ہے اور پروٹوکول کیا ہوتا ہے؟ جہاں حکومت والے جائیں، وہاں گھگو بجے بیشک عوام کا (مہنگائی) گھگو بجتا ہی رہے۔

☆......☆

زمین پر جنت

ترقی پذیر ملکوں کے کئی لوگ امریکہ، یورپ، چین، جاپان جا کر وہاں سہولتوں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ زمین پر جنت ہے۔ دراصل یہ ان ملکوں کے لوگوں کی نسل در نسل کوشش، محنت اور مسلسل عمل کی وجہ سے ممکن ہوا ہے اور وہاں پر انسان کی صحت،

خوراک' روزگار' انصاف اور زندگی کے پورے نظام کا ہر طرح سے خیال رکھا جاتا ہے۔ترقی پذیر ملکوں کے لوگ کسی مسیحا کے انتظار میں رہتے ہیں۔

☆......☆

غریبوں کی خوشیاں

ایک غریب ملک میں ایک جنگی جہاز F-16 آیا' اس ملک کے سربراہ اس کو دیکھنے گئے۔ وہ اس جہاز کے کاک پٹ میں بیٹھے اور ان کے رفقائے کار جہاز پر کبھی چڑھتے کبھی اترتے۔ بالکل اسی طرح ایک غریب مزدور پیسے جمع کر کے اپنے روزگار کے لیے ایک کھوتی ریڑھی (گدھا گاڑی) لایا تو پورا گھر اس کھوتی ریڑھی کے اردگرد گھوما۔ بچے خوشی سے گدھا گاڑی پر کبھی چڑھتے کبھی اترتے۔خوشیاں تو ایک جیسی ہوتی ہیں۔چاہے غریب مزدور کی ہوں یا کسی ملک کے سربراہ کی۔

☆......☆

ترقی پذیر......نابینا افراد کی شمولیت

کیا ترقی پذیر غریب جمہوری ملکوں کی حکومتوں کی کابینہ میں نابینا افراد بھی شامل ہو سکتے ہیں؟

☆......☆

ربڑ کی پیداوار

کیا یہ حقیقت ہے کہ لائبیریا جیسے چھوٹے ملک میں جہاں ربڑ پیدا ہوتا ہے۔اس کی ساری پیداوار ربڑ امریکہ لے جائی جاتی ہے۔اس کی صرف تین دن ایکسپورٹ سے جتنی رقم بنتی ہے وہ اقوام متحدہ کے ایک ماہ کے خرچے کے برابر ہے۔یعنی 36

دن کی لائبیریا سے ربڑ کی ایکسپورٹ سے اقوام متحدہ کا ایک سال کا خرچہ پورا ہو جاتا ہے۔ کیا اقوام متحدہ کا سارا خرچہ امریکہ برداشت کرتا ہے؟

☆......☆

امیج

پاکستان کے رہنما جتنی کوشش غیر ملکوں کے دورے کرنے میں اور اپنے ملک کا امیج بہتر بنانے میں کرتے ہیں اتنی ہی کوشش اگر ملک میں عوام کو انصاف کی جلد فراہمی اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق کرنے اور نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے میں کریں تو ملک کا امیج خود بخود بہتر ہو جائے گا۔

☆......☆

وہ کیا چیز ہے جس کو وہ کہتے ہیں 'لٹ گئے

ملک کی سیاست میں ہر اپوزیشن والے ہر حکومت والوں کو کہتے ہیں لٹ گئے' کھائے گئے۔ ''وہ کیا چیز ہے'' جس کو وہ کہتے ہیں لٹ گئے۔ کیا وہ قومی خزانہ ہے جو عوام کے پیسوں سے جمع ہوتا ہے۔ ہر شہری جب کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کی قیمت میں حکومت کا ٹیکس بھی شامل ہوتا ہے۔ جو حکومت فیکٹری والے سے پہلے ہی بطور سیلز ٹیکس وصول کر لیتی ہے۔ ہر کوئی تن ڈھانپنے کے لیے کپڑا تو ضرور خریدتا ہے۔ لہٰذا ہر شہری قومی خزانہ میں شریک/ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ جس سے سڑکیں' ہسپتال' سکول و کالج وغیرہ تعمیر ہوتے ہیں۔ لٹ جانے والے عوام ان کا ساتھ بھی دیتے ہیں۔ شاید ان کو یہ معلوم ہی نہیں کہ قومی خزانہ ان کا اپنا ہی پیسہ ہے۔ ورنہ عوام اتنے بیوقوف نہیں کہ ان کو علم ہوا اور وہ اپنا مال کسی کو لوٹنے دیں۔

☆......☆

پیسے والے کو سلام

لوگ اپنے ملک میں غریب انسان کو عزت نہیں دیتے اور اگر کسی دوسرے ملک کا سربراہ (کسی غریب کا بیٹا) آتا ہے تو سب اس کے سلام کے لیے لائن میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نیز اگر غریب کے پاس دولت آ جائے تو یہی لوگ اس کو سلام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہر انسان کی بطور انسان عزت کیجیے۔

☆......☆

ورلڈ بینک' آئی ایم ایف اور دیگر ممالک

ترقی یافتہ ملک ترقی پذیر ملکوں پر عالمی اداروں ورلڈ بنک' آئی ایم ایف کے ذریعے اپنا کنٹرول رکھتے ہیں مثلاً اجناس کی قیمتوں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ وغیرہ وغیرہ اور وہ ان ملکوں میں لوگوں کے مختلف گروہ بنا کر ان کو پیسے اور اسلحہ مہیا کرتے ہیں اور آپس میں لڑاتے رہتے ہیں اور ان ملکوں کی دولت ہیرے' تیل وغیرہ اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ چاہے وہ نائیجیریا ہو یا عراق ہو یا کوئی اور ملک۔

☆......☆

نو سے پندرہ سال مزید انتظار......

جن ملکوں میں حکومتیں جلدی جلدی ٹوٹ جاتی ہیں اس کا نقصان کیا ہوتا ہے؟

ایک حکومت جب کام شروع کرتی ہے تو عوام کی بہتری کے لیے منصوبے بناتی ہے۔ اس کے لیے ماہرین کی کمیٹی منصوبے کی مختلف زاویوں سے جائزہ لے کر رپورٹ تیار کرتی ہے جس میں ایک سے تین سال کا عرصہ لگتا ہے۔ اگر اس دوران

حکومت ٹوٹ جائے تو یہ منصوبہ بھی ملتوی ہو جاتا ہے۔ پھر نئی حکومت آ کر یہ منصوبے شروع کرتی ہے لیکن حکومت پھر تین سال میں ختم ہو جائے تو پھر یہ منصوبے ملتوی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر نو سال میں تین حکومتیں ختم ہو جائیں تو عوام کے مفاد کے منصوبوں کی تکمیل میں تقریباً نو سے پندرہ سال تاخیر ہو جاتی ہے اور اس دوران نقصان عوام کا ہوتا ہے اور اسی طرح قوم باقی دنیا سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہو گی؟ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆......☆

وہ یہ کیوں نہیں کہتا

ہر ملک کا سربراہ یہ کہتا ہے کہ اس کو اللہ کی مرضی سے حکومت کی سربراہی ملی ہے۔ وہ یہ بھی کیوں نہیں کہتا کہ اگر وہ ایک مقررہ وقت پر (دو سال، تین سال، چار سال، پانچ سال) کے اندر اس ملک کے شہریوں کو

۱۔ صاف پانی اور پوری خوراک مہیا نہ کر سکا۔

۲۔ جان اور مال کا تحفظ فراہم نہ کر سکا۔

۳۔ جلد انصاف مہیا نہ کر سکا۔

۴۔ تعلیمی اداروں میں داخلوں، نوکریوں میں بھرتی اور ترقی کے سلسلے میں میرٹ قائم نہ کر سکا۔

تو وہ ملک کے شہریوں کو سلام کر جائے گا۔ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆......☆

چپ چاپ

ایک ملک کے صاحب لوگ دوسرے ملک میں جا کر وہاں کے قانون کے احترام

میں چپ چاپ لائن میں لگ جاتے ہیں۔ وہ اپنے ملک میں ایسا کیوں نہیں کرتے۔

☆......☆

ایسا فرق کیوں؟

ترقی یافتہ ملکوں میں بڑے عہدے اور اختیار والے کو خدمت اور محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں بڑے عہدے اور اختیار والے کو رعب اور دبدبہ کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

☆......☆

سرکاری ملازم کی تنخواہ

کیا ہمارے ملک میں ترقی نہ ہونے کی ایک وجہ یہ تو نہیں کہ سرکاری ملازم کی تنخواہ ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمتوں کے مطابق نہیں؟ حالانکہ وہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ 5-2004ء میں سرکاری ملازمین مختلف مد میں الاؤنسز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	ہاؤس رینٹ	کنوینس الاؤنس	میڈیکل الاؤنس
گریڈ 1	276 روپے	170 روپے	210 روپے
گریڈ 5	310 روپے	170 روپے	210 روپے
گریڈ 11	382 روپے	170 روپے	210 روپے

کیا اوپر دیئے گئے چارٹ کے مطابق آج کل کی مہنگائی کے دور میں گزارہ ممکن ہے؟

☆......☆

جگ راضی تو رب راضی

۱۔ اگر کسی ملک کے لیڈر کرپٹ ہوں۔ کیا وہ چاہیں گے کہ ملک میں میرٹ ہو' انصاف ہو' تحفظ ہو؟

۲۔ کرپٹ لیڈران کے نتیجے میں اس ملک میں غربت ہی رہے گی' ناانصافی ہی رہے گی' میرٹ کا فقدان رہے گا' عدم تحفظ ہی رہے گا' کرپشن ہی رہے گی؟

۳۔ فرض کیجئے کہ اگر عوام کرپٹ لیڈر کو ہی منتخب کریں تو کیا پھر ناانصافی' سیوریج کے ناقص نظام' ٹوٹی ہوئی سڑکوں' عورتوں پر ظلم' اغوا وغیرہ پر عوام کا احتجاج مناسب لگے گا۔ اگر عوام راضی تو پھر رب بھی راضی

☆......☆

کسی ملک کے بارے میں خواب!

اچھا خواب	برا خواب
ایک ملک کے قومی ادارے اپنے دائرہ اختیار میں کام کر رہے ہیں۔	ایک ملک کے قومی ادارے سے لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں لگے ہوئے ہیں۔
ہر وہ شخص جو عوام کے خزانے سے الاؤنس یا تنخواہ لیتا ہے۔ وہ عوام کی خدمت' خدمت کرنے کے جذبے سے کرتا ہے۔	جو شخص عوام کے خزانے سے الاؤنس یا تنخواہ لیتا ہے۔ ان کی اکثریت عوام کو محکوم رکھتی ہے اور غلام سمجھتی ہے۔
ذمہ دار لوگ ملک وقوم کے مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں	ذمہ دار لوگ ذاتی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں۔

سرکاری ملازم اپنے اختیار کو عدل و انصاف کی کسوٹی سامنے رکھ کر کام کرتے ہیں۔	سرکاری ملازموں کی اکثریت اپنے اختیار کو اپنے ذاتی مفادات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
قانون کی علمبرداری ہوتی ہے۔	دولت والے' عہدے والے قانون کی خلاف ورزی کرنا اپنی شان سمجھتے ہیں۔
انسانوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جاتے ہیں۔ انسان بلاخوف وخطر زندگی گزارتے اور اگر کوئی واقع ہو جائے تو قصوروار کو جلد سزا مل جاتی ہے۔	معاشرے میں دن دیہاڑے ڈاکے پڑتے ہیں۔ سورج غروب ہونے کے بعد کوئی شہر سے گاؤں' کوئی گاؤں سے شہر آنے کی ہمت نہیں کرتا۔
نوکری اور ترقی میں میرٹ کا خیال رکھا جاتا ہے۔	نوکری اور ترقی میں میرٹ کا خیال نہیں رکھا جاتا۔
انصاف کی فراہمی کو جلد از جلد یقینی بنایا جاتا ہے۔	انصاف کے انتظار میں نسلیں گزر جاتی ہیں۔
خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ کا تصور نہیں ہے۔	خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں کو کوئی پوچھتا نہیں۔
انسانیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔	غریب انسان کو انسان کا درجہ ہی نہیں دیا جاتا
مذہبی فرائض بلاخوف وخطر ادا کیے جاتے ہیں۔	مذہبی فرائض پولیس کے پہرے میں ادا کیے جاتے ہیں۔
صحت کے مناسب علاج کے لیے سرکار کی طرف سے ہر سہولت فراہم کی جاتی ہے۔	عام آدمی کے لیے صحت کے مناسب علاج کے لیے سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے۔

اچھے سکول......اچھے ملک

دنیا میں بچوں کو تعلیم سے روشناس کروانے کے لیے دو سگا ہیں اور سکول قائم ہیں۔ اگر ایک سکول میں اساتذہ کرام بچوں کی تعلیم پر پوری توجہ دینے کے لیے ہمیشہ کلاس وقت پر لیتے ہوں' کوتاہی نہ کرتے ہوں' کھیل کے دوران بھی نظم وضبط کا پورا خیال رکھتے ہوں۔ گیٹ کیپر بھی اپنی ڈیوٹی پوری توجہ سے ادا کرتا ہو' ایسے سکول کا سالانہ رزلٹ یقیناً اچھا رہے گا۔

اس کے برعکس دوسرے سکول میں اساتذہ کرام کلاس لینے میں لاپرواہی برتتے ہوں۔ کھیل کے دوران نظم وضبط کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ بچوں کے آپس میں لڑتے ہوئے کپڑے پھٹ جاتے ہوں' کبھی کبھی سر کی ٹکر سے دوسرے بچوں کی ناک سے خون بھی بہہ جاتا ہو۔ گیٹ کیپر بھی اپنے فرض سے لاپرواہی برتتا ہو جس سے بچے سکول کے باہر چلے جاتے ہیں' ایسے سکول کا رزلٹ یقیناً اچھا نہیں ہوگا۔

دنیا کے ملک بھی سکولوں کی طرح ہوتے ہیں یہ ان کے رہنماؤں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ ملکی نظام کس انداز سے چلاتے ہیں۔ اچھے سکول کی طرح چلائیں تو ملک میں امن و امان کی صورت حال اچھی ہوگی اور ترقی کی رفتار تیز ہوگی وگرنہ ملکی نظام میں نفسانفسی ہوگی۔ اچھے سکولوں کی طرح والے ملک دنیا میں ترقی کر جائیں گے۔

یہ ساری ذمہ داری رہنماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ عوام بیچارے تو سکول کے بچوں کی طرح معصوم ہوتے ہیں۔ ایک سوال: اگر کسی سکول کے گیٹ کیپر کو سکول کا ہیڈ ماسٹر رپرنسپل بنا دیا جائے تو اس سکول کا معیار تعلیم کیا ہوگا؟

☆......☆

اے اللہ! دنیا کے تمام ممالک میں بسنے والے انسانوں کو ان حقائق سے آگاہ کر جن سے وہ ناآشنا ہیں۔ (آمین)

پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ

(اصغر سودائی)

پاکستان

میں بھی پاکستان ہوں تو بھی پاکستان ہے
میں تیری پہچان ہوں تو میری پہچان ہے

(نامعلوم)

پاکستان کے سارے شہرو! زندہ رہو پائندہ رہو
روشنیوں رنگوں کی لہرو! زندہ رہو پائندہ رہو

(منیر نیازی)

60 سال

گذشتہ 60 سال سے پاکستان کے عوام ایک ہی فلم دیکھ رہے ہیں۔
''انتظار فرمایئے''

☆......☆

چائے کا غیر ضروری استعمال اور اس کا نقصان

آج کل پاکستان میں لوگ مہمان نوازی کے طور پر یا فراغت میں ہوں تو چائے ایک مشروب کے طور پر پیتے ہیں۔ چائے کی پتیوں کے اندر کیفین پائی جاتی ہے جو انسانی خون میں شامل ہو کر خون کی گردش کو تیز کرتی ہے جس سے انسان وقتی طور پر اپنے آپ کو چست محسوس کرتا ہے۔ اگر دن میں بار بار چائے پی جائے تو انسان کا خون تیزی سے بار بار گردش کرے گا اور انسان کی دماغی صلاحیتوں کو بار بار تیز کرے گا۔ اس بار بار کی تیزی سے انسانی دماغ میں آہستہ آہستہ غصہ کا عنصر ہوتا چلا جاتا ہے۔ انسان اپنے ہر طرح کے کاموں میں چاہے وہ ٹریفک ہو' گھر ہو زیادہ تیزی کرنے لگتا ہے اور بار بار غصہ کرنے لگتا ہے۔ ٹریفک یا انسانی زندگی کے کاموں میں انسان کے غصے سے برتاؤ کی ایک وجہ بار بار چائے پینا بھی ہوسکتا ہے۔ جس سے انسان کو بجائے فائدہ کے نقصان کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ دنیا میں جہاں چائے پیدا ہوتی ہے وہاں دن میں صرف ایک یا دو دفعہ چائے کا استعمال ہوتا

ہے اور عموماً اس کا استعمال سمندر کے کنارے رہنے والے یا سرد علاقوں میں رہنے والے لوگ زیادہ کرتے ہیں۔ گرم علاقے کے لوگوں کے لیے یہ مشروب نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ اپنی صحت کا خیال کیجئے۔

نوٹ: یہ ایک عام رائے ہے زیادہ سائنسی تفصیل جاننے کے لیے ماہرین سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

☆......☆

شیر نہیں چاہیے' خادم چاہیے

پاکستان میں بعض اوقات کسی سیاسی لیڈر کو شیر سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ انسان اللہ کی عظیم تخلیق ہے اور شیر تو ایک جانور ہے۔ ایسا کیوں نہیں کہا جاتا کہ وہ دوسرے سیاسی لیڈروں سے ان کا لیڈر عوام کا زیادہ خادم ہے۔ لیڈروں کا اصل مقصد تو عوام کی خدمت کرنا ہی ہوتی ہے کیونکہ عوام ہی ان کو عزت دیتے ہیں۔ ان سیاسی لیڈروں کو بھی فخر ہونا چاہیے کہ وہ عوام کے خادم ہیں۔

☆......☆

اصلی ہے یا جعلی

کہا جاتا ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ کیا اس میں انسان کی بنیادی غذا دودھ بازار میں خالص ملتا ہے؟

مریضوں کے لیے دوائی خریدتے وقت یہی ڈر رہتا ہے کہ اصلی ہے یا جعلی؟

کیا پاکستان میں اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں؟

تبلیغ اور جہاد کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

☆......☆

غبارے دیکھتے 60 سال گزر گئے

پاکستان کی فضاؤں میں ہر کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑا غبارہ اڑایا جاتا ہے جس پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے مثلاً ''کالا باغ ڈیم''۔ پھر اس غبارے میں کوئی سوراخ کر دیتا ہے اور اس میں سے ہوا نکل جاتی ہے۔ پھر کوئی اور غبارہ اڑایا جاتا ہے۔ عوام کو یہ غبارے دیکھتے ہوئے 60 سال گزر گئے اور انصاف...... تحفظ...... صحت...... روزگار...... مہنگائی...... دن بدن............۔

☆......☆

اشارے کا دورانیہ

ٹریفک کے اشارے کا دورانیہ تیس سیکنڈ یا زیادہ سے زیادہ 90 سیکنڈ ہوتا ہے۔ بعض لوگ جلدی سے سرخ بتی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں اور کراس کر جاتے ہیں۔ اس دوران اگر ایکسیڈنٹ ہو جائے تو کتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور زخمی ہو جائے تو علاج پر (اس مہنگائی کے دور میں) کتنا خرچ آتا ہے۔ احتیاط کیجئے ٹریفک کے یہ اشارے آپ ہی کے فائدے کے لیے ہیں۔

☆......☆

جلاوطنی

سیاسی رہنما ساری عمر جدوجہد کرتے ہیں۔ قید و بند اور جلاوطنی کی تکلیفیں کاٹتے ہیں ان کے سامنے صرف ایک ہی عظیم مقصد ہوتا ہے۔

عوام کی خدمت' عوام کی خدمت اور عوام کی خدمت

☆......☆

گلے میں ہار

بعض لوگ عوام کا خزانہ لوٹ کر نیب کے محکمہ کو لٹ کا مال واپس کر کے رہا ہوتے ہیں تو کئی لوگ ان کے گلے میں ہار ڈال کر جلوس کے ساتھ گھر واپس لاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ ان سے مذاق کرتے ہیں یا ان کا استقبال کرتے ہیں؟

☆......☆

سیاست اور الیکشن

سیاست اور الیکشن میں حصہ لینے کا مقصد عوام کو بنیادی سہولتیں اور حق و انصاف کا نظام مہیا کرنا ہوتا ہے یا کوئی اور بھی مقصد ہوتا ہے؟

☆......☆

وہ لٹ کے بھی چپ رہے!

عوام کتنے سادہ اور سخی ہوتے ہیں' اپنا پیسہ لٹتا ہوا دیکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں۔

☆......☆

شکرانے کا تحفہ

ان معصوم بچوں' غریب موٹر سائیکل سواروں کی جانب سے جن کی جان پتنگ بازی پر پابندی کی وجہ سے بچ گئی۔

پریس والوں کو خراج تحسین جنہوں نے پتنگ بازی پر پابندی کی اس مہم میں اپنا موثر کردار ادا کیا۔

☆......☆

ویگن اور بس ڈرائیور کی خدمت میں

مشاہدے میں آیا ہے کہ ویگن اور بس کے ڈرائیور اپنی گاڑی کو نہایت تیز رفتاری سے چلاتے ہیں۔ غالباً وہ اس بات کو کسی ایئر فورس میں بھرتی ہونے کے لیے سڑک پر اپنی ٹریننگ کا حصہ سمجھتے ہیں۔ شاید ان کو علم نہیں کہ ایئر فورس کا جہاز ایک چھوٹا سا جہاز ہوتا ہے جس میں صرف ایک ہی پائلٹ ہوتا ہے لیکن اس کے برعکس اس ویگن اور بس میں 20 سے 50 مسافر سوار ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا بھی وہ ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کی غفلت سے نا صرف اس کے گھر کے بلکہ بیسیوں گھروں کے بچے بعض اوقات یتیم ہو جاتے ہیں۔

قانون میں بتائی گئی رفتار کی مقرر کردہ حد آپ کے لیے اور دوسرے انسانوں کی زندگی کی حفاظت کے لیے ہوتی ہے۔

☆......☆

آنے والی نسل کو تحفہ

اگر سیاست دان لالچ کرے گا تو وہ اپنی اولاد کو لالچ کے نظام کا تحفہ دے گا۔

اگر جج ناانصافی کرے گا تو وہ اپنی اولاد کو انصافی کے نظام کا تحفہ دے گا۔

اگر افسر بد دیانتی کرے گا تو وہ اپنی اولاد کو بد دیانت نظام کا تحفہ دے گا۔

جرائم کی سرپرستی کرنے والا اپنی اولاد کو مجرمانہ نظام کا تحفہ دے گا۔

اگر کاروباری فرد ہیرا پھیری کرے گا تو وہ اپنی اولاد کو ایسا ہی کاروباری نظام کا تحفہ میں دے گا۔

☆......☆

قانون کی لال بتی

ٹریفک کے کسی اشارے پر لال بتی کے باوجود کوئی کراس کر جاتا ہے۔ اگر اس کی پکڑ نہیں ہوتی تو اس کو دیکھا دیکھی باقی لوگ بھی لال بتی کو کراس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی لال بتی کراس کرنے والوں کو قانون کی گرفت نہیں ہوتی تو سارا معاشرہ/نظام خراب ہونے کی راہ پر چلنے لگتا ہے۔

☆......☆

استقبال

بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کے بڑی شان وشوکت سے استقبال ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کیا عوام کے مسائل حل ہو جاتے ہیں؟

☆......☆

یہ تھے' وہ تھے تو پھر عقل مند کون؟

جو کوئی بھی حکمران برسر اقتدار آتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ اس سے پہلے حکمران نالائق تھے۔ یہ تھے وہ تھے۔ وہ ان سے بہتر اور عقل مند ہے۔ اگر عوام کے مسائل ویسے کے ویسے' جوں کے توں رہیں تو پھر عقل مند کون ہے؟ وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ نہ رہیں تو شاید ملک نہ رہے۔

اللہ پروردگار ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ سب سے بڑا ہے۔

☆......☆

اپنی شناخت اور بھروسہ

کہیں مسلمان لوگوں کی یہ مجبوری تو نہیں کہ وہ مسلم گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے مسلمان کہلاتے ہیں کیونکہ بحیثیت مجموعی مسلمان ممالک میں اسلامی نظام حیات جو قرآن میں بتایا گیا ہے، عملی طور پر کم نظر آتا ہے۔ کیا یہ مسلمان دنیا کے ساتھ گزارا کرنے کے لیے اپنی شناخت اور تعلیمات کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے انہیں مسلم گھرانے میں پیدا کیا ہے۔ جس سے وہ دنیا کے بہترین طرزِ حیات کو پیدائشی طور پر ہی اپنا سکتے ہیں۔ اگر کسی غیر مسلم نے اسلام قبول کرنا ہو تو وہ بڑا ہو کر ہی کرے گا۔ یہ مسلمانوں کی اپنی لاپرواہی اور غفلت ہے کہ وہ اس وقت غیر مسلم طاقتوں کے مرہونِ منت رہ رہے ہیں۔ تقریباً انہی کے دباؤ پر اپنے ملکوں کا نظام چلاتے ہیں۔ دنیا میں انسان کی بھلائی اسلامی طرزِ حیات میں ہے کیونکہ یہ اللہ کا بتایا ہوا نظام ہے۔ اپنے اعمال اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق درست رکھیں اور سائنس و ٹیکنالوجی میں تعلیم حاصل کریں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

☆......☆

کہیں ایسا تو نہیں؟

کیا مسلمان بھی مسلمان کا دشمن ہو سکتا ہے؟ ایسا صرف کسی دنیاوی مفاد کے لیے ہو سکتا ہے۔ جب دو مسلمان جنگ کریں تو دونوں طرف سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی آواز آتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ مسلمان کسی مسلم دشمن سازش کا شکار ہو رہے ہیں۔ دینی طور پر سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ یہ ایسا رشتہ ہے جو خونی رشتے سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ اسلام انسانیت کے لیے سلامتی کا پیغام ہے۔ تفرقہ

بازی سے نااتفاقی پیدا ہوتی ہے جس سے دنیا میں اسلام کی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ یہی غیر مسلم طاقتوں کا مشن ہے۔ خانہ کعبہ میں سارے مسلمان اکٹھے طواف کرتے ہیں واپس آ کر اپنی اپنی مسجدوں میں چلے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں اور دنیا میں انسانیت کا سب سے بڑا جرم ''انسان کو قتل کرنا'' کے مرتکب بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کہیں کسی بدگمانی' گمراہی میں آ کر شیطان کے بہکاوے میں تو نہیں آ جاتے؟
کوئی خیال کرے یا نہ کرے!

☆......☆

بہترین فیصلہ

کوئی جا رہا ہے
کوئی آ رہا ہے
اللہ سب دیکھ رہا ہے
وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

☆......☆

آج نہیں تو کل

آج کل کے جدید دور میں جہاں اخبار' ٹی وی' انٹرنیٹ' کمپیوٹر جیسی سہولتیں عام ہو گئی ہیں پھر بڑے بڑے جلسے جلوسوں کی کیا ضرورت رہ گئی ہے۔ کسی بھی نظریہ کے حامی جب جلسہ یا جلوس نکالتے ہیں تو وہ بعد میں صرف یہی فقرہ کہتے ہیں: ''بڑا اوڈا جلسہ سی' بڑا اوڈا جلوس سی' آدم ای آدم سی' بندے ای بندے سی''۔ کیا ان بڑے بڑے جلسوں اور جلوسوں سے عوام کی زندگی گزارنے کا نظام بہتر ہو گیا ہے۔ کیا انصاف'

صحت' میرٹ' تحفظ اور نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کا یہی بہتر راستہ ہے یعنی جلسے اور جلوس' دھماکے اور ہنگامے اور پتہ نہیں کیا باقی دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے یا ہم ہی اس معاملے میں سب سے ترقی یافتہ ہیں؟ جدید دور کے جدید تقاضے اپنایئے۔ آج نہیں تو کل یہ اپنانے ہی پڑیں گے۔ عوام اپنے بچوں اور روزگار کی فکر کریں۔

☆......☆

ایک فکر

اسلامی ملکوں کے لیے ایک فکر...... دو متضاد چیزیں
قاضیٔ وقت اپنی مرضی کا ہو...... اور دعویٔ مسلمانی بھی ہو

☆......☆

پاگل پن

ایک مغربی دانشور نے پاکستان کو ایک ناکام ریاست قرار دیا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک میں صرف 10 فیصد لوگ زندگی کی تمام سہولتوں سے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ 20 فیصد لوگ مڈل کلاس ہوتے ہیں جو سہولتوں میں اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں۔ باقی لوگ دیہاتوں اور بستیوں میں رہنے والے غربت کی لکیر کے نیچے رہتے ہیں۔ اس طرح نا صرف پاکستان بلکہ دنیا کی تمام ریاستیں ناکام ریاستیں ہیں۔

جو امیر ملک ہیں وہ بھی دوسرے ملکوں کی دولت مختلف طریقوں اور ہتھکنڈوں سے لوٹ کر اپنے ملک لے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد جو ملک ترقی یافتہ تھے' وہی ترقی یافتہ ہیں اور ترقی پذیر ملک ابھی تک ترقی پذیر ہی ہیں۔ دوسرے ملکوں کی دولت لوٹ کر اپنے آپ کو کامیاب ریاستیں کہلانا پاگل پن

ہے۔ یہ ملک دراصل لٹیروں کی صف میں آتے ہیں۔ اگر وہ صرف اپنے ہی ذرائع سے ترقی کریں تو پھر ان کو کامیاب کہا جائے گا۔

☆......☆

مارشل لاء اور جمہوریت

مارشل لاء اور جمہوریت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ پاکستان میں جن لوگوں نے مارشل لاء لگایا ان کے بچے الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ عوامی نمائندہ بنتے ہیں اور وہ جمہوریت کے علمبردار ہیں۔ میری جان...... پاکستان

☆......☆

دنیا کے جنگی اخراجات اور امریکہ

امریکہ کے جنگی اخراجات کا بجٹ باقی دنیا کے تمام (174) ملکوں کے جنگی اخراجات کے بجٹ کے برابر ہے۔ کیا امریکہ تمام دنیا کو فتح کر سکتا ہے اور دنیا کا نام یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ رکھ دے گا اور تمام دنیا کے انسانوں کو امریکہ کے شہریوں کی طرح سہولتیں اور مراعات مہیا کر سکتا ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

☆......☆

قانون اور انصاف

کوئی قوم خراب نہیں ہوتی اگر وہاں پر انصاف اور قانون کی علمبرداری ہو۔ قوم رہنماؤں، نمائندوں کی غلطیوں اور لالچ سے تباہ ہوتی ہے جبکہ عوام معصوم ہوتے ہیں۔

☆......☆

بدمعاش اور فقیر

جگنے بدمعاش اور منگتے فقیر میں کیا فرق ہے؟ طریقے مختلف ہیں۔ایک اسلحہ دکھا کر مانگتا ہے اور ایک ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے۔ دونوں اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے ہی مانگتے ہیں۔

☆......☆

کیا آپ پسند نہیں کرتے؟

کیا آپ پسند نہیں کرتے کہ اللہ آپ کو بخش دے؟ تو اس کے لیے آپ کوئی نیکی کے کام ادا کریں گے تو بخشش کے حقدار ہوں گے۔

☆......☆

خود بے عمل دوسروں کو عمل کی تلقین

مسلمان اللہ کے نام پر فوراً جان دے دیتا ہے لیکن اللہ کے نام اور پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے علم حاصل نہیں کرتا۔ جنت میں جانے کے لیے دوسرے مسلمان کو جان سے مار دیتا ہے۔

عید اور جمعہ کی نماز مسجد میں پولیس کے پہرے میں ادا کی جاتی ہے۔ ٹخنوں سے اونچے لباس پر تو زور دیتا ہے لیکن دنیا میں دوسری قوموں کے مقابلے کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ عید کی نماز ایک دن ادا نہیں کرتے شاید قیامت کے روز بھی ان کی کوشش ہوگی کہ الگ الگ جھنڈے ہوں۔ مسلمانوں کے دشمن تو ان باتوں سے خوش ہوتے ہوں گے۔

کیا مسلمانوں میں اتفاق ہوسکتا ہے؟ کیا وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل

کرنے پر توجہ دے سکتے ہیں؟

☆......☆

آنکھیں سب کچھ دیکھتی ہیں

دنیاوی عشق کرنے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کو کوئی نہیں دیکھتا۔ حالانکہ کئی انسانی آنکھیں ان کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اللہ سے عشق کرنے والے کو (یعنی دنیا میں انسانوں کی اچھائی' بھلائی کرنے والے کو) صرف اللہ ہی دیکھتا ہے اور وہی اجر دیتا ہے۔

☆......☆

نظامِ کائنات

صرف ان کے لیے جو خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ کائنات کسی حساب سے چل رہی ہے اس کا کنٹرول بھی کسی کے پاس ہے اور وہ اللہ ہے۔ دنیا میں روح کو بھیجنے والا بھی اللہ ہے۔ کسی امیر کے گھر' کسی غریب کے گھر' اس کا ایک مقصد تو یہ ہوسکتا ہے کہ امیر انسان غریب انسان کا ہر طرح سے خیال رکھے۔ اسی طرح زندگی کے ہر شعبے میں بڑے درجے والا چھوٹے درجے والے کا خیال رکھے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆......☆

خالق کائنات

کائنات کی تمام چیزیں (سورج' چاند' زمین' ستارے' سیارے' کسی درخت یا پودے کا بیج بارش' ہواؤں کی گردش چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی جاندار اور

بے جان چیزیں) جس پر بھی غور کیا جائے وہ اپنے اندر اپنی تخلیق کرنے والے کا ثبوت رکھتی ہیں کہ ان کو کس طرح بنایا گیا اور وہ کس طرح قائم ہیں۔ خوشی سے یا ناخوشی سے' چاہتے ہوئے یا نا چاہتے ہوئے اپنے خالق کے کنٹرول میں ہیں۔
ہر چیز کا خالق اللہ ہے۔ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆......☆

ہوا کی ہوا سے بات اور پاکستان کا نظام

سنا ہے وہی پرانے آئیں گے...... پھر کیا ہوگا؟...... پھر وہی ہوگا...... جو پہلے ہوا تھا۔ کیا پاکستان کا نظام بیروزگاری' عدم تحفظ' میرٹ کا فقدان' ناانصافی' چوری ڈکیتی' ناجائز قبضے...... ایسا ہی چلتا رہے گا۔
نہیں...... اب ایسا نہیں ہوگا...... اب نئے لوگ آئیں گے۔
(اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے)

☆......☆

پاکستان کے عوام کا انوکھا مقدمہ

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد عوام نے پاکستان کی حکومت کے پاس ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے کہ عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ جو بھی حکمران آتا ہے وہ عوام کو اگلی تاریخ بتا کر چلا جاتا ہے اور عوام بے چارے اگلی تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ کب ان کی شنوائی ہوگی اور یہ مقدمہ کب حل ہوگا اور کب پاکستان کے عوام کو انصاف ملے گا۔

☆......☆

محبّ وطن اور غدار کا ورلڈ کپ

محبّ وطن اور غدار کا ورلڈ کپ پاکستان میں ہوتا ہے۔ جو اقتدار میں آتا ہے۔ وہ دوسروں کو پاکستان کا دشمن اور غدار کہتا ہے۔ بالکل اسی طرح دوسرا جب اقتدار میں آتا ہے تو وہ پہلے کو دشمن اور غدار کہتا ہے۔ یہ کھیل گذشتہ 58 سال سے جاری ہے۔

اس کھیل سے نقصان عوام کا ہوتا ہے۔

فائدہ کس کو ہوتا ہے؟ اللہ ہی جانتا ہے۔

(اللہ سب دیکھ رہا ہے)

☆......☆

اے اللہ! ملکِ پاکستان کی حفاظت فرما۔ (آمین)

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے

(اداجعفری)

ملی جلی باتیں

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

(بہادر شاہ ظفر)

شیطان کو پتھر مارنے کا وقت بڑھا دیا جائے

لاکھوں مسلمان حج کے دوران خانہ کعبہ کا طواف اور سعی کرتے ہیں وہاں تو کئی انسان دوسرے انسانوں کے قدموں تلے آ کر مرتے ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ شیطان کو پتھر مارنے کا کوئی طریقہ ایسا بن جائے جس سے انسانی جان ضائع نہ ہو۔ شیطان کو پتھر مارنے کا وقت بڑھا دیا جائے یا کوئی کنویئر بیلٹ بنا دی جائے۔ جس پر حاجی لوگ سات پتھر رکھ دیں اور وہ پتھر ڈائریکٹ شیطان پر جا گریں۔ اس سے انسانی جانوں کو خطرہ نہیں ہوگا۔ انسان اللہ کی عظیم تخلیق ہے۔

☆......☆

نئی نسل کے لیے ایک مثال

دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان کا جنگی اخراجات کا بجٹ اس کی قومی آمدنی کے بجٹ کا ایک فیصد ہوتا تھا۔ جس سے جاپان نے اپنی پوری توجہ صنعتی ترقی کی طرف دی اور وہ جلد ہی دنیا کا ایک بہت بڑا صنعتی تجارتی ملک بن گیا۔ حالانکہ رقبہ کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اب وہ دوسرے ملکوں کو امداد بھی دیتا ہے۔ دنیا کے ترقی پذیر ملکوں کے لیے اور نئی نسل کے لیے بھی ایک مثال ہے۔

☆......☆

1947ء سے لے کر اب تک......!

تقسیم ہندوستان سے پہلے یہاں کے رہنے والے مسلمانوں کا کہیں یہ تو خیال نہیں تھا کہ مسلمان ایک الگ ملک میں رہیں گے۔ جہاں حکومت کرنے والے مسلمان ہی ہوں گے لیکن نظام حکومت برطانوی طرز کا ہی رہے گا۔ 1947ء سے لے کر اب تک کون سا نظام رائج ہے۔ وہی قانون، وہی بیوروکریسی، وہی سیاسی وفوجی طور طریقے۔ برطانوی یا پاکستانی یا مکسچر یا اسلامی یا پھر......

☆......☆

عقل مند کون؟

اگر دو ہمسائیوں کی آپس میں لڑائی ہو جائے اور وہ اپنی کمائی کا سو میں سے 70 فیصد لڑائی کی تیاری کے لیے خرچ کریں تو کیا ان کے گھر اچھی خوراک، بجلی، گیس اور بیماری کا علاج، ٹرانسپورٹ وغیرہ کا خرچہ باقی 30 فیصد میں پورا ہو سکتا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر دو ہمسایہ ملک اپنی قومی آمدنی کا 70 فیصد گولہ بارود، ٹینک، لڑاکا جہاز، بم وغیرہ پر خرچ کریں تو باقی 30 فیصد سے ملک میں سڑکیں، بجلی، ہسپتال یا زندگی کی دیگر سہولتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ دیہاتوں میں اگر دو گھرانوں میں لڑائی ہو جائے اور مقدمہ بازی میں خرچہ کرنے سے گھر میں فاقہ کشی اور بیماری آ جائے تو وہ آپس میں صلح کر لیتے ہیں۔ دیہاتی لوگ زیادہ عقل مند ہیں یا ان ملکوں کے حکمران؟

☆......☆

دوزخ یا جنت

اگر کسی مالک کے پاس ایسے ماتحت ہوں جو جھوٹ، چوری، رشوت، بددیانتی، کم ناپ

تول، حق تلفی کرتے ہوں تو کیا وہ ملازم اپنے مالک سے کسی انعام کی توقع رکھیں گے یا مالک ان کو سزا دے گا؟

اسی طرح مسلمان اگر ایسی تمام برائیاں کریں جو اللہ نے منع فرمائی ہیں تو کیا اللہ ان کو عوض میں دوزخ دے گا یا جنت دے گا؟ دنیا میں انسانوں کی تعداد 6 ارب ہے۔ ان میں سے صرف 1 ارب 30 کروڑ مسلمان ہیں کیا یہ مسلمان اسلامی نظام کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں؟ جس کو دیکھ کر باقی 5 ارب انسان آسانی سے اسلام قبول کرلیں۔ مسلمانوں کو تو اس کی مثال ہونا چاہیے۔ زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ نظام اسلام ہے۔

☆......☆

دولت

امیر لوگ اگر اپنے مال و دولت کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ غریب انسانوں کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ نیز تعلیم اور فیملی پلاننگ کے شعبہ میں خرچ کریں۔ یہ صرف حکومت کے بس کی بات نہیں ہے اس نیک Passion میں Contribute کرنا ہے ورنہ آبادی بڑھتی جائے گی اور وسائل کم ہوتے جائیں گے تو پھر......!

☆......☆

عروج کے بعد زوال

زندگی کے مشاہدے میں آیا ہے کہ ریاستوں کے مالک بے شمار زمینوں کے مالک، کارخانوں کے مالک لوگوں کی بری عادات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آج ان کے بچے دوسروں کی نوکریاں کرتے پھرتے ہیں۔ کئی گھرانے زکوٰۃ پر گزارا کرتے ہیں۔ کئی لوگوں نے اپنی زندگی میں بہت اونچے درجے کا عروج دیکھا اور اپنی

زندگی میں ہی بہت نچلے درجے کا زوال بھی دیکھا۔ یہ سب کچھ دولت اور امارت کے زمانے میں دوسرے انسان کو انسان نہ سمجھنے سے بھی ہو سکتا ہے۔
برائیوں سے بچنے اور اللہ سے ڈر کر زندگی گزارنے میں ہی عافیت ہے۔ اللہ سب دیکھتا ہے' سب جانتا ہے' وہی سب کا مالک ہے۔

☆......☆

امیر آدمی

اگر امیر آدمی مختلف طریقوں سے غریب آدمی سے روٹی چھین کر کھائے تو اسے کیا کہیں گے؟ اگر امیر ملک مختلف ہتھکنڈوں سے غریب ملکوں کے وسائل چھین کر استعمال کرے تو اسے کیا کہیں گے؟
کیا ایسے امیر لوگ اور ایسے امیر ملک غریبوں سے بھی گئے گزرے نہیں ہیں؟ بے شک وہ اپنے آپ کو امیر سمجھتے ہیں لیکن حقیقت کچھ اس کے برعکس ہے۔

☆......☆

کیا ملائشیا میں ایسا ہوتا ہے؟

۱۔ کوئی مذہبی یا سیاسی جماعت طاقت کا مظاہرہ سڑکوں پر کرتی ہے۔ جس سے ٹریفک گھنٹوں معطل رہتی ہے اور بچے سکولوں سے گھر واپس دیر سے پہنچتے ہیں۔ مریض علاج کے لیے منتظر سڑکوں پر کھڑے رہتے ہیں۔
۲۔ مساجد میں عید اور جمعہ کی نماز پولیس کے پہرے میں ادا ہوتی ہے۔
۳۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دوسرے فرقہ کی وجہ سے جان سے مار دیتا ہے۔
۴۔ شام کے وقت شہر سے دیہات آنے جانے والے معصوم دیہاتیوں کو لوٹ لیا جاتا ہے۔

۵۔ بیمار شہری سرکاری ہسپتال جائے تو دوائی خود خریدتا ہے۔
۶۔ دودھ اور دیگر اشیاء خوردنی میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ کیا ملائشیا اسلامی ملک ہے؟
۷۔ کہیں پیارے وطن پاکستان میں بھی ایسا تو نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو ہمیں سوچنا چاہیے۔

☆......☆

اللہ کے نام پر دیگ

جو لوگ ہر حکومت کے ساتھ یعنی ہمیشہ اقتدار کے ساتھ مل کر اپنی اپنی سطح پر حکومت کرتے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم حکمران ایسے ملک پر قبضہ کر لے تو یہی لوگ اس کا ساتھ دیں گے اور اس کے لیے جاسوسی کریں گے کہ فلاں گھر میں اللہ کے نام پر دیگ پکی ہے۔ فلاں گھر میں قرآن شریف کا ختم دلایا گیا ہے اور فلاں مسلمان اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔ ان لوگوں کا نہ کوئی دین ہوتا ہے نہ ایمان ہوتا ہے۔ ان کو صرف اپنے علاقے میں اقتدار چاہیے۔

☆......☆

دو نوجوانوں کی آپس میں بحث

نوجوان جذباتی ہوتے ہیں۔ **1971**ء کی جنگ میں ہتھیار ڈالنے کے بعد دو نوجوان دوستوں کی آپس میں بحث ہوئی کہ ہمارے ملک میں بڑی بڑی گاڑیاں نہیں ہونی چاہئیں اور اس طرح کی کئی اور چیزیں زیرِ بحث آئیں تو وقت کے ساتھ ساتھ ایک دوست کے پاس بڑی گاڑی آ گئی تو دوسرے نے پوچھا کہ تم تو کہتے تھے کہ ملک میں بڑی گاڑی نہیں ہونی چاہیے تو پہلے نے جواب دیا: ''یار سوادا ای ہن آیا'' (یار مزا ہی اب آیا)۔

ایسے لوگ زندگی کا مزہ لیتے ہیں اور قوم......

☆......☆

مہمان خصوصی کے بعد پھر وہاں گندگی

گورے صاحب کے زمانے کا رواج تھا کہ جب کبھی کوئی مہمان خصوصی کسی جگہ دورہ کرتا، سنگ بنیاد رکھتا، افتتاح کرتا تو اس کے راستے میں صفائی اور سفیدی کروائی جاتی تھی۔ آج کل کے مہمان خصوصی کے لیے بھی یہی ہوتا ہے۔ مہمان خصوصی کو بھی یہ علم ہوتا ہے کہ یہ صفائی عارضی ہے۔ یہ کوئی نشہ ہے یا اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں کیونکہ مہمان خصوصی کے بعد پھر وہاں گندگی ہو جاتی ہے۔ کیا صفائی مستقل نہیں رہ سکتی تاکہ وہاں کے رہنے والے عوام ہمیشہ صاف ستھرے ماحول میں رہ سکیں۔

☆......☆

اپنے علاقے میں اپنی حکومت

کئی سیاسی لوگ صرف اپنے علاقے میں ہی اپنی حکومت چاہتے ہیں۔ اس کے لیے وہ قوم کا سب سے نمائندہ ادارہ پارلیمنٹ کی رکنیت چھوڑ کر ایک چھوٹی سطح کے نمائندہ حیثیت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس میں مقامی طور پر انتظامی اختیارات ہوتے ہیں۔ اگر ان اختیارات کو ایک چپڑاسی کے عہدے میں اکٹھا کر دیا جائے تو کیا ایسے سیاسی لوگ اس کو حاصل کرنے کے لیے بھی دل و جان سے کوشش کریں گے؟

☆......☆

کمزور ترین مخلوق چیونٹی کی جدوجہد

ایک شخص ایک ٹائر پنکچر والی دوکان پر بیٹھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک دھاگے کا ٹکڑا

فرش پر ہل رہا تھا۔ پنکھا چل رہا تھا' خیال کیا شاید ہوا سے اِدھر اُدھر ہو رہا ہے۔ غور کیا تو دیکھا ایک چیونٹی دھاگے کو اِدھر اُدھر کر رہی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ دھاگے کو اپنی بل کی طرف لے گئی۔ اگر یہ چیونٹی ایک بڑے سے دھاگے کو کھینچ کر اپنی منزل تک لے جا سکتی ہے تو انسان اشرف المخلوقات ہے۔ ایسے کئی انسان مل کر اس معاشرے کو اچھائی اور بھلائی کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کے دل میں بے لوث خدمت' دیانت داری' ایمانداری اور لگن کا جذبہ موجود ہو۔ ایسے لوگ ایک دوسرے سے رابطہ کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔

☆......☆

قرآن مجید کا حق

قرآن مجید کا حق صرف یہی نہیں کہ اس کو پاک وصاف ہو کر ہاتھ لگایا جائے' پڑھا جائے اور احترام کیا جائے بلکہ اصل حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اس میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے پیغام پر عمل کیا جائے۔ یہ پیغام بنی نوع انسان کے لیے ہے۔ جن انسانوں نے (چاہے وہ غیر مسلم ہوں) قرآن سے سبق حاصل کر کے اس پر عمل کیا اور وہ اس دنیا میں ترقی کر گئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ہی زندگی گزارنے میں عافیت ہے۔

☆......☆

بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے فرمانِ الٰہی

سورۃ بنی اسرائیل (الاسرا) آیت نمبر 13: ''اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز وہ کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا''۔

آیت نمبر 14: ''(کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے''۔

آیت نمبر 15: ''جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لیے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

آیت نمبر 23: ''اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے ساتھ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا''۔

آیت نمبر 24: ''اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان کے حال پر رحمت فرما''۔

آیت نمبر 25: ''جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے''۔

آیت نمبر 26: ''اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ''۔

آیت نمبر 27: ''کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے''۔

آیت نمبر 28: ''اگر تم اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراخ دستی) کے انتظار میں جس کی تمہیں امید ہو اُن (مستحقین) کی طرف توجہ نہ کر سکو تو ان سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو''۔

آیت نمبر 29: ''اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ''۔

آیت نمبر 30: ''بے شک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے' فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور (ان کو) دیکھ رہا ہے''۔

آیت نمبر 31: ''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں' کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے''۔

آیت نمبر 32: ''اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے''۔

آیت نمبر 33: ''اور جس جاندار کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے' اسے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتوی شریعت) اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے کہ وہ منصور و فتح یاب ہے''۔

آیت نمبر 34: ''اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا' مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوا کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی''۔

آیت نمبر 35: ''اور جب (کوئی چیز) ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور (جب تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے''۔

آیت نمبر 36: ''اور (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور باز پرس ہوگی''۔

آیت نمبر 37: ''اور زمین پر اکڑ کر (اور تن کر) مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ تو نہیں ڈالے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں (کی چوٹی) تک پہنچ جائے گا''۔

آیت نمبر 38: ''ان سب (عادتوں) کی برائی تیرے پروردگار کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک بہت ناپسند ہے''۔

☆......☆

سجدہ کی اہمیت...... عاجزی

سورۃ آل عمران آیت نمبر 43: ''مریم سجدہ کرو اپنے رب کے حضور اور جھکا کرو جھکنے والوں کے ساتھ''۔

سورۃ حم السجدہ آیت نمبر 37: ''نہ سجدہ کرو تم سورج کو اور نہ چاند کو بلکہ سجدہ کرو اس اللہ کو جس نے انہیں پیدا فرمایا اگر تم اسی کی عبادت کرنے والے ہو''۔

انسان کا خالق اللہ ہے لہٰذا مخلوق کو صرف اپنے خالق یعنی اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم ہے۔ قرآن میں کئی مقامات میں تلاوت کے دوران سجدہ کا حکم ہے۔ نماز ادا کرتے وقت بھی مسلمان سجدہ کرتا ہے۔ سجدہ بندگی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ سجدہ کرنا عاجزی کا اظہار کرنا ہے۔ دنیا کے کاروبار کے دوران دکاندار گاہک کے ساتھ عاجزی سے پیش آتا ہے۔ گاہک کو عاجزی کے ساتھ کی گئی گفتگو پسند آتی ہے اور وہ کوئی چیز خریدنے پر جلدی رضامند ہو جاتا ہے۔ وگرنہ ہر چیز کی کئی دکانیں ہوتی ہیں' کرخت زبان والا دکاندار اتنا کامیاب نہیں ہوتا۔

سجدہ انسان کو عاجزی سکھاتا ہے' زندگی کے کاروبار (انسانوں کی آپس کی گفتگو میں) کے لیے عاجزی اختیار کرنے میں انسان کی بہتری اور بھلائی پوشیدہ ہے۔ اللہ عاجزی کو پسند فرماتا ہے۔

☆......☆

پتنگ بازی سے انسان کی موت

پرانے زمانے میں رومن بادشاہ سٹیڈیم بیٹھ کر شیر کے آگے انسان کو پھینک دیتے تھے اور پھر اس کی موت کا نظارہ کرتے تھے۔ شاید آج شیر کی جگہ پتنگ کی ڈور نے لے لی ہے۔ کیونکہ بادشاہوں کے بچے بچیاں موٹر سائیکل پر سفر نہیں کرتے بلکہ غریب لوگ اس پر سفر کرتے ہیں۔ کوئی پتنگ کی ڈور سے مرنے والے بچے کی ماں کے پاس جا کر تسلی نہیں دیتا کہ اس کے بچے کے قتل کرنے والے مجرم پکڑے جائیں گے اور ان کو قرار واقعی سزا ملے گی۔ کوئی ٹی وی والا' اخبار والا اس کے گھر نہیں جاتا۔ پتنگ بازی کرنے والوں کی آوارہ ڈور کے مالک شام کو آہ ہو کر کوٹھوں سے اتر جاتے ہیں۔ پتنگ بازی کسی کا مزہ' کسی کا فائدہ اور کسی غریب انسان کی موت۔ نیز پوری قوم کو واپڈا کا دوارب کا نقصان۔ دنیا کی سب سے عقل مند قوم پاکستانی!

☆......☆

ایک سوال

اگر کسی گھر کا ساتھ والے ہمسائے کے ساتھ جھگڑا ہو اور اپنی کمائی کا **70** فیصد لڑائی کی تیاری کے لیے خرچ کرے تو کیا باقی **30** فیصد میں گھر کا پورا خرچہ نارمل انداز میں پورا ہو جائے گا؟ اسی طرح ایک ملک کا ہمسایہ ملک کے ساتھ جھگڑا ہو اور ملک کے **70** فیصد وسائل کا خرچہ لڑائی کی تیاری کے لیے خرچ ہو جائے تو کیا اس ملک کا نظام نارمل انداز میں چلے گا؟

صلح اور امن میں دونوں گھروں اور دونوں ملکوں کا فائدہ ہے اور یہ فائدہ انسانوں کو ہی پہنچے گا۔

☆......☆

آگ لگانا شروع کر دیں

اگر کسی شہر میں تھوڑے سے لوگ دوکانوں' مکانوں کو آگ لگانا شروع کر دیں تو کیا باقی شہری ان کو آگ لگاتے ہوئے دیکھتے رہیں گے؟ آپ کے ملک میں برائیوں کی آگ شروع ہے اگر آپ آگے بڑھ کر اسے نہیں روکیں گے تو اس کے شعلے آپ تک بھی پہنچ جائیں گے۔

☆......☆

کافر اور مسلمان میں فرق

جو کوئی برا کام کافر کرے اور وہی برا کام مسلمان کرے تو کیا فرق رہ جاتا ہے؟ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ ضرورت صرف اور صرف نیت کی ہے۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔

☆......☆

گھر کا نظام

کسی گھر میں کسی وجہ سے دولت زیادہ آجائے اور گھر کا نظام کرپٹ ہو تو وہ دولت کیا کرے گی؟ اور کتنی دیر چلے گی؟ میری جان پاکستان!

☆......☆

ان کو کیا کہا جائے گا؟

شیطان کو تمام درسی و مذہبی کتابوں میں مردود کہا گیا ہے کیونکہ وہ سراپا برائی ہے اور برائی پھیلاتا ہے۔ دنیا میں جو انسان شیطان کی پیروی کرتے ہوئے برائیاں کرتے ہیں ان کو کیا کہا جائے گا؟

دلال اور کنجر

اگر کوئی غریب ایسے کام کرے تو اسے دلال اور کنجر کہہ دیتے ہیں۔ اگر امیر لوگ اپنے مفاد کی خاطر ایسے کام کریں تو اسے سروس اور کلچر کہہ دیتے ہیں۔ ہر برائی' برائی ہے۔ وہ غریب کرے یا امیر کرے۔ چھوٹا کرے یا بڑا کرے' ملازم کرے یا مالک۔

☆......☆

بیٹا باپ سے کہنے لگا

ایک بیٹے نے اپنے جوا کھیلنے والے باپ سے کہا کہ ابو! میں بھی آپ کے ساتھ جوا کھیلنے جاؤں گا کیونکہ بڑے جو کام کرتے ہیں وہ کام اچھے ہی ہوں گے۔ ایسے اور بہت سے کام ہیں جو بڑے کرتے ہیں...... ذرا سوچیئے بچے ایسے والدین سے کیا سبق حاصل کرتے ہوں گے؟

☆......☆

تکبر نہیں' شکر خداوندی

نماز ہر مسلمان کا دینی اور ذاتی فرض ہے۔ نماز ادا کرنے والے کو تکبر کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے اس کو نماز ادا کرنے کی توفیق اور مہلت دی۔

☆......☆

وہ کئی گنا دیتا ہے

مسلمان کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ صرف اور صرف زکوٰۃ دینے سے ڈرتا ہے۔ اللہ کی راہ میں دے کر تو دیکھیں وہ کئی گنا دیتا ہے۔

☆......☆

جہد اور نتیجہ

جس طرح ایک مزدور سارا دن کام کرتا ہے تو شام کو دیہاڑی کا حقدار ہوتا ہے۔ کوئی ملازم پورا مہینہ کام کرتا ہے تو مہینے کے بعد تنخواہ کا حقدار ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنی زندگی میں نیکیاں کرے گا تو جنت کا حقدار ہوگا۔

☆......☆

آپ بتایئے؟

'احتجاج' اور 'رفتے منہ' میں کیا فرق ہے؟

☆......☆

اکیسویں صدی کے عوام' استاد' شاگرد اور سزا کا تصور

پرانے زمانے میں درس گاہوں اور سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کو کوئی غلطی سرزد ہونے پر سزا کے طور پر مرغے کی طرح کان پکڑانا' ہاتھوں اور کولہوں پر ڈنڈے برسانا' بچوں کی اصلاح کے لیے ضروری سمجھا جاتا تھا۔ وقت کے ساتھ سزا میں تبدیلی آ گئی۔ اب اسے نفسیاتی طور پر سزا دی جاتی ہے۔ اب ترقی یافتہ ملکوں میں کوئی استاد بچے کو تھپڑ مارنے کا تصور نہیں کرسکتا۔ اس کے برعکس دنیا کے بعض ترقی پذیر ملکوں میں عوام کو اکیسویں صدی میں بھی پرانے زمانے کے بچے سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ عوام کی بھلائی بہتری اور اصلاح کے لیے ڈنڈے کی طرز حکومت کا ہونا ضروری ہے۔

ملکوں کیلئے نظام حکومت کیسا ہونا چاہیئے' یہ اسی ملک کے شہریوں کا فیصلہ ہونا چاہیے۔

☆......☆

جنت کا دوسرا نام

خوشی جنت کا دوسرا نام ہے۔ دنیا میں انسان جس حالت میں خوش ہوتا ہے۔ وہ لمحہ اس کیلئے دنیا میں جنت ہے۔ دوسروں کی مدد کر کے آپ دنیا میں جنت حاصل کر سکتے ہیں۔

☆......☆

جو کسی پر جھوٹا الزام ...... وہ خود بدکردار تو ......؟

جو کسی پر جھوٹا الزام لگاتا ہے وہ خود بدکردار تو نہیں ہے؟ الزام لگانے میں احتیاط کیجئے۔ اس پر اللہ کی طرف سے سخت پکڑ ہے۔

☆......☆

کیا وہ ایک بت کی طرح نہیں؟

جو رہنما اور نمائندہ جس کو موقع دیں اور وہ عوام کے لیے فلاح و بہبود کے کام نہ کرے۔ کیا وہ بت کی طرح نہیں ہوگا جو کچھ نہیں کرتا؟

☆......☆

ضد نہ کریں

کچھ عرصہ پہلے کی دنیا میں زندگی کی سہولتوں ٹی وی، کمپیوٹر وغیرہ اور آج کل کی دستیاب سہولتوں انٹرنیٹ، ٹی وی چینل، موبائل فون وغیرہ میں فرق ہے۔ آج کل کے والدین کو اس کے مطابق اپنے بچوں کے ذہنی شعور کا خیال رکھتے ہوئے، ان سے اپنے زمانے اور تجربے کی ضد نہ کریں اور بچوں کو بھی چاہیے کہ اپنے والدین کا احترام کریں۔

☆......☆

ذہن کو ہمیشہ کشادہ رکھنا

اسلام کو سیکھنے اور اس کے بعد اسلام کی سربلندی کے لیے ذہن کو ہمیشہ کشادہ رکھنا لازمی امر ہے۔اس کے بغیر آپ ایک تنگ ذہن کے مالک رہیں گے۔

☆......☆

لارا نہ لگائیں

اگر کوئی بچہ کوئی چیز لینے کی ضد کرے جو آپ کی آمدن کے مطابق نہ ہو تو اس کو لارا نہ لگائیں بلکہ اس کو اپنی آمدنی کی حقیقت بیان کریں تا کہ وہ حقیقت کی زندگی میں رہے۔

☆......☆

رام جی سے سفارش

ہندو نظام میں لوگ پنڈت کو دان (نذرانہ) دیتے ہیں کہ وہ ان کے دکھ اور تکلیفیں دور کرنے کے لیے رام سے سفارش کرے۔ وہ ایک طرح سے ان کے طرف سے ایک خیرات ہوتی ہے اور ان پنڈتوں کا گزارا ان کی خیرات پر ہوتا ہے۔ کیا ایسے پنڈت دنیا میں ہر جگہ کسی نہ کسی صورت میں ہوتے ہیں۔

☆......☆

پیر اور نذرانہ

غریب لوگ اپنے پیروں کو جو نذرانہ دیتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے ان کی طرف سے خیرات ہوتی ہے اور کئی پیروں کا گزارہ غریب انسانوں کی خیرات پر ہوتا ہے۔

☆......☆

پلاٹ

بڑے بڑے غریب لوگ جن کو پاکستان کی سرکاری (قوم کی) زمین میں سے پلاٹ الاٹ ہوتے ہیں وہ اس پر اپنا گھر بناتے ہیں یا وہ پلاٹ فروخت کر دیتے ہیں تا کہ وہ غریب اپنے بچوں کے سکولوں کی فیسیں ادا کر سکیں۔

☆......☆

روشنی

اگر اللہ کی بنائی ہوئی کائنات میں سے صرف سورج کی روشنی نہ رہے تو کیا ہوگا؟ اللہ کا ہر حالت میں شکر ادا کیجئے۔

☆......☆

نئی نسل کیا فخر کرے گی

قومیں اپنے بزرگوں پر فخر کرتی ہیں کہ ان کے بزرگ ایماندار، دیانت دار، انصاف پسند لوگ تھے۔ نئی نسل کیا فخر کرے گی کہ ان کے بزرگ رشوت بہت لیتے تھے، ملاوٹ بہت کرتے تھے، ناجائز قبضہ کرتے تھے، ایسے کئی اور برے کام بھی۔ ایسے بزرگ اپنی آنے والی نسل پر کیا فخر کریں گے کہ ان کا بچہ ان سے زیادہ رشوت لیتا ہے، ملاوٹ کرتا ہے، ناانصافی کرتا، دھوکے باز ہے، ناجائز منافع کماتا ہے؟
کیا مستقبل کے فخر کرنے کے پیمانے ایسے ہی ہوں گے؟

☆......☆

مٹی کا ڈھیر

اگر ایک چھوٹا بچہ کھیلتے ہوئے مٹی کا ڈھیر بنائے تو دوسرا بچہ اس ڈھیر کو گرا دے تو پہلا

بچہ رونا شروع کر دیتا ہے اور بمشکل چپ ہوتا ہے۔ اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے اور دوسری تمام مخلوقات کے مقابلے میں سب سے بہترین اور اعلیٰ بنایا ہے اگر کوئی اس کو ذلیل کرے، زخمی کرے، معذور کرے یا جان سے مار دے تو ایسا کرنے والے کو اللہ سزا دے گا یا انعام دے گا؟ انسان کا احترام کیجئے، اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆......☆

نفسانفسی کا نظام اور انسان

جنگل کے جانوروں میں عقل کی کمی کی وجہ سے نفسانفسی کا نظام پایا جاتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اب یہ نظام دنیا میں انسانوں کے ماحول میں بھی دخل اندازی کر رہا ہے۔ ذمہ دار لوگ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں ورنہ نفسانفسی کے نظام میں سب کی باری آسکتی ہے۔

☆......☆

سگریٹ پینا اور کینسر کا لاحق ہونا

سگریٹ پینے والے کو جب گلے یا پھیپھڑوں کا کینسر لاحق ہو جاتا ہے تب وہ دوسروں کو تلقین کرتا ہے کہ سگریٹ نہ پئیں۔ کیا زندگی میں سگریٹ اتنا ہی اہم ہے کہ پہلے سگریٹ خریدنے کے لیے خرچہ کیا جائے پھر اس سے پیدا شدہ بیماری کے علاج کے لیے خرچہ کیا جائے۔ کینسر لاعلاج مرض ہے۔

☆......☆

عزت کے چاہنے والے اور لعنت کے شوقین

لعنت اور عزت میں کیا فرق ہوتا ہے؟ لعنت کس پر ہوسکتی ہے؟ عزت کس کی ہوسکتی

ہے؟ لعنت کے شوقین کون ہو سکتے ہیں...... عزت کے حق دار کون ہو سکتے ہیں۔ دنیا میں فیصلہ انسانوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

☆......☆

مفت کا ثواب

آپ کے راستے میں اگر چھوٹا سا گڑھا آجائے۔ اس کو تھوڑی سی مٹی ڈال کر بھر دیں تو آپ کے بعد گزرنے والے آرام سے گزر جائیں گے۔ یہ آپ کا اجرِ جاریہ ہوگا۔

☆......☆

فرقہ واریت

کیا مسلمان خود ہی اسلام کی تعلیمات کے خلاف زندگی میں عمل کر کے اسلام جیسے عظیم مذہب کی بدنامی کا باعث تو نہیں بن رہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا' فرقہ واریت کی بنا پر ایک دوسرے کو قتل کرنا' ایمانداری' دیانت داری کے اصول سے انحراف کرنا' ناانصافی' خواتین پر ظلم' اشیائے خوردنی میں ملاوٹ' گراں فروشی' رشوت ستانی' جھوٹ اور غریب کا حق مارنا وغیرہ۔

☆......☆

ایک سوال......اور قرآن کے مطابق عمل

ہر مسلمان اپنی زندگی میں مدینہ جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جب وہاں سے بلاوا آتا ہے تو انسان مدینے جاتا ہے۔ جن کو مدینے بلایا جاتا ہے کیا وہ وہاں سے واپس آکر کاروبارِ زندگی میں قرآن کے مطابق عمل کرتے ہیں'

جن کا مدینے والے (حضرت محمد ﷺ) نے خود عملی نمونہ پیش کیا تھا۔ ہر سال لاکھوں مسلمانوں کو مدینہ بلایا جاتا ہے اور کئی لوگوں کو تو بار بار بلایا جاتا ہے۔ کیا اسلامی ملکوں کے معاشرے کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے معاشرہ کی حالت وہی ہے جن اصولوں پر مدینے والے نے آج سے **14** سو سال پہلے معاشرہ قائم کر دکھایا تھا؟......ایک سوال؟

☆......☆

جھگڑے کا سفر

غصہ ایک وقتی فعل ہے۔ کسی شخص کا دوسرے شخص کو گالی دینا یا ناگوار بات کہنے سے انسان کو غصہ آجاتا ہے جس سے اکثر اوقات جھگڑا ہو جاتا ہے۔ اس میں گالی دینے والے کو اور ردعمل کے طور پر لڑائی کرنے پر دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ وقت کا ضیاع الگ ہوتا ہے۔ کسی بھی سفر پہ جانے سے پہلے اس کے خرچے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ ''جھگڑے کے سفر پر خرچے کا اندازہ اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جس نے پہلے ''جھگڑے کا سفر'' کیا ہو۔

اس مہنگائی کے دور میں جھگڑا کرنے سے پرہیز بہتر ہے۔

نوٹ: دنیا کے ملک بھی انسانوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ ملکوں کی لڑائی میں بھی ہمیشہ دونوں فریقوں کا نقصان ہی ہوتا ہے جو دراصل ان کے عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔

☆......☆

بچے تو فرشتوں کی مانند ہیں

کیا اونٹ پر معصوم بچوں کو باندھ کر اونٹ ریس کروانے والے لوگ مسلمان ہیں؟ بچے تو فرشتوں کی مانند ہیں۔ کیا ان سے کوئی احتجاج ہو سکتا ہے؟ اونٹ جب بھاگتا

ہے تو بچہ ڈر سے رونا شروع کر دیتا ہے جس کی آواز سے اونٹ تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا ہے۔

☆......☆

تعلیمات اور احکامات

اسلام دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کا ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔اس کی تعلیمات اور احکامات پر عمل کرنے والے دنیا میں بہتر انسان ہوتے ہیں۔کیا دنیا کے مسلمان اسلام کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں؟

☆......☆

لڑائی جھگڑے

کسان اپنی محنت سے زمین سے روزی پیدا کرتا رہتا ہے۔ جب وہ کسی سے جھگڑے میں الجھ جاتا ہے تو اپنی کمائی کس کے حوالے کر دیتا ہے؟ اس کے اپنے بچے' تعلیم' لباس سے محروم رہتے ہیں جبکہ دوسروں کے بچے؟

اللہ کسان کو لڑائی جھگڑوں سے بچائے۔ (آمین)

☆......☆

عمل اور نتیجہ

روزمرہ کے مشاہدے میں آتا ہے کہ مسلمان اپنے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ''نماز'' ادا کرنے پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ یہ خدا کی عبادت کا ایک طریقہ ہے اور ساتھ ساتھ انسانی زندگی کے لیے اس میں فوائد بھی ہیں۔

مثلاً بھائی چارہ' انسانی برادری کا احساس' صاف ستھرے رہنے کا طریقہ' خدا سے

نیک اعمال کرنے کا عہد۔ قرآن میں نماز کے علاوہ ایک اور فرض زکوٰۃ بھی بیان کیا گیا ہے جس کو ادا کرنے پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔ وگرنہ مسلم معاشرے میں غربت کی بھیانک مثالیں نظر نہ آئیں۔ سڑکوں' بازاروں اور گلیوں میں بھیک مانگتے نظر نہ آئیں۔ نماز زکوٰۃ کے علاوہ قرآن میں دیگر نیک اعمال بھی کرنے کا ذکر کیا گیا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو مسلم معاشرے سے نفسا نفسی' ناانصافی' ظلم جیسی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ اپنے معاشرے کو اچھا بنانے کے لیے معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

☆......☆

اکثر ایسا ہوتا ہے

اکثر اوقات کرکٹ میچ یا کوئی اور دوسرے کھیل کے میچ میں ٹکٹ خریدنے والے سٹیڈیم میں داخل ہونے سے محروم رہ جاتے ہیں اور جو لوگ مفت اندر داخل ہو جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو بڑے لوگ کہتے ہیں۔ وہ دراصل یتیم' مستحق اور ذہنی طور پر معذور لوگ ہوتے ہیں۔ نہیں تو وہ ٹکٹ خرید کر اندر داخل ہوں اور میچ دیکھیں اور ٹکٹ خریدنے والوں کو میچ دیکھنے سے محروم نہ کریں۔

☆......☆

نیک انسان بننا

جو باپ زندگی گزارنے کے ناجائز ذریعے استعمال کرتا ہو' زانی ہو' شرابی ہو اور ناچ گانے کا شوقین بھی ہو۔ وہ اپنی اولاد کو کیا سبق دے گا۔ نیک انسان بننا یا باپ جیسا بننا۔ اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆......☆

قیامت کب آئے گی

ہمیشہ سے قیامت کے بارے میں یہ سوال ہوتا رہا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ ماضی کے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھنے والے اس دنیا سے چلے گئے۔اب وہ کس سے پوچھتے ہوں گے کہ قیامت کب آئے گی؟ قیامت کا ایک وقت مقرر ہے جو صرف خدا کو معلوم ہے۔اصل بات تو دنیاوی زندگی گزارنے کی ہے کہ کس طرح گزاری جائے۔آج کل رائج نظام کے تحت دنیا میں انسانوں کی محرومیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ دنیا کی دولت صرف چند فیصد انسانوں کے پاس ہے۔غریب لوگ بھوک' لاچاری' محرومیت کی وجہ سے خودکشیاں کررہے ہیں۔ان کے لیے تو ان کے حالات ہی دنیا میں ہی قیامت کے برابر ہیں۔کسی کو قیامت کے بارے میں پوچھنا ہے تو ان غریبوں سے پوچھ لے۔اس ماں سے پوچھ لے جس کا بچہ بیمار ہو تو دوائی نہ ہو' بھوکا ہو تو کھلانے کے لیے کچھ نہ ہو۔اگر خود اندازہ کرنا چاہتا ہے تو کچھ عرصہ غریبوں کے ساتھ زندگی گزارے۔قیامت کا ہلکا سا اندازہ ہو جائے گا۔
انسانوں کو انسانیت کا خیال رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆......☆

بندے کا ڈھیٹ ہونا

برائی کرنے یا پھیلانے کے لیے عقل کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔ بندے کا ڈھیٹ ہونا ضروری ہوتا ہے۔اس کو ہندومت' بدھ مت' یہودیت' عیسائیت یا اسلام کے اصول بتائے جائیں یا اللہ کو نہ ماننے والوں کے طے کردہ زندگی کے اصول بھی بتائے جائیں تو پھر بھی اس کو فرق نہیں پڑتا۔ایسے لوگ دنیا کے ہر کونے میں' زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر سطح پر پائے جاتے ہیں۔ڈھیٹ شخص نہ اپنا رہتا ہے نہ وہ کسی کا

ہوتا ہے۔
بندہ ڈھیٹ ہو جائے تو خود ہی کسی ٹھوکر لگنے سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ وگرنہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔

☆......☆

کیا ایسا ممکن ہے؟

کہ کسی بھی با جماعت نماز ادا کرنے سے پہلے امام صاحب نے قرآن شریف کی جو آیات نماز کے دوران پڑھنی ہیں اس کا ترجمہ مقامی زبان میں نمازیوں کو سنا دیا جائے تا کہ نمازی حضرات ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام سمجھ جائیں۔
اسی طرح کسی مسجد میں پہلے سپارے سے آیات شروع کی جائیں تو نمازوں میں ہی پورا قرآن شریف آیات بہ آیات سنا دیا جائے تو پورا قرآن شریف بھی مکمل ادا ہو جائے گا اور اس کی برکتوں کا ثواب علیحدہ ہوگا۔
اگر خواتین گھر میں قرآن شریف کی آیات کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ بھی سپارہ بہ سپارہ پڑھ لیں تو اپنے بچوں کو زیادہ اچھی تعلیم دے سکیں گی اور ثواب علیحدہ ہوگا۔
کاروباری حضرات اگر قرآن شریف کی مقامی زبان میں با ترجمہ آڈیو ٹیپ کاروبار شروع کرتے وقت سن لیا کریں تو ثواب اور برکت ہوگی۔ ایسا گھروں میں بھی کیا جا سکتا ہے۔
اس مسئلہ پر علماء کرام رہنمائی فرمائیں۔

☆......☆

بے چاری قوم!

ایک سردار نے تعلیم کے سلیبس میں جہاد کے متعلق آیات شامل کر دیں تا کہ قوم کو

جہاد کے لیے تیار کیا جائے۔ شاید اس وقت اس کی ضرورت تھی۔
دوسرے سردار نے سلیبس سے جہاد کی آیات نکال دیں کہ اب قوم کو ماڈرن بنانے کی ضرورت ہے۔
دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی اور سردار قوم کو کیا پیغام دے سکتا ہے؟

☆......☆

انسان کا احترام کیجئے

اگر ایک چھوٹا بچہ کھیلتے ہوئے مٹی کا ڈھیر بنائے تو دوسرا بچہ اس ڈھیر کو گرا دے تو پہلا بچہ رونا شروع کر دیتا ہے اور بمشکل چپ ہوتا ہے۔ اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے۔ اگر ایک انسان کسی دوسرے انسان کو ذلیل کرے، زخمی کرے، معذور کرے یا جان سے مار دے تو ایسا کرنے والے کو اللہ سزا دے گا یا انعام دے گا؟
انسان کا احترام کیجئے۔ اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆......☆

مسلمان

نماز ادا کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، توبہ کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، حج کرتے ہیں لیکن معاشرے میں بہتری نہیں ہوتی۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے برائی جاری رکھتے ہیں۔

☆......☆

انسان اور پھل

جس طرح ایک پھل پک جاتا ہے اس کو اگر کھایا جائے تو کھانے والے کے جسم میں

طاقت آجاتی ہے۔ اچھی صحت ہوتی ہے ورنہ غیر استعمال شدہ پھل گل سڑ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب بڑا ہوتا ہے اگر وہ اپنے معاشرے کی اچھائی اور بہتری کے لیے حصہ نہ ادا کرے تو وہ بھی غیر استعمال شدہ پھل کی مانند ہوگا۔

☆.....☆

اللہ فرماتا ہے

اللہ اپنے بندے سے فرماتا ہے کہ تم میرے ساتھ ہو (اللہ کے رستے پر چلنے والے) یا تم میرے ساتھ نہیں ہو (شیطان کے رستے پر چلنے والے)

☆.....☆

سیاست میں جھوٹ اور سچ

......اگر سیاست میں جھوٹ بولا جائے تو عوام کو کتنا فائدہ ہوتا ہے؟

......اگر سیاست میں سچ بولا جائے تو عوام کو کتنا نقصان ہوتا ہے؟

......ترقی یافتہ ملکوں کی سیاست میں جھوٹ بولا جاتا ہے یا سچ؟

......ترقی پذیر غریب ملکوں کی سیاست میں جھوٹ بولا جاتا ہے یا سچ؟

......ملکوں کی ترقی جھوٹ کا راستہ اختیار کرنے سے ہوتی ہے یا سچ کا راستہ اختیار کرنے سے؟

رہنماؤں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ کسی ملک کی ترقی کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ یہ رہنماؤں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کون سا راستہ اختیار کرتے ہیں جھوٹ کا یا سچ کا؟

عوام کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ کون سے راستے کا انتخاب کرتے ہیں؟ جھوٹ کا یا سچ کا؟ جیسا عمل کریں گے ویسا اجر پائیں گے۔

نوٹ: کسی بھی ملک کی سیاست میں حصہ لینے والوں (حکومت اور اپوزیشن) کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے اپنے کردار کے ذریعے ملکی نظام (عوام کو تحفظ' انصاف' روزگار' سستی خوراک' قومی خزانے کا صحیح استعمال' غرضیکہ ہر شعبہ زندگی میں عوام کی بھلائی) کو عوام کی بہتری کے لیے اچھے طریقے سے چلانے کی کوشش کریں۔

☆......☆

کون سا عمل اچھا' اور کون سا برا؟

سڑک پر چلتے ہوئے ایک گاڑی والا سکول کے سامنے پیدل کراس کرنے والے طلبا اور والدین کو راستہ دینے کے لیے گاڑی کھڑی کر لیتا ہے۔ ایک دوسرا گاڑی والا پیدل چلنے والوں کی جان خطرے میں ڈالتا ہوا گزر جاتا ہے۔ ایک شخص ٹریفک سگنل پر سرخ بتی پر گاڑی روک لیتا ہے۔ دوسرا شخص اپنی اور دوسروں کی جان خطرے میں ڈالتا ہوا ٹریفک سگنل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گزر جاتا ہے۔

کون سا عمل اچھا ہے اور کون سا عمل برا ہے؟

انسانوں کے لیے ایسے چھوٹے چھوٹے عمل ملکوں کے معاشرے کو بہتر بنانے اور بگاڑنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

نوٹ: ترقی یافتہ ملکوں میں ٹریفک کے سرخ اشارے کو کراس کرنے والے کو ابنارمل/ذہنی مریض سمجھا جاتا ہے

☆......☆

مذاہب اور دنیا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا' زمین پر بھیجا' زندگی اچھی طرح گزارنے اور اس کی

رہنمائی کے لیے مختلف ادوار میں پیغمبر بھیجے اور دنیا میں تین بڑے مذاہب ہیں۔ یہودیت' عیسائیت اور اسلام۔ لیکن ان سب کو ماننے والے انسانوں کے حکمرانوں نے اپنے مذہب سے ہٹ کر اپنا ایک الگ مذہب رائج کیا ہوا ہے۔ اس کا نام حکمرانی ہے اور اس مذہب کی بالادستی کے لیے اکثر اوقات اپنے اپنے مذاہب میں دی گئی تعلیمات اور اصولوں کی قربانی دیتے ہیں۔ مثلاً کسی ایک انسان یا کئی انسانوں کی جان لے لینا انسانوں کو قید کر دینا' زندگی کے وسائل و ذرائع چھین لینا' ہیرا پھیریوں اور جھوٹ سے کام لینا وغیرہ اور اس طرح اس وقت دنیا میں نفسانفسی کا عالم ہے۔ 10% انسان امیر 20% مڈل کلاس اور 70% انسان غربت کی لکیر کے اوپر نیچے رہتے ہیں۔ کیا اس طرح کے حکمران کہنے کو تو اپنے اپنے مذہب کے پیروکار ہیں۔ لیکن عملی طور پر وہ اپنے مذاہب کی نفی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مذاہب میں ساری انسانیت کی فلاح و بہبود کا حکم ہے؟

کیا یہ حکمران اللہ کی حکم عدولی کر رہے ہیں؟

کیا ان کو اللہ کی بیان کی گئی سزاؤں کا بھی علم ہے؟

(اللہ سب دیکھ رہا ہے)

☆......☆

اے اللہ! ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند ہیں۔

(آمین)

ہمارا المیہ ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ وہ بڑی بڑی باتوں کا شاخسانہ ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ایسی ایک ہی بات کسی کی دنیا بدل سکتی ہے۔ کچھ ایسی ہی پھولوں جیسی باتیں رانا احتشام نے اپنے ذہن کے البم سے صفحۂ قرطاس پر اتاری ہیں، جو آپ کے مشامِ جاں کو معطر کر دیں گی۔ یہ باتیں چراغوں کی طرح ہیں کہ تاریک راستوں کو منور کریں گی۔ یہی وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن سے ہماری زندگی کا حسن ترتیب پاتا ہے۔

رانا احتشام ربّانی کی زیرِ نظر کتاب "بات چھوٹی سی" اپنے اندر وہی چنگاریاں رکھتی ہے، جو بھڑکیں تو شعلے بن جائیں اور اگر نظر انداز ہو جائیں تو راکھ۔ یہ تو دھیان گیان اور مشاہدے کا عمل ہے جو کارآمد لمحوں کو باتوں کے روپ میں امر کر دیتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین اس کتاب سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

جاوید شیخ کہ جنہوں نے انگریزی ادب میں ایم اے کر رکھا ہے اور الیکٹرانک میڈیا کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں، اس کتاب کے محرک ہیں۔ انہوں نے رانا احتشام کی نہایت بے لوث اور مخلصانہ معاونت کی ہے۔ میں دونوں کے لئے دعا گو ہوں کہ خدا انہیں اپنی رحمت سے نوازے۔ آمین

سعد اللہ شاہ